

اسان عربی گرامر

حصہ اول

مرتبہ

لطف الرحمن خان

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

مولوی عبدالستار محرم کی قابلِ قدر تالیف ”عربی کا معلم“ پر مبنی

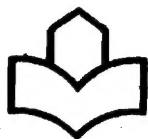
آسان عربی گرامر

حصہ اول

(نظر ثانی شدہ ایڈیشن)

مرتبہ

لطف الرحمن خان



مکتبہ مرکز انجمن حکام القرآن لاہور

۳۶- کے لائل ٹاؤن لاہور ۵۳۷۰۰ ' فون : ۵۸۶۹۵۰۱-۳

نام کتاب _____ آسان عربی گرامر (حصہ اول)

طبع اول تا طبع نهم (اکتوبر 1989ء تا اپریل 1998ء) _____ 9300

نظر ثانی شدہ ایڈیشن:

طبع دہم تا طبع سیزدہم (ستمبر 1998ء تا جون 2003ء) _____ 7700

طبع چہار دہم (اگست 2004ء) _____ 2200

ناشر ناظم نشر و اشاعت مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

مقام اشاعت _____ 36۔ کئے ماڈل ٹاؤن لاہور

فون: 03-5869501

مطبع _____ شرکت پرنٹنگ پریس لاہور

قیمت _____ 35 روپے

ترتیب

۵	عرض مرتب
۸	ترمیم کیوں
۱۱	تمہید
۱۷	اسم کی حالت
۲۶	جنس
۳۱	عدد
۳۸	اسم بلحاظ وسعت
۴۲	مرکبات
۴۶	مرکب توصیفی
۵۳	جملہ اسمیہ
۶۶	جملہ اسمیہ (ضمائر)
۷۰	مرکب اضافی
۸۷	حرفِ ندا
۸۹	مرکب جاری
۹۲	مرکب اشاری
۱۰۲	اسماءِ استفہام



عرضِ مرتب

میں نے ابھی چند سال قبل ہی قرآن اکیڈمی میں تھوڑی سی عربی پڑھی ہے۔ میری علمی استعداد یقیناً اس قابل نہیں ہے کہ میں عربی قواعد مرتب کرنے کے متعلق سوچتا۔ اس کے باوجود یہ جرأت کی ہے تو اس کی کچھ وجوہات ہیں۔

قرآن اکیڈمی میں عربی قواعد کی تعلیم ایک خصوصی انداز اور مختلف ترتیب سے دی جاتی ہے، جسے ہمارے استاد محترم جناب پروفیسر حافظ احمد یار صاحب نے متعارف کرایا ہے اور عربی قواعد کی کوئی کتاب اس ترتیب کے مطابق نہیں ہے۔ ہمارے نصاب میں ”عربی کا معلم“ شامل ہے جو ہماری ضروریات کے قریب ہونے کے باوجود پورے طور پر اس کے مطابق نہیں ہے۔ اس لئے طلبہ اور اساتذہ دونوں ہی کو خاصی وقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ کلاس روم سے اسٹاف روم میں تشریف لانے پر محترم حافظ صاحب اکثر اس تمنا کا اظہار کیا کرتے تھے کہ ”کوئی صاحب ہمت اگر ”عربی کا معلم“ پر نظر ثانی کرے اور اس کی ترتیب میں مناسب رد و بدل کر دے تو کتاب کی افادیت بہت بڑھ جائے گی۔“ یہ وہ صورت حال ہے جس نے میرے دل میں اس ضرورت کے احساس کو راسخ کیا۔

حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب کو مرتب کرنے کا کام صرف حافظ صاحب کو ہی زیب دیتا ہے اور ہم سب کی یہ خوش قسمتی ہوتی اگر ان کے ہاتھوں یہ کام سرانجام پاتا۔ اس کے لئے میں خود بھی حافظ صاحب سے ضد کرتا، لیکن مسئلہ یہ تھا کہ حافظ صاحب اس سے بھی کہیں زیادہ اہم اور منفرد کام کا آغاز کر چکے تھے۔ ”لغات و اعراب قرآن“ کے نام سے جس بلند پایہ تالیف کا انہوں نے بیڑہ اٹھایا ہے بلاشبہ وہ اپنی جگہ نہایت اہم کام ہے۔ عربی زبان کے قواعد سے شدید رکھنے والے طالبان

قرآن کے لئے ترجمہ قرآن کے معاملے میں وہ کتاب ان شاء اللہ تعالیٰ ایک ریفرنس مہک کا کام دے گی اور قرآن فہمی کے راہ کی ایک بڑی رکاوٹ اس کے ذریعے دور ہو جائے گی۔ چنانچہ ”عربی کا معلم“ پر نظر ثانی کے ضمن میں ان سے ضد کرنے کی ہمت نہیں ہوئی۔

اور کوئی صورت نہ بن سکی تو سوچا کہ خود ہمت کی جائے، ساتھ ہی اپنی بے علمی کا خیال آیا تو حافظ صاحب کی موجودگی نے ڈھارس بندھائی کہ ان کی راہنمائی کسی حد تک میری کوتاہیوں کی پردہ پوشی کرے گی۔ قرآن اکیڈمی اور قرآن کالج میں روزانہ تقریباً تین چار پیریڈ پڑھانے اور ”لغات و اعراب قرآن“ کی تالیف جیسی وقت طلب اور وقت طلب مصروفیت کے باوجود محترم حافظ صاحب نے اس سلسلے میں میری جواہر راہنمائی کی ہے اس کے لئے میں ان کا انتہائی ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم سے نوازے۔ (آمین)

جرات مذکورہ کی ایک وجہ اور بھی ہے۔ عربی کے طالب علم کے طور پر اس کتاب سے گزرے ابھی زیادہ دن نہیں ہوئے ہیں۔ قواعد پڑھتے وقت جن جن مقامات پر مجھے الجھن اور دقت پیش آئی تھی وہ سب ابھی ذہن میں تازہ ہیں۔ اگر کسی درجہ میں علمی استعداد حاصل کرنے کا انتظار کرتا تو پتہ نہیں استعداد حاصل ہوتی یا نہ ہوتی، لیکن وہ مقامات یقیناً ذہن سے محو ہو جاتے۔ پھر میری کوشش شاید اتنی زیادہ عام فہم نہ بن سکتی۔ اس لئے فیصلہ کر لیا کہ معیار کی پرواہ کئے بغیر برا بھلا جیسا بن پڑتا ہے یہ کام کر گزروں، تاکہ ایک طرف تو اکیڈمی اور کالج کی ضرورت کسی درجے میں پوری ہو سکے اور دوسری طرف اس منہج پر بہتر اور معیاری کام کی راہ ہموار ہو سکے۔

اس کتاب میں اسباق کی ترتیب، چھوٹے چھوٹے حصوں میں اسباق کی تقسیم اور بات کو پہلے اردو اور انگریزی کے حوالے سے سمجھا کر پھر عربی قاعدے کی طرف آنا، محترم حافظ صاحب کا وہ خصوصی طرزِ تعلیم ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اس

کتاب کا یہی وہ پہلو ہے جس پر ابتداءً حافظ صاحب نے کچھ وقت نکال کر تنقیدی نظر ڈالی اور میری کوتاہیوں پر گرفت کی اور پھر تصحیح کی۔ ظاہر ہے کہ ان کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ مسودہ کا لفظ بلفظ مطالعہ کر کے اس کی تصحیح کرتے اور ہر مرحلے پر میری رہنمائی فرماتے۔ اس لئے اس کتاب میں جو بھی کوتاہی اور کمی موجود ہے اس کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔

قرآن اکیڈمی کے فیلو جناب حافظ خالد محمود خضر صاحب نے اپنی گونا گوں ذمہ داریوں اور مصروفیات سے وقت نکال کر مسودہ کا مطالعہ کیا اور اغلاط کی تصحیح میں میری بھرپور معاونت کی ہے۔ اس کے لئے میں ان کا بھی بہت ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر سے نوازے۔ (آمین)

میں اس بات کا قائل ہوں کہ Perfection کا حصول اس دنیا میں تو ممکن نہیں ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ اب بھی کچھ اغلاط موجود ہوں گی۔ اہل علم حضرات سے گزارش ہے کہ ان کی نشاندہی کریں۔ نیز اس کتاب کو مزید بہتر بنانے کے لئے اپنی تجاویز سے نوازیں، تاکہ اگر اس کا آئندہ ایڈیشن شائع ہو تو اسے مزید بہتر بنایا جاسکے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَثُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْقَوَّابُ الرَّحِيمُ۔

لطف الرحمن خان

قرآن اکیڈمی، لاہور

۱۱ / محرم الحرام ۱۴۱۰ھ

برطانیق ۱۳ / اگست ۱۹۸۹ء

ترمیم کیوں

آسان عربی گرامر (حصہ اول) کا پہلا ایڈیشن اکتوبر ۱۹۸۹ء میں شائع ہوا تھا جو کہ اسم کے ابتدائی قواعد پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد فعل کے ابتدائی قواعد پر مشتمل حصہ دوم شائع ہوا۔ پروگرام تھا کہ اسم اور فعل کے باقی ایسے قواعد جو قرآن فہمی کے لئے ضروری ہیں، انہیں حصہ سوم میں مرتب کیا جائے۔ بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر اس میں تاخیر ہوتی رہی اور طلبہ کے شدید تقاضوں کے پیش نظر تیسرا حصہ نامکمل حالت میں شائع کرنا پڑا۔

مرکزی انجمن خدام القرآن کے لاہور، کراچی اور متعدد شہروں میں مختلف تعلیمی پروگراموں میں یہ کتابیں ٹیکسٹ بک کے طور پر پڑھائی جا رہی ہیں۔ متعدد شہروں کے تعلیم بالغاں کے پروگرام میں بھی اسے پڑھایا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ ان کتابوں پر مبنی ایک خط و کتابت کورس بھی انجمن کے تحت جاری ہے۔ اس وجہ سے متعدد اساتذہ کرام اور طلبہ، بالخصوص بالغ طلبہ کی طرف سے بہت زیادہ مشورے موصول ہوئے۔ لیکن اس سے قبل مشوروں کی روشنی میں ان کتابوں پر نظر ثانی کا موقع نہیں مل سکا۔

دوسری طرف البلاغ فاؤنڈیشن کے تحت اسلام کا جائزہ اور حدیث کا جائزہ خط و کتابت کورسز کے اجرا کی وجہ سے طلبہ اور طالبات کا ایک نیا اور وسیع حلقہ وجود میں آچکا ہے۔ جس میں ۱۱ سے ۲۵ سال تک کے بچوں اور بچیوں کی غالب اکثریت ہے۔ جینے کا سلیقہ کے عنوان سے فاؤنڈیشن کا تیسرا کورس جاری ہو گیا ہے جس کی وجہ سے امید ہے کہ اسلام کی مبادیات سے واقف طلبہ کے اس حلقہ میں ان شاء اللہ تعالیٰ مزید وسعت ہوگی۔

اب ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ ان طلبہ کو دعوت دی جائے کہ وہ گھر بیٹھے اپنی فرصت کے اوقات میں عربی گرامر کا ابتدائی علم حاصل کر لیں تاکہ قرآن فہمی کی

سب سے بڑی رکاوٹ دور ہو جائے۔ پھر جو طلبہ یہ کورس مکمل کر لیں ان کے لئے مطالعہ قرآن حکیم کا خط و کتابت کورس جاری کیا جائے جو کم از کم ایک پارہ یا زیادہ سے زیادہ سورہ بقرہ پر مشتمل ہو، تاکہ ترجمہ کے بغیر قرآن مجید کو سمجھنے کی صلاحیت انہیں حاصل ہو جائے۔ ”وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ“

اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ضروری ہو گیا ہے کہ تینوں حصوں پر نظر ثانی کر کے تیسرے حصے کو مکمل کیا جائے۔ چنانچہ مشوروں پر غور و فکر کر کے کچھ فیصلے کئے ہیں جن کی وضاحت ضروری ہے۔ لیکن اسے سے پہلے یہ اعتراف ضروری ہے کہ تمام مشوروں کو قبول کرنا عملاً ممکن نہیں ہے۔ اگر ایسا کیا جائے تو پھر یہ کتاب آسان نہیں رہے گی بلکہ قواعد کا ایک خود رو جنگل بن جائے گی۔ نیز یہ اعتراف بھی ضروری ہے کہ طلبہ اور بالخصوص تعلیم بالغاں کے طلبہ کے مشوروں کو میں نے اساتذہ کرام کے مشوروں سے زیادہ اہمیت دی ہے۔

طلبہ کی اکثریت کا تقاضا بلکہ ضد یہ ہے کہ اردو سے عربی ترجمہ کی مشقوں کو ختم کر دیا جائے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ اس کورس کا مقصد عربی زبان اور ادب سیکھنا نہیں ہے بلکہ قرآن فہمی ہے۔ یہ ضرورت عربی سے اردو ترجمہ کی مشقوں سے پوری ہو جاتی ہے۔ طلبہ عربی سے اردو ترجمے کی مشقیں بہتر طور پر کر لیتے ہیں لیکن اردو سے عربی ترجمہ میں زیادہ غلطیاں کرتے ہیں جس کی وجہ سے نمبر کٹ جاتے ہیں اور بددی پیدا ہوتی ہے۔ کورس کے درمیان میں چھوڑ جانے کی یہ ایک بڑی وجہ ہے۔ دوسری طرف تمام اساتذہ کرام متفق ہیں کہ اردو سے عربی ترجمہ کی مشقیں لازمی ہیں۔ کیونکہ اس کے بغیر قواعد پر پوری طرح گرفت نہیں آتی۔

درمیانی راہ اختیار کرتے ہوئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ پہلے اردو سے عربی میں اردو سے عربی ترجمہ کے جملوں کی تعداد کم کر کے عربی سے اردو ترجموں کے برابر کر دی جائے یا کم کر دی جائے تاکہ کل نمبروں میں اردو سے عربی ترجمہ کا وزن (WEIGHTAGE) کم ہو جائے اور تیسرے حصے میں اسے بالکل ختم کر دیا جائے۔

طلبہ اور اساتذہ، دونوں کی اکثریت کا تقاضا یہ ہے کہ تمام مشقیں صرف قرآن مجید کے مرکبات اور جملوں پر مشتمل ہوں۔ دوسری طرف ہمارے استاد محترم پروفیسر حافظ احمد یار صاحب مرحوم کی ہدایت یہ تھی کہ کسی مشق میں کوئی ایسا لفظ یا ترکیب استعمال نہ کی جائے جو ابھی پڑھائی نہیں گئی ہے۔ اس ہدایت پر عمل کرتے ہوئے مذکورہ خواہش کو پورا کرنا بہت مشکل ہے۔ البتہ طلبہ اور اساتذہ کی خواہش کے پیش نظر پہلے اور دوسرے حصے کے ذخیرہ الفاظ پر نظر ثانی کر کے ایسے الفاظ کا اضافہ کر دیا گیا ہے جو قرآن مجید میں استعمال ہوئے ہیں۔ اور ان شاء اللہ تعالیٰ تیسرے حصے کی مشقیں صرف قرآن مجید سے ماخوذ ہوں گی۔

کچھ طلبہ نے عربی سیکھنے کی ابتداء خط و کتابت کو رس سے کی تھی لیکن بعد میں تعلیم بالغاں کی کسی کلاس میں شامل ہو گئے تھے۔ ایسے طلبہ نے کتاب میں اپنے متعدد مقامات کی نشاندہی کی تھی جو ان کے خیال کے مطابق بحث کو غیر ضروری طور پر طویل کر دیتے ہیں اور بات سمجھانے کے بجائے طلبہ کے ذہن کو الجھانے کا باعث بنتے ہیں۔ انہیں طلبہ نے اس خواہش کا بھی اظہار کیا تھا کہ کلاس روم میں تدریس کے دوران جو وضاحتیں اور ہدایات میں دیتا ہوں انہیں بھی کتاب میں شامل کیا جائے۔ چنانچہ نظر ثانی کرتے وقت جہاں جہاں مناسب محسوس ہوا ہے وہاں ان مشوروں پر عمل کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے حصہ اول پر نظر ثانی کا کام آج مکمل ہو گیا ہے۔ اس کی مدد شامل حال رہی تو بقیہ دو حصوں پر بھی نظر ثانی کا کام کم از کم وقت میں مکمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ تاکہ عربی گرامر کا خط و کتابت کو رس جاری کیا جاسکے اور مطالعہ قرآن حکیم کا کو رس مرتب کرنے کے کام کا آغاز ممکن ہو۔ وَمَا التَّصَوُّرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ۔

لطف الرحمن خان

جمعۃ المبارک ۲/ صفر ۱۴۱۹ھ

البلاغ فاؤنڈیشن، لاہور

بمطابق ۲۹/ مئی ۱۹۹۸ء

تمہید

۱: ۱ دنیا کی کسی بھی زبان کو سیکھنے کے دو ہی طریقے ہیں۔ اول یہ کہ اس زبان کو بولنے والوں میں بچپن سے ہی یا بعد میں رہ کر وہ زبان سیکھی جائے۔ دوم یہ کہ کسی سیکھی ہوئی زبان کی مدد سے نئی زبان کے قواعد سمجھ کر اسے سیکھا جائے۔ درسی طریقے سے یعنی قواعد و گرامر کے ساتھ زبان سیکھنے کے لئے دو کام بہت ضروری ہیں۔ اول یہ کہ اس زبان کے زیادہ سے زیادہ الفاظ کا ذخیرہ ہم اپنے ذہن میں جمع کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ دوم یہ کہ اس ذخیرہ الفاظ کو درست طریقہ پر استعمال کرنا سیکھیں۔

۲: ۱ ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کی غرض سے اس کتاب کے ہر سبق میں کچھ الفاظ اور ان کے معانی دیئے جائیں گے تاکہ طلبہ انہیں یاد بھی کر لیں اور مشقوں میں استعمال بھی کریں۔ لیکن قواعد سمجھانے کی غرض سے دیئے گئے الفاظ و معنی ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کے لئے کافی نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر سکولوں اور کالجوں میں قواعد کے علاوہ کوئی کتاب بطور ریڈر پڑھائی جاتی ہے۔ طلبہ کو ہمارا مشورہ ہے کہ وہ روزانہ قرآن مجید کے ایک، دو رکوع ترجمہ سے مطالعہ کریں اور ان کے الفاظ و معنی کو یاد کرتے رہیں۔ اس طرح ان کے ذخیرہ الفاظ میں بھی بتدریج اضافہ ہوتا رہے گا۔

۳: ۱ الفاظ کو ”درست طریقہ سے استعمال کرنا“ سکھانے کے لئے کسی زبان کے قواعد (یعنی گرامر) مرتب کئے جاتے ہیں۔ یہاں یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ زبان پہلے وجود میں آجاتی ہے پھر بعد میں ضرورت پڑنے پر اس کے قواعد مرتب کئے جاتے ہیں۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ پہلے قواعد مرتب کر کے کوئی نئی زبان وجود میں لائی

گئی ہو۔ ^{۱} یہی وجہ ہے کہ آج دنیا میں ہزاروں زبانیں بولی جاتی ہیں لیکن قواعد معدودے چند کے ہی مرتب کئے گئے ہیں۔ اس لئے کہ بقیہ زبانوں کے لئے اس کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ اور یہی وجہ ہے کہ کسی زبان کے قواعد اس زبان کے تمام الفاظ پر حاوی نہیں ہوتے بلکہ کچھ نہ کچھ الفاظ ضرور مستثنیٰ ہوتے ہیں۔ یہ مسئلہ ہر زبان کے ساتھ ہے، فرق صرف کم اور زیادہ کا ہے۔ یہ بات اہم ہے، اسے نوٹ کر لیں اور گرامر کا کوئی قاعدہ پڑھیں تو اس کے استثناء کے لئے ذہن میں ایک کھڑکی ضرور کھلی رکھیں ورنہ آپ پریشان ہوں گے۔

۴: ۱ کسی زبان کے قواعد مرتب کرنے کی ضرورت اس وقت محسوس ہوتی ہے جب دوسری زبانیں بولنے والے لوگ اُس زبان کو تدریسی طریقے پر سیکھنا چاہیں۔ ایسی صورت حال بالعموم دو ہی وجہ سے پیش آتی ہے۔ اول یہ کہ کسی زبان کو بولنے والی قوم کو دوسری اقوام پر سیاسی غلبہ اور اقتدار حاصل ہو جائے اور ان کی زبان سرکاری زبان قرار پائے۔ اس طرح دوسری اقوام کے لوگ خود کو وہ زبان سیکھنے پر مجبور پائیں۔ دوم یہ کہ کوئی زبان کسی مذہبی کتاب کی یا کسی مذہب کے لٹریچر کی زبان ہو اور اس مذہب کے پیرو یا بعض دفعہ غیر پیرو بھی اس مذہب کے عقائد اور شریعت کے مصادر تک براہ راست رسائی حاصل کرنے کی غرض سے وہ زبان سیکھنے کے خواہش مند ہوں۔

۵: ۱ عربی کو یہ دونوں خصوصیات حاصل ہیں۔ یہ صدیوں تک دنیا کے غالب و متمدن علاقے کی سرکاری زبان رہی ہے۔ اور آج بھی کئی ممالک میں اسی حیثیت سے رائج ہے۔ اور بلحاظ آبادی دنیا کے دوسرے بڑے مذہب یعنی اسلام کی زبان بھی عربی ہے۔ اس لئے کہ قرآن اسی زبان میں نازل ہوا اور مجموعہ احادیث اولاً اسی

{۱} اس قاعدہ کلیہ کا واحد اشتاء ایک نئی زبان SPRANTO ہے جس کے قواعد مرتب کرنے کے بعد اسے رائج کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

زبان میں مدون ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ عربی دنیا کی ان چند زبانوں میں سے ایک ہے جس کے قواعد مرتب کئے گئے ہیں اور اتنی لگن اور عرق ریزی سے مرتب کئے گئے کہ ماہرین لسانیات عربی کو بلحاظ گرامر دنیا کی سب سے زیادہ ساختھک زبان ماننے پر مجبور ہیں۔ یعنی قواعد سے استثناء کی صورتیں اس زبان میں سب سے کم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عربی قواعد سمجھنے کے بعد اس زبان کا سیکھنا نسبتاً آسان ہے۔

۶: ۱ دنیا کی ہر زبان کے قواعد مرتب کرنے کا بنیادی طریقہ کار تقریباً ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ اس زبان کے تمام با معنی الفاظ یعنی کلمات کو مختلف گروپوں میں اس انداز سے تقسیم کر لیتے ہیں کہ زبان کا کوئی لفظ اس درجہ بندی (Grouping) سے باہر نہ رہ جائے۔ کلمات کی اس گروپنگ یا تقسیم کو اقسام کلمہ یا اجزائے کلام (Parts of Speech) کہتے ہیں۔ مختلف زبانوں کی گرامر لکھنے والے اس زبان کے الفاظ کی مختلف طریقوں پر تقسیم کرتے ہیں۔ مثلاً عربی، اردو اور فارسی میں یہ تقسیم سہ گانہ ہے۔ یعنی ہر کلمہ اسم، فعل یا حرف ہوتا ہے۔ انگریزی میں اجزائے کلام (Parts of Speech) آٹھ ہیں۔ بہر حال ایک بات قطعی ہے کہ ”اسم“ اور ”فعل“ ہر زبان میں سب سے بڑے اور مستقل اجزائے کلام ہیں۔ باقی اجزاء کو بعض انہی میں سے کسی کا حصہ قرار دیتے ہیں اور بعض الگ قسم شمار کرتے ہیں۔ مثلاً اردو، عربی اور فارسی میں ضمیر (Pronoun) اور صفت (Adjective) کو اسم ہی شمار کیا جاتا ہے، مگر انگریزی میں ”Pronoun“ اور ”Adjective“ الگ الگ اجزائے کلام شمار ہوتے ہیں۔

۷: ۱ درسی طریقے سے کسی زبان کو سیکھنے کے لئے اس کے الفاظ کو درست طریقے پر استعمال کرنا ہی اصل مسئلہ ہوتا ہے اور اس سلسلہ میں فعل اور اسم کے درست استعمال کو خاص اہمیت حاصل ہے، کیونکہ دنیا کی ہر زبان میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والے الفاظ یہی ہیں۔ اسی لئے ہر زبان میں فعل کے استعمال کو درست کرنے کے لئے فعل کی گردانیں، صیغے، مختلف ”زمانوں“ میں اس کی صورتیں اور مصدر

وغیرہ یاد کئے جاتے ہیں۔ مثلاً فارسی میں فعل کے درست استعمال کے لئے مصدر اور مضارع معلوم ہونے چاہئیں اور گردان بھی یاد ہونی چاہئے۔ انگریزی میں Verb کی تین شکلیں اور مختلف Tenses کے رٹنے اور یاد کرنے پر طلبہ کئی برس محنت کرتے ہیں۔ گرامر کا وہ حصہ جو فعل کی درست بناوٹ اور عبارت میں اس کے درست استعمال سے بحث کرتا ہے ”علم الصرف“ کہلاتا ہے جبکہ اسم کے درست استعمال کی بحث ”علم النحو“ کا ایک اہم جزو ہے۔

۸ : ۱ ہمارے دینی مدارس میں عربی تعلیم کی ابتداء بالعموم فعل کی بحث سے ہوتی ہے جس کے اپنے کچھ فوائد ہیں۔ لیکن ہم اپنے اسباق کی ابتدا اسم کی بحث سے کریں گے۔ اس کے جواز میں یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی حضرت آدم علیہ السلام کو سب سے پہلے اشیاء کے اسماء کی تعلیم دی تھی۔ اس کے علاوہ ندوة العلماء میں اس مسئلہ پر کافی تحقیق اور تجربات کئے گئے ہیں اور یہ نتیجہ سامنے آیا ہے کہ اسم کی بحث سے تعلیم کا آغاز کرنے سے نسبتاً بہتر نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ جبکہ فعل کی تعلیم سے آغاز کی مثال بقول مولانا مناظر احسن گیلانی صاحب ایسی ہے جیسے طالب علم کو کنویں سے ڈول کھینچنے کی مشق کرائی جائے خواہ پانی نکلے یا نہ نکلے۔ یعنی طالب علم فعل کی گردانیں رٹتا رہتا ہے لیکن اسے نہ تو اس مشقت کا کوئی مقصد نظر آتا ہے اور نہ یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ ایک نئی زبان سیکھ رہا ہے۔ برخلاف اس کے اسم کی بحث سے تعلیم کا آغاز کرنے سے ابتداء ہی سے طالب علم کی دلچسپی قائم ہو جاتی ہے اور برقرار رہتی ہے۔ رفع، نصب، جر کی شناخت اور مشق نیز مرکبات کے قواعد اور جملہ اسمیہ سیکھتے ہوئے طالب علم کو اپنی محنت یا مقصد نظر آتی ہے۔ چند دنوں کے بعد ہی وہ چھوٹے چھوٹے اسمیہ جملے بنا سکتا ہے۔ اور عربی زبان کی سب سے بڑی خصوصیت — اعراب یعنی ”الفاظ میں حرکات کی تبدیلی کا معانی پر اثر“ کو سمجھنے لگتا ہے۔ اور ہر نئے سبق کی تکمیل پر اسے کچھ سیکھنے اور حاصل کرنے کا احساس ہوتا رہتا ہے۔ یہی کیفیت اس کی دلچسپی کو برقرار رکھنے کا باعث بنتی ہے۔ گزشتہ چند برسوں میں قرآن

ایڈمی لاہور میں اسی ترتیب تدریس کو اختیار کر کے بہتر نتائج حاصل کئے گئے ہیں۔

۹: ۱ اسم کے استعمال کو درست کرنے کے لئے کسی زبان کے واحد جمع، مذکر مونث، معرفہ نکرہ اور اسم کی مختلف حالتوں کے قواعد جاننا ضروری ہیں۔ مثلاً غیر حقیقی مونث کا قاعدہ ہر زبان میں یکساں نہیں ہے۔ جہاز اور چاند کو اردو میں مذکر مگر انگریزی میں مونث بولا جاتا ہے۔ سورج اور خرگوش کو عربی میں مونث مگر اردو میں مذکر بولتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ فعل کے درست استعمال کے ساتھ اسم کو بھی ٹھیک طرح استعمال کیا جائے۔ اسم کے درست استعمال کے لئے ہر زبان میں عموماً اور عربی میں خصوصاً اسم کا چار پہلوؤں سے جائزہ لے کر اسے قواعد کے مطابق استعمال کرنا ضروری ہے۔ اس صورت میں اسم کے استعمال میں غلطی نہیں ہوگی۔ وہ چار پہلو یہ ہیں : (i) حالت (ii) جنس (iii) عدد اور (iv) وسعت، جنہیں ہم انگریزی میں علی الترتیب (1) Case (2) Gender (3) Number اور (4) Kind کہتے ہیں۔ عبارت میں استعمال ہوتے وقت از روئے قواعد زبان، ہر اسم کی ایک خاص حالت، جنس، عدد اور وسعت مطلوب ہوتی ہے۔ انہی چار پہلوؤں کے بارے میں بات کرتے ہوئے ہم اپنے اسباق کا آغاز اسم کی حالت کے بیان سے کرتے ہیں۔ لیکن اس سے قبل اسم، فعل اور حرف کی تعریف (Definition) کو دہرایا مفید ہو گا۔

اسم

اسم اس لفظ یا کلمہ کو کہتے ہیں جس سے کسی چیز، جگہ یا آدمی کا نام یا اس کی صفت ظاہر ہو۔ مثلاً زجل (مرد)، حامد (خاص نام)، طیب (اچھا) وغیرہ۔

اس کے علاوہ ایسا لفظ یا کلمہ بھی اسم ہوتا ہے جس کے معنی میں کوئی کام کرنے کا مضموم ہو۔ لیکن اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جاتا ہو۔ یہ بات بہت اہم ہے۔ اس لئے اردو الفاظ کی مدد سے اس کو اچھی طرح سمجھ کر

ذہن نشین کر لیں۔

پہلے تین الفاظ پر غور کریں۔ مارا، مارتا ہے، مارے گا۔ ان تینوں الفاظ میں مارنے کے کام کا مفہوم ہے اور ان میں علی الترتیب ماضی، حال اور مستقبل کے زمانے کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ اس لئے یہ تینوں لفظ فعل ہیں۔ پھر ایک لفظ ہے مارنا (صَبَّوْتُ)۔ اس میں کام کا مفہوم تو ہے لیکن کسی بھی زمانے کا مفہوم نہیں ہے۔ اس لئے یہ لفظ اسم ہے اور ایسے اسماء کو مصدر کہتے ہیں۔

فعل

فعل وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہو اور اس میں تین زمانوں ماضی، حال اور مستقبل میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔ مثلاً صَبَّوْتُ (اس نے مارا)، ذَهَبَ (وہ گیا)، يَنْسُوبُ (وہ پیتا ہے یا پئے گا) وغیرہ۔

حرف

وہ لفظ یا کلمہ ہے جو اپنے معانی واضح کرنے کے لئے کسی دوسرے کلمہ کا محتاج ہو یعنی کسی اسم یا فعل سے ملے بغیر اس کے معانی واضح نہ ہوں۔ مثلاً مِنْ کا معنی ہے ”سے“۔ لیکن اس سے کوئی بات واضح نہیں ہوتی۔ جب ہم کہتے ہیں مِنَ الْمَسْجِدِ یعنی مسجد سے، تو بات واضح ہو گئی۔ اسی طرح عَلِيٍّ (پر)، عَلَيَّ الْقُرْسِ (گھوڑے پر)، اور اِلَى (تک۔ کی طرف)۔ اِلَى الشُّوْقِ (بازار تک یا بازار کی طرف) وغیرہ۔

اسم کی حالت (حصہ اول)

۱: ۲ کسی بھی زبان میں کوئی اسم جب گفتگو یا تحریر میں استعمال ہوتا ہے تو وہ تین حالتوں میں سے کسی ایک میں ہی استعمال ہوتا ہے۔ چوتھی حالت کوئی نہیں ہو سکتی۔ یا تو وہ اس عبارت میں فاعل کے طور پر مذکور ہو گا یعنی حالت فاعلی میں ہو گا۔ یا پھر حالت مفعولی میں ہو گا اور یا کسی دوسرے اسم وغیرہ کی اضافت اور تعلق سے مذکور ہو گا۔ اس حالت کو حالت اضافی کہتے ہیں۔ دوران استعمال اسم کی اس حالت کو انگریزی میں Case کہتے ہیں۔ اور انگریزی میں بھی Case تین ہی ہوتے ہیں۔ جو Nominative یا Objective یا Possessive Case کہلاتے ہیں۔ عربی میں بھی اسم کے استعمال کی یہی تین حالتیں ہوتی ہیں۔ انہیں حالت رفع، حالت نصب اور حالت جر یا مختصر آرفع، نصب اور جر کہتے ہیں۔ خیال رہے کہ جو اسم حالت رفع میں ہو اسے مرفوع کہتے ہیں، جو اسم حالت نصب میں ہو اسے منصوب کہتے ہیں اور جو اسم حالت جر میں ہو اسے مجرور کہتے ہیں۔ اس طرح اردو اور انگریزی گرامر کی مدد سے عربی گرامر میں اسم کی حالت کو آسانی سمجھا جاسکتا ہے۔ صرف اصطلاحی ناموں کا فرق ہے۔ ضرورت ہے کہ ہم عربی کی اصطلاحات کو مندرجہ ذیل نقشہ سے سمجھ کر یاد کر لیں۔

Possessive Case	Objective Case	Nominative Case	انگریزی
جَوِّ	نَصْب	رَفْع	عربی
حالت اضافی	حالت مفعولی	حالت فاعلی	اردو

۲: ۲ مختلف حالتوں میں استعمال ہوتے وقت بعض زبانوں کے اسماء میں کچھ تبدیلی

واقع ہوتی ہے جس کی مدد سے ہم پہچانتے ہیں کہ عبارت میں کوئی اسم کس حالت میں استعمال ہوا ہے۔ اس بات کو ہم اردو کے ایک جملہ کی مدد سے سمجھتے ہیں، مثلاً ”حامد نے محمود کو مارا۔“ اب اگر ہم آپ سے پوچھیں کہ اس میں فاعل کون ہے اور مفعول کون ہے، تو آپ فوراً بتا دیں گے کہ حامد فاعل اور محمود مفعول ہے۔ لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ جملہ کا مفہوم سمجھتے ہیں۔ اس لئے یہ بات بتانے میں آپ کو مشکل پیش نہیں آئی۔

اب فرض کریں کہ ایک شخص کو اردو نہیں آتی اور وہ گرامر کی مدد سے اردو سیکھنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہو گا کہ پہلے وہ عبارت میں اسم کی حالت کو پہچانے۔ اس کے بعد ہی ممکن ہو گا کہ وہ عبارت کا صحیح مفہوم سمجھ سکے۔ اس لئے پہلے ہمیں اس کو کوئی علامت یا نشانی بتانی ہوگی جس کی مدد سے وہ مذکورہ جملہ میں فاعل اور مفعول کو پہچان سکے۔ اس پہلو سے آپ مذکورہ جملہ پر دوبارہ غور کر کے وہ علامت معلوم کرنے کی کوشش کریں جس کی مدد سے اس میں فاعل اور مفعول یعنی عبارت میں اسم کی حالت کو پہچانا جاسکے۔

جو طلبہ اس کوشش میں ناکام رہے ہیں ان کی مدد کے لئے اس جملہ میں تھوڑی سی تبدیلی کر دیتے ہیں۔ آپ اس پر دوبارہ غور کریں۔ ان شاء اللہ اب آپ علامت کو پہچان لیں گے۔ ”حامد کو محمود نے مارا۔“ اب آپ آسانی سے بتا سکتے ہیں کہ اردو میں زیادہ تر فاعل کے ساتھ ”نے“ اور مفعول کے ساتھ ”کو“ لگا ہوا ہوتا ہے۔ اسی طرح اب یہ بھی سمجھ لیں کہ اردو میں حالت اضافی میں زیادہ تر دو اسماء کے درمیان ”کا“ یا ”کی“ لگا ہوتا ہے۔ جیسے لڑکے کا قلم، لڑکے کی کتاب وغیرہ۔

۳ : ۲ اب سوال یہ ہے کہ عربی کی عبارت میں استعمال ہونے والے اسماء کی حالت کو پہچاننے کی علامات کیا ہیں۔ اس ضمن میں پہلی بات یہ نوٹ کر لیں کہ یہ علامات ایک سے زیادہ ہیں۔ لیکن اس سبق میں ہم زیادہ استعمال ہونے والی ایک علامت کو سمجھ کر اس کی مشق کریں گے۔ تاکہ ذہن میں اسم کی حالت کو پہچاننے کا

تصور واضح ہو جائے۔ اس کے بعد اگلے اسباق میں دوسری علامات جب زیر مطالعہ آئیں گی تو انہیں سمجھنا ان شاء اللہ مشکل نہیں رہے گا۔

۴ : ۲ اب نوٹ کر لیجئے کہ عربی زبان کی یہ عجیب خصوصیت ہے کہ اس کے اسی پچاسی فیصد اسماء ایسے ہیں جو رفع، نصب اور جرتیوں حالتوں میں ایک مختلف شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ اس سے آپ کے ذہن میں شاید یہ بات آئے کہ اس طرح تو عربی بڑی مشکل زبان ہوگی جس میں ہر اسم کے لئے ایک کے بجائے تین اسم یعنی تین لفظ یاد کرنا پڑیں گے مگر اس وہم کی بنا پر گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک اسم کے لئے ایک ہی لفظ یاد کرنا ہوتا ہے۔ کیونکہ عربی زبان کے اسماء کو استعمال کرتے وقت حالت کے لحاظ سے جو تبدیلی آتی ہے وہ لفظ کے صرف ”آخری حصے“ میں واقع ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی اسم اگر پانچ حرفوں کا ہے تو پہلے چار حرفوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی بلکہ صرف آخری یعنی پانچویں حرف کے پڑھنے کا طریقہ بدل جائے گا۔ اسی طرح کوئی اسم اگر تین حرفوں کا ہے تو پہلے دو حرفوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ صرف آخری یعنی تیسرے حرف کے پڑھنے کا طریقہ بدلے گا۔ مثلاً حالت فاعلی، مفعولی اور اضافی میں لفظ لڑ کا کی عربی علی الترتیب ”وَلَدٌ“ وَلَدًا اور وَلَدٌ ہوگی۔

۵ : ۲ ابھی ہم نے پڑھا ہے کہ عربی کے تقریباً اسی پچاسی فیصد اسماء کا آخری حصہ رفع، نصب، جرتیوں حالتوں میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جو اسم تینوں حالتوں میں یہ تبدیلی قبول کرتا ہے اسے عربی قواعد میں ”مُعْرَبٌ مُنْصَرَفٌ“ کہتے ہیں۔ اس کی پہچان کا عام طریقہ یہ ہے کہ اس کے آخری حرف پر تین آتی ہے۔ یعنی حالت رفع میں دو پیش (ع) حالت نصب میں دو زیر (ع) اور حالت جرت میں دو زیر (ج) ہوتی ہے۔ اسم معرب منصرف کے آخری حرف کی تبدیلی کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں :

چند معرب منصرف اسماء کی گردان مع معانی

حالت رفع	معنی	حالت نصب	حالت جر
مُحَمَّدٌ	یہ نام ہے	مُحَمَّدًا	مُحَمَّدٍ
شَیْءٌ	چیز	شَیْئًا	شَیْئِ
جَنَّةٌ	باغ	جَنَّةً	جَنَّةِ
بِنْتُ	لڑکی	بِنْتًا	بِنْتِ
سَمَاءٌ	آسمان	سَمَاءً	سَمَاءِ
سُوءٌ	برائی	سُوءً	سُوءِ

۶ : ۲ امید ہے کہ مندرجہ بالا مثالوں میں آپ نے یہ بات نوٹ کر لی ہوگی کہ :

(i) جس اسم پر حالت نصب میں دو زبر لکھتے (ذ) آتے ہیں، اس کے آخر میں ایک الف بڑھا دیا جاتا ہے مثلاً مُحَمَّدٌ سے مُحَمَّدٌ لکھنا غلط ہے۔ بلکہ مُحَمَّدٌ لکھا جائے گا۔ اسی طرح کِتَابٌ سے کِتَابًا وغیرہ۔

(ii) اس قاعدہ کے دو استثناء ہیں۔ اول یہ کہ جس لفظ کا آخری حرف گول ”ة“ یعنی (تائے مربوطہ) ہو اس پر دو زبر لکھتے وقت الف کا اضافہ نہیں ہوگا مثلاً جَنَّتَا لکھنا غلط ہے، اسے جَنَّةٌ لکھا جائے گا۔ دیکھئے ! بِنْتُ کا لفظ گول ”ة“ پر نہیں بلکہ لمبی (یعنی تائے مبسوطہ) پر ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے اس پر استثناء کا اطلاق نہیں ہوا اور حالت نصب میں اس پر دو زبر لکھتے وقت الف کا اضافہ کیا گیا۔

(iii) دوسرا استثناء یہ ہے کہ جو لفظ الف یا واو کے ساتھ مزہرہ پر ختم ہو اس کے آخر میں بھی الف کا اضافہ نہیں ہوگا۔ مثلاً سَمَاءٌ سے سَمَاءٌ اور سُوءٌ سے سُوءٌ۔ دیکھئے شَیْءٌ کا لفظ بھی مزہرہ پر ختم ہو رہا ہے لیکن اس سے قبل الف یا واو نہیں بلکہ ”ی“ ہے اس لئے اس پر دو زبر لگاتے وقت الف کا اضافہ کیا گیا ہے یعنی شَیْءٌ سے شَیْئًا۔

مشق نمبر ۱

نیچے دیئے ہوئے الفاظ کو الگ کاغذ پر دوبارہ لکھیں۔ اس سلسلہ میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ (۱) کاغذ پر سب سے پہلے اپنا نام اور رول نمبر لکھیں۔ (۲) صرف عربی الفاظ لکھیں، اگر کوئی لفظ غلط لکھا ہوا ہے تو اسے درست کر کے لکھیں۔ (۳) ہر لفظ کے آگے بریکٹ میں اس کی حالت لکھیں۔ مثلاً جَنَّةٌ (رفع) کَتَابًا (نصب) وغیرہ۔ اگر کسی لفظ کے معنی نہیں معلوم ہیں تب بھی آپ کو اس کی حالت پہچان لینی چاہئے۔ رَسُولًا، شَيْءٌ، جَنَّتَا، شَيْئًا، مَحْمُودٌ، بِنْتُ، آيَتًا، بَنَاتٌ، شَهْوَةٌ، عَذَابٌ، رَجَزٌ، سَمَاءٌ، حَامِدًا، صِبْغَةٌ، خِزْيٌ، سُوءٌ۔

ضروری ہدایت

کسی سبق میں جہاں کہیں بھی کسی عربی لفظ کے معنی دیئے ہوئے ہیں ان کو یاد کرنا اپنے اوپر لازم کر لیں۔ جب تک کسی سبق میں دیئے گئے تمام الفاظ کے معانی یاد نہ ہو جائیں اس وقت تک اس سبق کی مشق نہ کریں۔ اس کی وجہ سمجھ لیں۔

چند اسباق کے بعد آپ کو مرکبات اور جملے بنانے ہیں اور ان کے ترجمے کرنے ہیں۔ گزشتہ اسباق میں دیئے گئے الفاظ کے معانی اگر آپ کو یاد نہیں ہوں گے تو یہ کام آپ کے لئے بہت مشکل ہو جائے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس کتاب میں اکثریت ایسے الفاظ کی ہے جو قرآن مجید میں استعمال ہوئے ہیں۔ ان کے معانی یاد ہونے سے آپ کو قرآن مجید کا ترجمہ سمجھنے میں آسانی ہوگی۔



اسم کی حالت (حصہ دوم)

۱ : ۳ گزشتہ سبق میں ہم نے پڑھا ہے کہ عربی کے تقریباً ۸۰-۸۵ فیصد اسماء کا آخری حصہ تینوں حالتوں میں تبدیل ہو جاتا ہے اور ایسے اسماء کو معرب کہتے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ باقی ۱۵-۲۰ فیصد اسماء تبدیل ہوتے ہیں یا نہیں؟ اور عبارت میں ان کی حالت کو کیسے پہچانتے ہیں؟۔ اس سبق میں ہم نے یہی بات سمجھنی ہے۔

۲ : ۳ عربی کے باقی پندرہ بیس فیصد اسماء جو معرب منصرف نہیں ہیں، ان میں سے زیادہ تر ایسے ہیں جن کا آخری حرف تینوں حالتوں میں نہیں بدلتا بلکہ وہ صرف دو شکلیں اختیار کرتے ہیں یعنی حالت رفع میں ان کی شکل الگ ہوتی ہے لیکن نصب اور جر دونوں حالتوں میں ان کی شکل ایک جیسی رہتی ہے۔ ایسے اسماء کو عربی قواعد میں ”معرب غیر منصرف“ یا صرف ”غیر منصرف“ بھی کہا جاتا ہے۔ اسم غیر منصرف کے آخری حرف کی تبدیلی کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں :

چند معرب غیر منصرف اسماء کی گردان مع معانی

حالت رفع	معنی	حالت نصب	حالت جر
إِبْرَاهِيمُ	مرد کا نام	إِبْرَاهِيمَ	إِبْرَاهِيمَ
مَكَّةُ	شہر کا نام	مَكَّةَ	مَكَّةَ
مَرْيَمُ	عورت کا نام	مَرْيَمَ	مَرْيَمَ
إِسْرَائِيلُ	قوم کا نام	إِسْرَائِيلَ	إِسْرَائِيلَ
أَحْمَرُ	سرخ	أَحْمَرَ	أَحْمَرَ
أَسْوَدُ	سیاہ	أَسْوَدَ	أَسْوَدَ

۳ : ۳ امید ہے کہ مذکورہ مثالوں میں آپ نے یہ بات نوٹ کر لی ہوگی کہ :

(i) غیر منصرف اسماء کی نصب اور جر ایک ہی شکل میں آتی ہے۔ مثلاً ابُو اَہِیْم حالت رفع سے حالت نصب میں ابُو اَہِیْم ہو گیا لیکن حالت جر میں ابُو اَہِیْم نہیں ہوا بلکہ ابُو اَہِیْم ہی رہا۔ اسی طرح باقی اسماء کی بھی نصب اور جر میں ایک ہی شکل ہے۔

(ii) غیر منصرف اسماء کے آخری حرف پر حالت رفع میں ایک پیش (م) اور نصب اور جر دونوں حالتوں میں صرف ایک زبر (ے) آتی ہے۔ لہذا ایک زبر (ے) لکھتے وقت الف کا اضافہ نہیں ہوتا۔ یہ قاعدہ صرف دو زبر (ے) کے لئے مخصوص ہے۔ یاد رکھئے کہ اسم غیر منصرف کے آخر پر تنوین کبھی نہیں آتی۔ جس کی وجہ سے معرب اور غیر منصرف اسماء میں تمیز کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

۳ : ۴ آپ سوچ رہے ہوں گے کہ ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ فلاں اسم معرب منصرف ہے یا غیر منصرف! تو اس کی حقیقت تو یہ ہے کہ غیر منصرف اسماء کے کچھ قواعد ہیں جو آخر میں پڑھائے جاتے ہیں۔ فی الحال ہمارا طریقہ کار یہ ہو گا کہ ذخیرۃ الفاظ میں ہم غیر منصرف اسماء کی نشاندہی ان کے آگے لفظ (غ) بنا کر کر دیا کریں گے۔ گویا سر دست آپ کو جن اسماء کے متعلق بتا دیا جائے انہیں غیر منصرف سمجھئے۔ ان پر کبھی تنوین نہ ڈالئے اور ان کی رفع، نصب، جر (م)، (ے) اور (ے) کے ساتھ لکھئے۔ نیز یہ بھی نوٹ کر لیں کہ عربی میں عورتوں، شہروں اور ملکوں کے نام عام طور پر غیر منصرف ہوتے ہیں۔

۵ : ۳ عربی زبان کے کچھ گئے چنے اسماء ایسے بھی ہیں جو رفع، نصب، جر، تنوین حالتوں میں کوئی تبدیلی قبول نہیں کرتے اور تینوں حالتوں میں ایک جیسے رہتے ہیں۔ ایسے اسماء کو مبنی کہتے ہیں۔ ان کا کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں بھی ہمارا طریقہ کار یہ ہو گا کہ ذخیرۃ الفاظ میں ان کے آگے (م) بنا کر ہم نشاندہی کریں گے کہ یہ الفاظ مبنی ہیں۔ ان کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔

چند مبنی اسماء کی گردان مع معانی

حالت رفع	معنی	حالت نصب	حالت جر
هَذَا	یہ (مذکر)	هَذَا	هَذَا
الَّذِي	جو کہ (مذکر)	الَّذِي	الَّذِي
تِلْكَ	وہ (مونث)	تِلْكَ	تِلْكَ

۶ : ۳ اب اسم کی حالت کے متعلق چند باتیں سمجھ کر دیا کر لیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ کسی لفظ کے آخری حصہ میں ہونے والی تبدیلی کو عربی گرامر میں ”اعراب“ کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ کسی اسم کی حالت سے مراد اس کی اعرابی حالت ہی ہوتی ہے، جو تین ہی ہوتی ہیں یعنی رفع، نصب یا جر۔ اور ہر اسم عبارت میں استعمال ہوتے وقت مرفوع، منصوب یا مجرور ہوتا ہے۔

۷ : ۳ دوسری بات یہ ہے کہ کسی لفظ کی اعرابی حالت چونکہ زیادہ تر حرکات یعنی زبر، زیر یا پیش کی تبدیلی سے ظاہر کی جاتی ہے، اس لئے حرکات لگانے کو بھی غلطی سے اعراب کہہ دیتے ہیں۔ جبکہ ان دونوں میں فرق ہے۔ اعراب اور حرکات کے فرق کو ہم ایک لفظ کی مدد سے سمجھ لیتے ہیں۔ لفظ مُتَّفِق کے آخری حرف ”ق“ پر جو دو پیش (۱) ہیں، یہ اس لفظ کا اعراب ہے۔ جبکہ ”ق“ سے پہلے کے حروف پر جہاں کہیں بھی زبر (۲)، زیر (۳) اور پیش (۴) لگی ہوئی ہیں، وہ سب اس لفظ کی حرکات ہیں۔ اسی طرح لفظ اِنُوْاھِنِمْ کے آخری حرف میم پر ایک پیش (۵) اس کا اعراب ہے۔ جبکہ اس سے پہلے کے حروف پر زبر (۶) اور زیر (۷) اس کی حرکات ہیں۔

۸ : ۳ آخری بات یہ ہے کہ زبر جب حرکت کے طور پر استعمال ہوتا ہے تو اسے فتح کہتے ہیں اور اعراب میں اسے نصب کہا جاتا ہے۔ زیر کو حرکت میں کسرہ اور اعراب میں جر کہتے ہیں۔ اسی طرح پیش کو حرکت میں ضمہ اور اعراب میں رفع کہتے ہیں۔

مشق نمبر ۲

مندرجہ ذیل اسماء سے اسم کی گردان کریں۔ ان میں سے جو اسماء غیر منصرف ہیں ان کے آگے (غ) اور جو مبنی ہیں ان کے آگے (م) بنا دیا گیا ہے تاکہ انہیں ذہن نشین کر لیں اور گردان اس کے مطابق کریں۔ ساتھ ہی الفاظ کے معانی بھی یاد کریں۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
ثَوَابٌ	اجر۔ ثواب	مَسَاجِدُ (غ)	مسجد کی جمع
نَفْسٌ	جان	رِجْوٌ	گندگی۔ آفت
عِمْرَانُ (غ)	ایک نام	هَؤُلَاءِ (م)	یہ لوگ
سَيِّئَةٌ	برائی	جِدَاوٌ	دیوار
مُسْلِمٌ	مسلمان	يُوسُفُ (غ)	ایک نام
الَّتِي (م)	جو کہ (مونث)	شَمْسٌ	سورج
مَاءٌ	پانی	مَدِينَةٌ	شہر
بَابٌ	دروازہ	صِبْغَةٌ	رنگ
آيَةٌ	نشانی	قَمَرٌ	پھل
شَهْوَةٌ	خواہش	عِزٌّ	رسوائی



جنس

۱: ۴ کسی اسم کو عبارت میں درست طریقے پر استعمال کرنے کے لئے جن چار پہلوؤں سے دیکھا جانا ضروری ہے، ان میں سے پہلی چیز اسم کی حالت (یا اعرابی حالت) ہے، جس پر پچھلے سبق میں کچھ بات ہو چکی ہے۔ اسم کی بحث میں دوسرا اہم پہلو ”جنس“ کا ہے۔ جنس کے لحاظ سے عربی زبان میں (بلکہ عموماً ہر زبان میں) اسم کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ وہ یا مذکر ہو گا، یعنی عبارت میں اس کا ذکر ایسے ہو گا جیسے کسی نر (Male) کا ذکر ہو رہا ہے، یا پھر مؤنث کے طور پر استعمال ہو گا۔ ہر زبان میں الفاظ کے مذکر و مؤنث کے استعمال کے قواعد یکساں نہیں ہیں۔ کسی زبان میں ایک لفظ مذکر بولا جاتا ہے تو دوسری زبان میں وہ مؤنث ہو سکتا ہے۔ مثلاً انگریزی میں بحری جہاز (Ship) اور چاند (Moon) مؤنث استعمال ہوتے ہیں مگر اردو میں مذکر۔ لہذا کسی بھی زبان کو سیکھنے کے لئے اس زبان کے اسماء کی تذکیرو تانیث یعنی ان کو مذکر یا مؤنث کی طرح استعمال کرنے کا علم ہونا ضروری ہے۔

۲: ۴ عربی اسماء پر غور کرنے سے علماء نحو نے یہ دیکھا کہ یہاں مذکر اسم کے لئے تو کوئی خاص علامت نہیں مگر مؤنث اسماء معلوم کرنے کی کچھ علامات ضرور ہیں، جنہیں علامات تانیث کہتے ہیں۔ لہذا عربی سیکھنے والوں کو چاہئے کہ وہ کسی اسم کے استعمال میں اس کی جنس کو متعین کرنے کے لئے علامات تانیث کے لحاظ سے اس کو دیکھیں۔ اگر اس میں تانیث کی کوئی بات پائی جاتی ہے تو وہ اسم مؤنث شمار ہو گا ورنہ اسے مذکر ہی سمجھا جائے گا۔ کسی اسم میں تانیث کی شناخت کے حسب ذیل طریقے ہیں۔

۳: ۴ پہلا طریقہ یہ ہے کہ لفظ کے معنی پر غور کریں۔ اگر وہ کسی حقیقی مؤنث کے لئے ہے، یعنی اس کے مقابلہ پر مذکر (یا نر) جوڑا بھی ہوتا ہے جیسے امراة (عورت)

کے مقابلہ پر رَجُلُ (مرد) اُمُّ (ماں) کے مقابلہ پر اَبُّ (باپ) وغیرہ — تو وہ لازماً مونث ہوگا۔ ایسے اسماء کو ”مونث حقیقی“ کہتے ہیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ لفظ کو دیکھیں کہ کیا اس میں تانیث کی کوئی علامت موجود ہے؟ یہ علامات تین ہیں اور ان میں سے ہر ایک اسم کے آخری حصہ میں آتی ہے۔ علامات یہ ہیں ”ة“ ”ِ“ ”اء“ ”ِی“ یعنی کوئی اسم اگر ان میں سے کسی ایک کے ساتھ ختم ہوتا نظر آئے تو اسے مونث سمجھا جائے گا۔ ایسے اسماء کو ”مونث قیاسی“ کہتے ہیں۔

۴ : ۴ اب یہ بات سمجھ لیجئے کہ جن الفاظ کے آخر میں گول ”ة“ آتی ہے عربی میں انہیں مونث مانا جاتا ہے۔ مثلاً جَنَّةٌ (باغ) یا صَلَوةٌ (نماز) وغیرہ عربی میں مونث استعمال ہوتے ہیں۔ نیز اکثر الفاظ کو مونث بنانے کا طریقہ بھی یہی ہے کہ مذکر لفظ کے آخری حرف پر زبر لگا کر اس کے آگے گول ”ة“ کا اضافہ کر دیتے ہیں جیسے کَافِرٌ (کافر) سے کَافِرَةٌ (کافرہ) حَسَنٌ (اچھا) خوبصورت) سے حَسَنَةٌ (اچھی) خوبصورت) وغیرہ۔ اس قاعدہ سے گفتی کے چند الفاظ مستثنیٰ ہیں مثلاً خَلِيفَةٌ (مسلمانوں کا حکمران) عَلَّامَةٌ (بہت بڑا عالم) وغیرہ۔ حالانکہ ان کے آخر میں گول ”ة“ ہے۔ لیکن یہ مذکر استعمال ہوتے ہیں۔ دوسری علامت تانیث ”ِی“ ہے جسے الف ممدودہ کہتے ہیں۔ جن اسماء کے آخر میں یہ علامت آتی ہے انہیں بھی مونث مانا جاتا ہے۔ مثلاً حَمْرَاءُ (سرخ) خَضْرَاءُ (سبز) وغیرہ۔ خیال رہے کہ الف ممدودہ پر ختم ہونے والے اسماء غیر منصرف ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ہمزہ پر تنوین کے بجائے ایک پیش آتی ہے۔ تیسری علامت تانیث ”ِی“ ہے جسے الف مقصورہ کہتے ہیں۔ جن اسماء کے آخر میں یہ علامت آتی ہے انہیں بھی مونث مانا جاتا ہے۔ مثلاً عَظْمَى (عظیم) کُنْزَى (بڑی) وغیرہ۔ خیال رہے کہ الف مقصورہ پر ختم ہونے والے اسماء رفع، نصب اور جر تینوں حالتوں میں کوئی تبدیلی قبول نہیں کرتے۔ اس لئے مختلف اعرابی حالتوں میں ان کا استعمال بھی جنی اسماء کی طرح ہوگا۔

۴ : ۵ بہت سے اسم ایسے ہوتے ہیں جو درحقیقت نہ تو مذکر ہوتے ہیں نہ مونث

اور نہ ہی ان پر مونث کی کوئی علامت ہوتی ہے۔ ایسے اسماء کی جنس کا تعین اس بنیاد پر ہوتا ہے کہ اہل زبان انہیں کس طرح بولتے ہیں۔ جن اسماء کو اہل زبان مونث بولتے ہیں انہیں ”مونث سماعی“ کہتے ہیں اس لئے کہ ہم اہل زبان کو اسی طرح بولتے ہوئے سنتے ہیں۔ مثال کے طور پر سورج کو لے لیں۔ اب حقیقتاً سورج نہ تو مذکر ہے اور نہ ہی مونث۔ ہم نے اردو کے اہل زبان کو اسے مذکر بولتے ہوئے سنا ہے اس لئے اردو میں سورج مذکر ہے۔ جبکہ عربی کے اہل زبان شَمْسُ (سورج) کو مونث بولتے ہیں۔ اس لئے عربی میں شَمْسُ مونث سماعی ہے۔ اس کی ایک دلچسپ مثال یہ ہے کہ دہلی والے دہی کو ”کھٹا“ کہتے ہیں جبکہ لکھنؤ والے اسے ”کھٹی“ کہتے ہیں۔ اس لئے لکھنؤ والوں کے لئے دہی مونث سماعی ہے۔ اب ذیل میں چند الفاظ دیئے جا رہے ہیں جو اردو اور عربی دونوں زبانوں میں مونث بولے جاتے ہیں۔ آپ ان کے معنی یاد کر لیں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ یہ مونث سماعی ہیں :-

آسمان	سَمَاءٌ	زمین	أَرْضٌ
ہوا	رِيحٌ	لڑائی	حَرْبٌ
جان	نَفْسٌ	آگ	نَارٌ

ان کے علاوہ ملکوں کے نام بھی مونث سماعی ہیں جیسے مِصْرُ۔ اَلشَّامُ وغیرہ۔ نیز انسانی بدن کے ایسے اعضاء جو جوڑے جوڑے ہوتے ہیں، وہ بھی اکثر و بیشتر مونث سماعی ہیں مثلاً يَدٌ (ہاتھ) رِجْلٌ (پاؤں) اُذُنٌ (کان) وغیرہ۔

۶: ۴ گزشتہ سبق میں ہم نے اسم کی گردان کی تھی تو حالت کے لحاظ سے ایک لفظ کی تین شکلیں بنی تھیں۔ لیکن اب مذکر کی تین شکلیں ہوں گی اور مونث کی بھی تین۔ اس طرح ایک لفظ کی اب چھ شکلیں ہوں گی۔ البتہ مونث سماعی کی تین ہی شکلیں ہوں گی۔ کیونکہ ان کا مذکر نہیں ہو گا۔ اس کی مثال مندرجہ ذیل ہے۔

حالتِ جَر	حالتِ نصب	حالتِ رفع	
كَافِرٍ كَافِرَةٌ	كَافِرًا كَافِرَةٌ	كَافِرٌ كَافِرَةٌ	مذكر مؤنث
حَسَنٍ حَسَنَةٌ	حَسَنًا حَسَنَةٌ	حَسَنٌ حَسَنَةٌ	مذكر مؤنث
نَفْسٍ	نَفْسًا	نَفْسٌ	مؤنث (ساعی)

مشق نمبر ۳

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور اسم کی گردان کریں۔ مونث حقیقی میں مذکر و مونث دونوں الفاظ ساتھ دیئے گئے ہیں۔ جو اسماء مونث سماعی ہیں ان کے آگے (س) لکھا گیا ہے۔ باقی الفاظ کے مونث آپ کو خود بتانے ہیں۔ الفاظ کو اوپر سے نیچے پڑھیں :

اَخْ	بھائی	هَذَا (م)	یہ (مذکر)
اُخْتٌ	بہن	هَذِهِ (م)	یہ (مونث)
فَاسِقٌ	بدکار	خُلُوْ	میٹھا
فَبِیْحٌ	برا۔ بد صورت	جَبِيْدٌ (س)	عمدہ
عَرِيْسٌ	دولہا	ذَاؤ (س)	گھر
عَرُوسٌ	دلہن	كَبِيْرٌ	بڑا
شَدِيْدٌ	سخت	صَغِيْرٌ	چھوٹا
سُوْقٌ	(س) بازار	صَادِقٌ	سچا
قَصِيْرٌ	کوتاہ	كَاذِبٌ	جھوٹا
بَاكِسْتَانِ (غ۔ س)	پاکستان	مُظْمِنٌ	اطمینان والا
عَيْنٌ (س)	آنکھ، چشمہ	اَلَّذِيْ (م)	جو کہ (مذکر)
نَجَاؤٌ	بڑھئی	اَلَّتِيْ (م)	جو کہ (مونث)
خَبَاؤٌ	ٹانبائی	ظَلِيْلٌ	لبا
خَيَّاطٌ	درزی		

عدد

۱ : ۵ دوسری زبانوں میں عدد یعنی تعداد کے لحاظ سے اسم کی دو ہی قسمیں ہوتی ہیں، ایک کے لئے واحد یا مفرد اور دو یا دو سے زیادہ کے لئے جمع۔ لیکن عربی میں جمع تین سے شروع ہوتی ہے اور دو کے لئے الگ اسم اور فعل استعمال ہوتے ہیں۔ دو کے صیغے کو تشبیہ کہتے ہیں۔ اس طرح عربی میں عدد کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔ واحد، تشبیہ اور جمع۔ کسی اسم کو واحد سے تشبیہ یا جمع بنانے کے لئے کچھ قاعدے ہیں جن کا اس سبق میں ہم مطالعہ کریں گے۔

واحد سے تشبیہ بنانے کا قاعدہ

۲ : ۵ اس سلسلہ میں پہلی بات یہ ذہن نشین کر لیں کہ اسم خواہ مذکر ہو یا مؤنث، دونوں کے تشبیہ بنانے کا ایک ہی قاعدہ ہے۔ اور وہ قاعدہ یہ ہے کہ حالت رفع میں واحد اسم کے آخری حرف پر زبر (ے) لگا کر اس کے آگے الف اور نون مکسورہ یعنی (ے ان) کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً مُسْلِمٌ سے مُسْلِمَانِ، مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَتَانِ وغیرہ۔ جبکہ حالت نصب اور جر میں واحد اسم کے آخری حرف پر زبر (ے) لگا کر اس کے آگے یائے ساکن اور نون مکسورہ یعنی (ے ین) کا اضافہ کرتے ہیں جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمَیْنِ، مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَتَیْنِ۔ اس قاعدہ کا استثنا ابھی تک میرے علم میں نہیں آیا۔ اس کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں :

تشبیہ			واحد
رفع (ے ان)	نصب (ے ین)	جر (ے ین)	
کِتَابَانِ	کِتَابَتَیْنِ	کِتَابَتَیْنِ	کِتَابٌ
جَنَّتَانِ	جَنَّتَیْنِ	جَنَّتَیْنِ	جَنَّةٌ

مُسْلِمِیْن	مُسْلِمِیْن	مُسْلِمَانِ	مُسْلِمِیْن
مُسْلِمِیْن	مُسْلِمِیْن	مُسْلِمَتَانِ	مُسْلِمَتِیْن

۳ : ۵ جمع کی قسمیں : عربی زبان میں جمع دو طرح کی ہوتی ہے۔ جمع سالم اور جمع مکسر۔ جمع سالم میں واحد لفظ جوں کا توں موجود رہتا ہے اور اس کے آخر پر کچھ حرفوں کا اضافہ کر کے جمع بنالیتے ہیں۔ جس طرح انگریزی میں واحد لفظ کے آخر میں ES یا S بڑھا کر جمع بناتے ہیں۔ مگر جس طرح انگریزی میں تمام اسماء کی جمع اس قاعدے کے مطابق نہیں بنتی بلکہ کچھ کی مختلف بھی ہوتی ہے مثلاً HIS کی جمع THEIR ہے۔ اسی طرح عربی میں بھی تمام اسماء کی جمع سالم نہیں بنتی بلکہ کچھ اسماء کی جمع اس طرح آتی ہے کہ یا تو واحد لفظ کے حروف تہرہ ہو جاتے ہیں یا بالکل تبدیل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً عَبْدٌ (غلام، بندہ) کی جمع عِبَادٌ اور اِمْرَاۃٌ کی جمع نِسَاءٌ ہے۔ ان کو جمع مکسر کہتے ہیں۔ مکسر کے معنی ہیں ”توڑا ہوا“ چونکہ اس میں واحد لفظ کے حروف کی ترتیب نوٹ جاتی ہے اس لئے انہیں جمع مکسر کہتے ہیں۔ اب ہم جمع سالم بنانے کا قاعدہ سمجھتے ہیں لیکن پہلے یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ واحد سے تشبیہ بنانے کا قاعدہ مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے ایک ہی ہے۔ لیکن واحد سے جمع سالم بنانے کا قاعدہ مذکر کے لئے الگ ہے اور مؤنث کے لئے الگ۔

۳ : ۵ جمع مذکر سالم بنانے کا قاعدہ : حالت رفع میں واحد اسم کے آخری حرف پر ایک پیش (ے) لگا کر اس کے آگے واو ساکن اور نون مفتوحہ یعنی (مِوُنْ) کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ۔ جبکہ حالت نصب اور جر میں واحد اسم کے آخری حرف پر زیر (ر) لگا کر اس کے آگے یائے ساکن اور نون مفتوحہ یعنی (رِیْنْ) کا اضافہ کرتے ہیں۔ جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمِیْن۔ اس کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔

واحد	جمع مذکر سالم		
	رفع (رَفَعُوا)	نصب (نَصَبُوا)	جر (جَرُّوا)
مُسْلِمٌ	مُسْلِمُونَ	مُسْلِمِينَ	مُسْلِمِينَ
نَجَّارٌ	نَجَّارُونَ	نَجَّارِينَ	نَجَّارِينَ
خَيَّاطٌ	خَيَّاطُونَ	خَيَّاطِينَ	خَيَّاطِينَ
فَاسِقٌ	فَاسِقُونَ	فَاسِقِينَ	فَاسِقِينَ

۵ : جمع مؤنث سالم بنانے کا قاعدہ : اس قاعدہ کے تحت ایسے مؤنث اسماء کی جمع سالم بنتی ہے جن کے آخر میں تائے مربوطہ آتی ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ تائے مربوطہ گرا کر حالتِ رفع میں آتا جبکہ حالتِ نصب اور جر میں اب لگا دیتے ہیں۔ جیسے کَافِرَاتٌ سے کَافِرَاتٌ اور کَافِرَاتٌ۔ اس کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں :

واحد	جمع مؤنث سالم		
	رفع (اَتَتْ)	نصب (اَتَتْ)	جر (اَتَتْ)
مُسْلِمَةٌ	مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَاتٍ	مُسْلِمَاتٍ
فَاسِقَةٌ	فَاسِقَاتٌ	فَاسِقَاتٍ	فَاسِقَاتٍ

۶ : جمع مکسر : جمع مکسر بنانے کا کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے۔ انہیں یاد کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے اب ذخیرۃ الفاظ میں ہم واحد کے سامنے ان کی جمع مکسر لکھ دیا کریں گے تاکہ آپ انہیں یاد کر لیں۔ جمع مکسر زیادہ تر معرب منصرف ہوتی ہیں۔ لیکن کچھ غیر منصرف بھی ہوتی ہیں۔ ان کی سادہ سی پہچان یہ ہے کہ جن کے آخری حرف پر دو پیش (و) ہوں انہیں معرب منصرف مانیں اور جن کے آخری حرف پر ایک پیش لکھا ہو انہیں غیر منصرف سمجھیں۔

۷ : ۵ : صورت اعراب : پیرا نمبر ۳ : ۲ میں آپ کو بتایا تھا کہ عربی عبارت میں اسم کی حالت کو پہچاننے کی علامات یعنی صورت اعراب ایک سے زیادہ ہیں۔ اب آپ نوٹ کر لیں کہ آپ نے تمام صورت اعراب پڑھ لی ہیں جو کہ کل پانچ ہیں۔ انہیں ہم دوبارہ یکجا کر کے دے رہے ہیں تاکہ آپ انہیں ذہن نشین کر لیں۔

کس قسم کے اسماء اس صورت میں آتے ہیں	صورت اعراب		
	رفع	نصب	جر
معرّب منصرف - واحد اور جمع مکسر (مذکر مونث)	ر	ن	ج
غیر منصرف - واحد اور جمع مکسر (مذکر مونث)	ر	ن	ج
صرف تشبیہ (مذکر مونث)	ان	ن	ن
صرف جمع مذکر سالم	ون	ن	ن
صرف جمع مونث سالم	ات	ات	ات

مذکورہ بالا نقشہ میں پہلی دو صورت اعراب کو "اعراب بالحرکۃ" کہتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ تبدیلی زیر، زیر یا پیش یعنی حرکات کی تبدیلی سے ہوتی ہے۔ جبکہ آخری تین صورت اعراب کو "اعراب بالجر" کہتے ہیں۔

۸ : ۵ : گزشتہ سبق میں ہم نے اسم کی گردان کی تو ایک لفظ کی چھ شکلیں بنی تھیں۔ لیکن اب ہم نے واحد کا تشبیہ اور جمع بھی بنانا ہے۔ اس لئے ایک لفظ کی اب اٹھارہ شکلیں ہوں گی۔ البتہ مذکر غیر حقیقی کا مونث نہیں آئے گا اور مونث غیر حقیقی کا مذکر نہیں آئے گا۔ اس لئے ان کی نو، نو شکلیں ہوں گی۔ مثال کے طور پر ہم ایک لفظ مُسَلِّم لیتے ہیں۔ اس کا مونث بھی بنتا ہے۔ اس لئے اس کی اٹھارہ شکلیں بنائیں گے۔ دوسرا لفظ کِتاب لیتے ہیں۔ یہ مذکر غیر حقیقی ہے۔ اس کا مونث نہیں آئے گا۔ اس لئے اس کی نو شکلیں ہوں گی اور اس کی جمع مکسر کُتُب آتی ہے۔ تیسرا لفظ جَنَّة لیتے ہیں۔ یہ مونث غیر حقیقی ہے۔ اس کا مذکر نہیں آئے گا۔ اس لئے اس کی بھی نو

شکلیں ہوں گی۔ تینوں الفاظ کے اسماء کی گردانیں مندرجہ ذیل ہیں :-

حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
مُسْلِمٌ : واحد	مُسْلِمًا	مُسْلِمٍ
مُسْلِمَانِ : تشبیہ	مُسْلِمَيْنِ	مُسْلِمَيْنِ
مُسْلِمُونَ : جمع	مُسْلِمِينَ	مُسْلِمِينَ
مُسْلِمَةٌ : واحد	مُسْلِمَةً	مُسْلِمَةٍ
مُسْلِمَتَانِ : تشبیہ	مُسْلِمَتَيْنِ	مُسْلِمَتَيْنِ
مُسْلِمَاتٌ : جمع	مُسْلِمَاتٍ	مُسْلِمَاتٍ

كِتَابٌ : واحد	كِتَابًا	كِتَابٍ
كِتَابَانِ : تشبیہ	كِتَابَيْنِ	كِتَابَيْنِ
كِتَابُونَ : جمع	كِتَابِينَ	كِتَابِينَ
كِتَابَةٌ : واحد	كِتَابَةً	كِتَابَةٍ
كِتَابَتَانِ : تشبیہ	كِتَابَتَيْنِ	كِتَابَتَيْنِ
كِتَابَاتٌ : جمع	كِتَابَاتٍ	كِتَابَاتٍ

جَنَّةٌ : واحد	جَنَّةً	جَنَّةٍ
جَنَّتَانِ : تشبیہ	جَنَّتَيْنِ	جَنَّتَيْنِ
جَنَّتُونَ : جمع	جَنَّتِينَ	جَنَّتِينَ
جَنَّةٌ : واحد	جَنَّةً	جَنَّةٍ
جَنَّتَانِ : تشبیہ	جَنَّتَيْنِ	جَنَّتَيْنِ
جَنَّتَاتٌ : جمع	جَنَّتَاتٍ	جَنَّتَاتٍ

مشق نمبر ۴ (الف)

مندرجہ ذیل الفاظ کے مونث بنائیں اور اسم کی گردان کریں۔

(i) مُؤْمِنٌ	(ii) مُشْرِكٌ	(iii) صَادِقٌ
(iv) كَاذِبٌ	(v) جَاهِلٌ	(vi) عَالِمٌ

مشق نمبر ۴ (ب)

مندرجہ ذیل الفاظ مذکر غیر حقیقی ہیں۔ ان کے معنی اور جمع کسریاں لکھیں اور اسم کی گردان کریں۔

مَسْجِدٌ	(ج مَسَاجِدُ)	مَسْجِدٌ	مَقْعَدٌ	(ج مَقَاعِدُ)	بَيْتٌ
ذَنْبٌ	(ج ذُنُوبٌ)	گناہ	رَأْسٌ	(ج رُءُوسٌ)	سر
نَهْرٌ	(ج أَنْهَارٌ)	نہر	وَلِيٌّ	(ج أَوْلِيَاءُ)	دوست
قَلْبٌ	(ج قُلُوبٌ)	دل			

مشق نمبر ۴ (ج)

مندرجہ ذیل الفاظ مونث غیر حقیقی ہیں۔ ان کے معنی یاد کریں۔ جن کے آگے جمع کسری دی گئی ہے ان کے علاوہ باقی الفاظ کی جمع سالم بنے گی۔ پھر تمام اسماء کی گردان کریں۔

أَذُنٌ	(ج أَذَانٌ)	کان	رَجُلٌ	(ج أَرْجُلٌ)	پاؤں
أَيَّةٌ		نشانی	بَيْتَةٌ		واحد دیل یا کھلی نشانی
سَيِّئَةٌ		برائی	سَيَّارَةٌ		موٹر کار
سُوقٌ	(ج أَسْوَاقٌ)	بازار			

ضروری ہدایات :

اس سبق میں ایک لفظ کی آپ ۱۸ شکلیں بنا رہے ہیں۔ اس کے بعد اگلے سبق میں ایک لفظ کی آپ ان شاء اللہ ۳۶ شکلیں بنائیں گے۔ اس مرحلہ پر اکثر طلبہ اس کو بے مقصد مشقت سمجھ کر بددلی کا شکار ہو جاتے ہیں اور ان مشقوں میں دلچسپی نہیں لیتے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ اس کا مقصد سمجھ لیں۔

آگے چل کر مرکبات اور جملوں میں کوئی اسم استعمال کرتے وقت آپ کو اسے چاروں پہلوؤں سے قواعد کے مطابق بنانا ہوگا۔ فرض کریں لفظ مُسْلِمٌ کو رفع، مونث، جمع اور معرفہ استعمال کرنا ہے۔ اب اگر آپ اس طرح کریں گے کہ پہلے مسلم کی مونث مُسْلِمَةٌ بنائیں، پھر اس کی جمع مُسْلِمَاتٌ بنائیں، پھر اس کا معرفہ الْمُسْلِمَاتُ بنائیں، تو اندازہ کریں کہ اس پر آپ کا کتنا وقت خرچ ہوگا۔

ان مشقوں کا مقصد آپ کے ذہن میں یہ صلاحیت پیدا کرنا ہے کہ لفظ مُسْلِمٌ کے مذکورہ چاروں پہلوؤں کے حوالے سے جب آپ سوچیں تو ذہن میں براہ راست الْمُسْلِمَاتُ کا لفظ آئے۔ اس مرحلہ پر جو طلبہ دلچسپی اور توجہ سے یہ مشقیں کر لیں گے ان میں ان شاء اللہ یہ صلاحیت پیدا ہو جائے گی اور آگے چل کر ان کی بہت سی محنت اور وقت بچ جائے گا۔



اسم بلحاظ وسعت

۶: ۱ وسعت کے لحاظ سے اسم دو طرح کا ہوتا ہے۔ (i) اسم نکرہ (Common Noun) اور (ii) اسم معرفہ (Proper Noun)۔ اسم نکرہ ایسے اسم کو کہتے ہیں جو کسی عام چیز پر بولا جائے۔ جیسے اردو میں ہم کہتے ہیں ”ایک لڑکا آیا“۔ اب یہاں اسم ”لڑکا“ نکرہ ہے۔ اردو میں اسم نکرہ کی کچھ علامتیں ہیں۔ مثلاً ”ایک“، ”کوئی“، ”کچھ“، ”بعض“ اور ”چند“ وغیرہ۔ اور اسم نکرہ کے ساتھ کوئی موزوں علامت لگانی ہوتی ہے۔ اس کے برعکس انگریزی میں لفظ ”The“ معرفہ کی علامت ہے۔ چنانچہ انگریزی میں ”Boy“ اسم نکرہ ہے اور اس کا مطلب ہے ”کوئی لڑکا“ جبکہ ”The Boy“ اسم معرفہ ہے اور اس کا مطلب ہے ”لڑکا“۔ یعنی ایسا مخصوص لڑکا جو بات کرنے والوں کے ذہن میں موجود ہے یا گفتگو کے دوران جس کا ذکر آچکا ہے۔

۶: ۲ عربی میں اسم نکرہ کی علامت یہ ہے کہ اسم نکرہ کے آخری حرف پر بالعموم تنوین آتی ہے۔ مثلاً ”Man“ یا ”کوئی مرد“ کا عربی ترجمہ ہوگا ”رَجُلٌ“ ”رَجُلًا“ یا ”رَجُلِ“ اور اسم معرفہ کی ایک عام علامت یہ ہے کہ اسم کے شروع میں لام تعریف یعنی ”الْ“ کا اضافہ کرتے ہیں اور آخری حرف سے تنوین ختم کر دیتے ہیں۔ مثلاً ”The Man“ یا ”مرد“ کا عربی ترجمہ ہوگا ”الرَّجُلُ“ ”الرَّجُلِ“ یا ”الرَّجُلِ“۔

۶: ۳ عربی میں اسم نکرہ کی کئی قسمیں ہیں لیکن فی الحال آپ کو تمام اقسام یاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں دو اصول یاد کر لیں۔ اول یہ کہ جو بھی اسم معرفہ نہیں ہوگا اسے نکرہ مانا جائے گا۔ دوم یہ کہ اسم نکرہ کے آخر میں عام طور پر تنوین آتی ہے۔ گنتی کے صرف چند الفاظ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ کچھ نام ایسے ہیں جو کسی

کے نام ہونے کی وجہ سے معروف ہوتے ہیں لیکن ان کے آخر میں تنوین بھی آجاتی ہے۔ جیسے مُحَمَّدٌ، زَيْدٌ وغیرہ اور ان کے درمیان تمیز کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ اسم نکرہ کی صرف دو قسمیں، جو زیادہ استعمال ہوتی ہیں، انہیں ذہن نشین کر لیں۔ ایک قسم ”اسم ذات“ ہے جو کسی جاندار یا بے جان چیز کی جنس کا نام ہو جیسے إِنْسَانٌ (انسان)، فَرَسٌ (گھوڑا) یا حَجَرٌ (پتھر) وغیرہ۔ دوسری قسم ”اسم صفت“ ہے جو کسی چیز کی کوئی صفت ظاہر کرے۔ جیسے حَسَنٌ (اچھا۔ خوبصورت) طَيِّبٌ (اچھا۔ پاک) یا سَهْلٌ (آسان وغیرہ)۔

۴: ۶ فی الحال اسم معرفہ کی پانچ قسمیں ذہن نشین کر لیں :

(i) اسم علم : یعنی وہ الفاظ جو کسی اسم ذات کی پہچان کے لئے اس کے نام کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے ایک انسان کی پہچان کے لئے حَامِدٌ، ایک شہر کی پہچان کے لئے بُغْدَادٌ وغیرہ۔

(ii) اسم ضمیر : یعنی وہ الفاظ جو کسی نام کی جگہ استعمال ہوتے ہیں جیسے اردو میں ہم اس طرح نہیں کہتے کہ حامد کالج سے آیا اور حامد بہت خوش تھا۔ بلکہ یوں کہتے ہیں کہ حامد کالج سے آیا اور وہ بہت خوش تھا۔ یہاں لفظ ”وہ“ حامد کے لئے استعمال ہوا ہے۔ اس لئے معروف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام ضمیریں معرفہ ہوتی ہیں۔ عربی میں اس کی مثالیں یہ ہیں۔ هُوَ (وہ)، اَنْتَ (تو)، اَنَا (میں) وغیرہ۔

(iii) اسم اشارہ : یعنی وہ الفاظ جو کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں جیسے هَذَا (یہ۔ مذکر)، ذَلِكَ (وہ۔ مذکر) وغیرہ۔ ذہن میں یہ بات واضح کر لیں کہ جب کسی چیز کی طرف اشارہ کر دیا جاتا ہے تو وہ کوئی عام چیز نہیں رہتی بلکہ خاص ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام اسمائے اشارہ معرفہ ہیں۔

(iv) اسم موصول : جیسے الَّذِي (جو کہ۔ مذکر)، الَّتِي (جو کہ۔ مؤنث) وغیرہ۔ اسمائے موصولہ بھی معرفہ ہوتے ہیں۔

(۷) مُعَرَّفٌ بِاللَّامِ : یعنی لام (آل) سے معرفہ بنایا ہوا۔ جب کسی نکرہ لفظ کو معرفہ کے طور پر استعمال کرنا ہوتا ہے تو عربی میں اس سے پہلے الف لام (آل) لگا دیتے ہیں، جسے لام تعریف کہتے ہیں۔ جیسے فَوْشٌ کے معنی ہیں کوئی گھوڑا۔ لیکن الْفَوْشُ کے معنی ہیں مخصوص گھوڑا۔ اَلزَّجُلُ (مخصوص مرد) وغیرہ۔

۵ : ۶ کسی نکرہ کو معرفہ بنانے کے لئے جب اس پر لام تعریف داخل کرتے ہیں تو پھر اُس لفظ کے استعمال میں چند قواعد کا خیال کرنا ہوتا ہے۔ فی الحال ان میں سے دو قواعد آپ ذہن نشین کر لیں۔ باقی قواعد ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ اسباق میں بتائے جائیں گے۔

پہلا قاعدہ : جب کسی اسم نکرہ پر لام تعریف داخل ہو گا تو وہ اس کی تنوین کو ختم کر دے گا جیسے حالت نکرہ میں زَجُلٌ، فَوْشٌ وغیرہ کے آخری حرف پر تنوین ہے لیکن جب ان کو معرفہ بناتے ہیں تو یہ اَلزَّجُلُ، الْفَوْشُ ہو جاتے ہیں۔ اب ان کے آخری حرف پر تنوین ختم ہو گئی اور صرف ایک پیش رہ گیا۔ یہ بہت پکا قاعدہ ہے۔ اس لئے اس بات کو خوب اچھی طرح یاد کر لیں کہ معرفہ باللّام پر تنوین کبھی نہیں آئے گی۔

دوسرا قاعدہ : آپ نے نوٹ کیا ہو گا کہ بعض الفاظ میں لام تعریف کے ہمزہ کو لام پر جزم دے کر پڑھتے ہیں۔ جیسے اَلْفَمَزُ۔ جبکہ بعض الفاظ میں لام کو نظر انداز کر کے ہمزہ کو براہ راست اگلے حرف پر تشدید دے کر ملاتے ہیں جیسے الشَّمْسُ۔ تو اب سمجھ لیجئے کہ کچھ حروف ایسے ہیں جن سے شروع ہونے والے الفاظ پر جب لام تعریف داخل ہو گا تو اَلْفَمَزُ کے اصول کا اطلاق ہو گا۔ اس لئے ایسے حروف کو حروف قمری کہتے ہیں اور جن حروف سے شروع ہونے والے الفاظ پر اَلشَّمْسُ کے اصول کا اطلاق ہوتا ہے، انہیں حروف شمسی کہتے ہیں۔ آپ کو یاد کرنا ہو گا کہ کون سے حروف شمسی اور کون سے حروف قمری ہیں اور اس کی ترکیب بہت آسان ہے۔ ایک کاغذ پر عربی کے حروفِ حتمی لکھ لیں۔ پھر دز سے ط ظ تک تمام حروف کو

Underline کر لیں۔ ان سے قبل کے دو حروف ت ث اور بعد کے دو حروف ل ن کو بھی انڈر لائن کر لیں۔ یہ سب حروف سُکشی ہیں، باقی تمام حروف قمری ہیں۔
یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ مذکورہ بالا قاعدہ حقیقتاً عربی گرامر کا نہیں بلکہ تجوید کا ہے۔ لیکن عربی زبان کو درست طریقہ پر بولنے اور لکھنے کے لئے اس کا علم بھی ضروری ہے۔

۶: ۶ پر اگر الف ۳: ۳ میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ غیر منصرف اسماء حالت جر میں زیر قبول نہیں کرتے۔ جیسے مَسَاجِدُ حالت نصب میں مَسَاجِدُ ہو جائے گا لیکن حالت جر میں مَسَاجِدُ نہیں ہو گا بلکہ مَسَاجِدُ ہی رہے گا۔ اس اصول کے دو استثناء ہیں۔
اول یہ کہ غیر منصرف اسم جب معرف باللام ہوتا ہے تو حالت جر میں زیر قبول کرتا ہے جیسے الْمَسَاجِدُ سے حالت نصب میں الْمَسَاجِدُ ہو گا اور حالت جر میں الْمَسَاجِدُ ہو جائے گا۔ دوسرا استثناء ان شاء اللہ ہم آئندہ سبق میں پڑھیں گے۔

مشق نمبر ۵

مشق نمبر ۴ (الف) میں جتنے الفاظ دیئے گئے ہیں ان کی اب ۳۶ شکلیں بنائیں۔
یعنی ۱۸ شکلیں نکرہ کی اور ۱۸ شکلیں معرفہ کی۔ اس کے علاوہ مشق نمبر ۳ (ب) اور (ج) میں دیئے گئے الفاظ کی معرفہ اور نکرہ کی جتنی شکلیں بن سکتی ہیں ان کی اسم کی گردان کریں۔



مرکبات

۱: ۷ پیرا گراف ۹: ۱ میں ہم نے پڑھا تھا کہ اسم کے درست استعمال کے لئے چار پہلوؤں سے اس کا جائزہ لے کر اسے قواعد کے مطابق کرنا ہوتا ہے۔ چنانچہ گزشتہ اسباق میں ہم نے سمجھ لیا کہ اسم کے مذکورہ چار پہلو کیا ہیں اور اس سلسلہ میں کچھ مشق بھی کر لی۔ اب تک ہماری تمام مشقیں مفرد الفاظ پر مشتمل تھیں۔ یہی مفرد الفاظ جب دو یا دو سے زیادہ تعداد میں باہم ملتے ہیں تو با معنی مرکبات اور جملے وجود میں آتے ہیں۔ ہمارے اگلے اسباق انہی کے متعلق ہوں گے۔ اس لئے اس سبق میں ہم دو الفاظ کو ملا کر لکھنے کی کچھ مشق کریں گے۔

۲: ۷ آگے بڑھنے سے پہلے مناسب ہے کہ ہم ایک ضروری بات ذہن نشین کر لیں۔ ”مفرد“ کی اصطلاح دو مفہوم میں استعمال ہوتی ہے۔ جب کسی اسم کے عدد کے پہلو پر بات ہو رہی ہو تو جمع اور تشبیہ کے مقابلہ میں واحد لفظ کو بھی مفرد کہتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے زیادہ تر واحد کی اصطلاح ہی مستعمل ہے۔ دوسری طرف کسی مرکب یا جملہ میں استعمال شدہ متعدد الفاظ میں سے کسی تنالفظ کی بات ہو تو اسے بھی ”مفرد“ کہتے ہیں۔ اور یہاں ہم نے مفرد کا لفظ اسی مفہوم میں استعمال کیا ہے۔ اب دو مفرد الفاظ کو ملا کر لکھنے کی مشق کرنے سے پہلے مناسب ہو گا کہ ہم مرکبات اور ان کی اقسام کے متعلق کچھ باتیں سمجھ لیں۔

۳: ۷ دو یا دو سے زیادہ مفرد الفاظ کے آپس کے تعلق کو ترکیب کہتے ہیں اور ان کے مجموعے کو مرکب، جیسے سمندر مفرد لفظ ہے، اسی طرح گہرا بھی مفرد لفظ ہے اور جب ان دونوں الفاظ کو ملایا جاتا ہے تو ایک با معنی فقرہ بن جاتا ہے ”گہرا سمندر“ اسے مرکب کہیں گے۔ چنانچہ دو یا دو سے زیادہ الفاظ پر مشتمل با معنی فقرہ کو مرکب کہا جاتا ہے اور یہ ابتداءً دو قسموں میں تقسیم ہوتا ہے، مرکب ناقص اور جملہ۔

۴۳: ۱ مے مر کب ناقص ہوا ایسا مرکب ہے جس کے سننے سے نہ کوئی خبر معلوم ہو نہ کوئی
تام بھی کہتے ہیں۔

۶ : ۷ دو مفرد الفاظ کو ملا کر لکھنے کا ایک طریقہ سمجھنے کے لئے پہلے ان دو فقروں پر
غور کریں۔ صَادِقٌ وَ حَسَنٌ (ایک سچا اور ایک خوبصورت) الصَّادِقُ وَالْحَسَنُ
(سچا اور خوبصورت) پہلے فقرہ میں وَ الگ پڑھا جا رہا ہے اور حَسَنٌ الگ۔ لیکن
دوسرے فقرہ میں وَ کو آگے اَلْحَسَنُ سے ملا کر پڑھا گیا۔ اس کی وجہ سمجھنے کے لئے یہ
اصول سمجھ لیں کہ جس لفظ پر لام تعریف لگا ہو وہ اپنے سے پہلے لفظ سے ملا کر پڑھا جاتا
ہے۔ اور اس صورت میں لام تعریف کا ہمزه (جسے عام طور پر ہم الف کہتے ہیں) لکھنے
میں تو موجود رہتا ہے لیکن تلفظ میں گر جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس پر سے زبر کی
حرکت ہٹا دی جاتی ہے۔ چنانچہ اَلْحَسَنُ لکھنا اور پڑھنا غلط ہو گا۔ بلکہ یہ وَالْحَسَنُ
لکھا اور پڑھا جائے گا۔ اب یہ بھی یاد کر لیں کہ جو ہمزه پہلے لفظ سے ملانے کی وجہ سے

تلفظ میں گر جاتا ہے اسے **هَمْزَةُ الْوَصْلِ** کہتے ہیں۔ چنانچہ **ابْنُ (بیٹا) امْرَأَةٍ** (عورت) **إِسْمُ (نام)** اور **لام تعریف کا** **همزة الوصل** ہے۔

ے : ے اسی سلسلے میں دوسرا اصول سمجھنے کے لئے دو اور فقروں پر غور کریں، **صَادِقٌ أَوْ كَاذِبٌ** (ایک سچا یا ایک جھوٹا)۔ **الصَّادِقُ أَوِ الْكَاذِبُ** (سچا یا جھوٹا) پہلے فقرہ میں **أَوْ** (یا) کو آگے ملانا ضروری نہیں تھا۔ اس لئے وہ اپنی اصلی حالت پر ہے اور **وَ** کی جزم برقرار ہے۔ لیکن دوسرے فقرہ میں اسے آگے ملانا ضروری تھا کیونکہ اگلے لفظ **الْكَاذِبُ** پر **لام تعریف** لگا ہوا ہے۔ جس کا **همزة الوصل** ہے۔ اس لئے **أَوْ** کے **وَ** کی جزم کی جگہ زیر آگئی۔ اس کا اصول یہ ہے کہ **هَمْزَةُ الْوَصْلِ** سے پہلے لفظ کا آخری حرف اگر ساکن ہو تو اسے عموماً زیر دے کر آگے ملاتے ہیں۔ صرف چند الفاظ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ جیسے **لَفْظُ مَنْ** (سے) اس کی **نون** کو زیر دے کر آگے ملاتے ہیں۔ یعنی **مَنْ الْمَسْجِدِ** (مسجد سے) وغیرہ۔

مشق نمبر ۶

ذیل میں دیئے گئے الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دی ہوئی عبارات کا عربی سے اردو اور اردو سے عربی ترجمہ کریں۔

دودھ	لَبَنٌ	روٹی	خُبْزٌ
گھوڑا	فَرَسٌ	اونٹ	جَمَلٌ
خوشبو	طِيبٌ	سبق	دُرُسٌ
آسان	سَهْلٌ	چاند	قَمَرٌ
دیوار	جِدَارٌ	دشوار	صَعْبٌ

اردو میں ترجمہ کریں:

- | | | |
|-------------------------------|-----------------------------|--------------------------------|
| (۱) خُبْرٌ وَمَاءٌ | (۲) الْخُبْرُ وَالْمَاءُ | (۳) لَبَنٌ أَوْ مَاءٌ |
| (۳) الْحَسَنُ أَوِ الْقَبِيحُ | (۵) جَاهِلٌ وَعَالِمٌ | (۶) الْجَاهِلُ أَوِ الْعَالِمُ |
| (۷) الْجَاهِلُ وَالظَّالِمُ | (۸) الْعَادِلُ وَالظَّالِمُ | (۹) كِتَابٌ أَوْ دَرَزٌ |
| (۱۰) الْمَاءُ وَالزَّيْتُ | | |

عربی میں ترجمہ کریں:

- | | | |
|-----------------------------|-----------------------------|-----------------------------|
| (۱) ایک گھر اور ایک بازار | (۲) گھر اور بازار | (۳) ایک گھر یا ایک بازار |
| (۳) گھر یا بازار | (۵) ہوا اور خوشبو | (۶) آگ یا پانی |
| (۷) آگ اور پانی | (۸) چاند اور سورج | (۹) سورج یا چاند |
| (۱۰) کچھ آسان اور کچھ دشوار | (۱۱) دشوار یا آسان | (۱۲) کوئی بڑھی یا کوئی درزی |
| (۱۳) درزی اور تانبائی | (۱۴) ایک اونٹ اور ایک گھوڑا | (۱۵) کتاب اور سبق |
| (۱۶) دیوار یا دروازہ | | |

ضروری ہدایت:

آپ کے لئے ضروری ہے کہ عربی کے الفاظ یاد کرتے وقت ان کی حرکات و سکنات اور اعراب کو اچھی طرح ذہن نشین کر کے یاد کریں۔ خاص طور سے سہ حرفی الفاظ کے درمیانی حرف پر زیادہ توجہ دیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خُبْرٌ کو خُبْرٌ اور لَبَنٌ کو لَبَنٌ کہنا غلط ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ مشقوں میں جن عربی الفاظ کی حرکات و سکنات اور اعراب واضح نہیں ہوتے، ان کے نمبر کاٹ لئے جاتے ہیں۔

مرکب تو صیغی (حصہ اول)

۸ : ۱ گزشتہ سبق میں ہم نے مرکبات سمجھ لئے تھے اور یہ بھی دیکھ لیا تھا کہ ان کی ایک قسم ”مرکب ناقص“ کی متعدد اقسام ہیں۔ اب اس سبق میں ہم نے مرکب ناقص کی ایک قسم، مرکب تو صیغی کا مطالعہ کرنا ہے۔ اور اس کے چند قواعد سمجھ کر ان کی مشق کرنی ہے۔

۸ : ۲ مرکب تو صیغی دو اسموں کا ایک ایسا مرکب ہے جس میں ایک اسم دوسرے اسم کی صفت بیان کرتا ہے۔ مثلاً ہم کہتے ہیں ”نیک مرد“۔ اس میں اسم ”نیک“ نے اسم ”مرد“ کی صفت بیان کی ہے۔ جس اسم کی صفت بیان کی جاتی ہے اسے ”موصوف“ کہتے ہیں۔ مذکورہ مثال میں ”مرد“ کی صفت بیان کی گئی ہے اس لئے وہ موصوف ہے۔ دوسرا اسم جو صفت بیان کرتا ہے اسے ”صفت“ کہتے ہیں۔ چنانچہ مذکورہ مثال میں ”نیک“ صفت ہے۔

۸ : ۳ انگریزی اور اردو میں مرکب تو صیغی کا قاعدہ یہ ہے کہ ان میں صفت پہلے اور موصوف بعد میں آتا ہے۔ مثلاً ہم کہتے ہیں : ”Good Boy“ (اچھا لڑکا) اس میں ”Good“ اور (اچھا) پہلے آیا ہے جو کہ صفت ہے اور ”Boy“ اور (لڑکا) بعد میں آیا ہے جو کہ موصوف ہے۔ لیکن عربی کے مرکب تو صیغی میں معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے یعنی عربی میں موصوف پہلے آتا ہے اور صفت بعد میں۔ اس لئے ترجمہ کرتے وقت اس کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے۔ چنانچہ جب ہم ”اچھا لڑکا“ کا عربی میں ترجمہ کریں گے تو چونکہ عربی میں موصوف پہلے آتا ہے اس لئے پہلے ”لڑکا“ کا ترجمہ ہو گا جو کہ ”الْوَلَدُ“ ہو گا۔ اور صفت ”اچھا“ کا بعد میں ترجمہ ہو گا جو ”الْحَسَنُ“ ہو گا۔ ان دونوں الفاظ کو جب ملا کر لکھا جائے گا تو یہ الْوَلَدُ الْحَسَنُ ہو گا۔ آپ نے

نوٹ کر لیا ہو گا کہ ملا کر لکھنے سے اَلْحَسَن کے ہمزہ سے زبر ہٹ گئی۔ اس کی وجہ ہم گزشتہ سبق کے پیرا گراف ۶ : ۷ میں بیان کر چکے ہیں۔

۴ : ۸ عربی میں مرکب تو مبینی کا ایک اہم قاعدہ یہ ہے کہ اسم کے چاروں پہلوؤں کے لحاظ سے صفت ہمیشہ موصوف کے مطابق ہوگی۔ یعنی (۱) موصوف اگر حالت رفع میں ہے تو صفت بھی حالت رفع میں ہوگی۔ (۲) موصوف اگر مذکر ہے تو صفت بھی مذکر ہوگی۔ (۳) موصوف اگر واحد ہے تو صفت بھی واحد ہوگی اور (۴) موصوف اگر معرفہ ہے تو صفت بھی معرفہ ہوگی۔ اس بات کو مزید سمجھنے کے لئے گزشتہ پیرا گراف میں دی گئی مثال پر ایک بار پھر غور کریں۔ وہاں ہم نے ”اچھا لڑکا“ کا ترجمہ ”اَلْوَلَدُ الْحَسَنُ“ کیا تھا۔ اس میں موصوف ”لڑکا“ کے ساتھ ”ایک“ یا ”کوئی“ کی اضافت نہیں ہے اس لئے کہ یہ معرفہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا ترجمہ وَلَدٌ کے بجائے اَلْوَلَدُ ہوگا۔ اب دیکھئے موصوف ”اَلْوَلَدُ“ حالت رفع میں ہے، مذکر ہے، واحد ہے اور معرفہ ہے۔ اس لئے اس کی صفت بھی چاروں پہلوؤں سے اس کے مطابق یعنی حالت رفع میں، واحد، مذکر اور معرفہ رکھی گئی ہے۔

۵ : ۸ ضروری ہے کہ اس مقام پر ایک اور قاعدہ بھی سمجھ لیں۔ یہ قاعدہ بھی اصلاً تو تجوید کا ہے لیکن مرکبات کو صحیح طریقہ سے لکھنے اور پڑھنے کے لئے گرامر کے طلباء کے لئے اس کا علم بھی ضروری ہے۔ پہلے آپ ان دو مرکبات پر غور کریں۔ (i) قَوْلٌ عَظِيمٌ (ایک عظیم بات) (ii) قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ (ایک بھلی بات)۔ دیکھئے پہلے مرکب میں قول کی لام کو عظیم کی عین کے ساتھ مدغم نہیں کیا گیا۔ اس لئے دونوں لفظ الگ الگ پڑھے جارہے ہیں۔ لیکن دوسرے مرکب میں قول کی لام کو معروف کی میم کے ساتھ مدغم کر دیا گیا ہے۔ اس لئے میم پر تشدید ہے اور دونوں لفظ ملا کر پڑھے جائیں گے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کیا اصول ہے جس کے تحت کچھ الفاظ ماقبل سے ملا کر پڑھے جاتے ہیں اور کچھ الگ الگ۔ یاد کر لیجئے کہ جو الفاظ ر، ل، م، ن، و یا ی سے شروع ہوتے ہیں اور ان سے پہلے نون ساکن یا تنوین ہوتی ہے تو انہیں

ما قبل سے ملا کر پڑھا جاتا ہے۔ ان حروف تہجی کو یاد رکھنے کے لئے ان کی ترتیب بدل کر ایک لفظ ”یرملون“ بنا لیا گیا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ یرملون سے شروع ہونے والے الفاظ اپنے سے قبل کے الفاظ کے ساتھ ملا کر پڑھے جاتے ہیں۔ بشرطیکہ ما قبل نون ساکن یا نون تنوین ہو۔ یہ تجوید کا قاعدہ ادغام ہے۔ مرکب تو مبینی کی مشق کرتے وقت اس قاعدہ کا بھی لحاظ رکھیں۔

مشق نمبر ۱ (الف)

لفظ لَاعِبٌ (کھلاڑی) کی ۳۶ شکلوں میں ہر ایک کے ساتھ صفت صَالِحٌ (نیک) لگا کر ۳۶ مرکب تو مبینی بنائیں۔

مشق نمبر ۷ (ب)

ذیل میں دیئے گئے الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے مرکبات کا عربی سے اردو اور اردو سے عربی ترجمہ کریں۔

مَلِكٌ (ج مَلُوكٌ)	بادشاہ	عَادِلٌ	انصاف کرنے والا
فَوْزٌ	کامیابی	كَرِيمٌ	بزرگ۔ سخی
لَحْمٌ	گوشت	عَظِيمٌ	شاندار۔ بزرگی والا
مَلِكٌ (ج مَلَانِكَةٌ)	فرشتہ	طَرِيٌّ	تازہ
إِثْمٌ	گناہ	مُبِينٌ	واضح
أَجْرٌ	اُجرت۔ بدلہ	قَلَمٌ (ج أَقْلَامٌ)	قلم
وَاسِعٌ	کشادہ	مُرٌّ	تلخ۔ کڑوا
قَلِيلٌ	کم	شَفَاعَةٌ	شفاعت۔ سفارش
ثَمَنٌ	قیمت	كَثِيرٌ	زیادہ
خَفِيفٌ	ہلکا	حَمْلٌ	بوجھ
حَيَوَةٌ	زندگی	ثَقِيلٌ	بھاری
تَمَرٌ	کھجور	زَمَانٌ	انار
نَفَّاحٌ	سیب	بَابٌ (ج أَبْوَابٌ)	دروازہ
مَالٌ يَأْمَلُجٌ	نمکین	آخِرٌ	آخری
مُفْلِحٌ	مراد پانے والا		

اردو میں ترجمہ کریں:

(۱) اللَّهُ الْعَظِيمُ	(۲) الرَّسُولُ الْكَرِيمُ
(۳) الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ	(۴) صِرَاطُ الْمُسْتَقِيمِ
(۵) قَوْلٌ مَعْرُوفٌ	(۶) لَحْمٌ طَرِيٌّ
(۷) الْكِتَابُ الْمُبِينُ	(۸) الْقُورُ الْكَبِيرُ
(۹) قُورٌ عَظِيمٌ	(۱۰) عَذَابٌ شَدِيدٌ
(۱۱) النَّعْمُ الْقَلِيلُ	(۱۲) شَفَاعَةُ سَيِّئَةٍ
(۱۳) ذَنْبٌ كَبِيرٌ	(۱۴) الصَّلْحُ الْجَمِيلُ
(۱۵) النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ	(۱۶) الدَّارُ الْأَخْرَى
(۱۷) جَنَّاتٍ وَسِعْيَاتٍ	(۱۸) الْمُؤْمِنُونَ الْمُفْلِحُونَ
(۱۹) دُرِّسَانٍ طَوِيلَانِ	(۲۰) الْآيَاتُ الْبَيِّنَاتُ

عربی میں ترجمہ کریں:

(۱) ایک بزرگ رسول	(۲) بھلی بات	(۳) ایک ہلکا بوجھ
(۴) شاندار کامیابی	(۵) زیادہ قیمت	(۶) ایک اچھی شفاعت
(۷) ایک واضح گناہ	(۸) ایک شاندار بدلہ	(۹) ایک مطمئن دل
(۱۰) پاک زندگی	(۱۱) نیک عمل	(۱۲) دو بڑے گناہ



مرکب تو صیفی (حصہ دوم)

۱ : ۹ گزشتہ سبق میں ہم نے مرکب تو صیفی کے چند قواعد سمجھے تھے اور ان کی مشق کی تھی۔ اب ہم نے مرکب تو صیفی کے ایک مزید قاعدے کے ساتھ لام تعریف کا ایک قاعدہ سمجھنا ہے۔ پھر ان کا اطلاق کرتے ہوئے ہم مرکب تو صیفی کی کچھ مزید مشق کریں گے۔

۲ : ۹ مرکب تو صیفی کا ایک قاعدہ یہ ہے کہ موصوف اگر غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو اس کی صفت عام طور پر واحد مونث آتی ہے۔ یہاں یہ بات سمجھ لیں کہ انسان، جن اور فرشتے صرف تین مخلوقات عاقل ہیں۔ ان کے علاوہ باقی تمام مخلوقات غیر عاقل ہیں۔ چنانچہ قَلَمٌ غیر عاقل مخلوق ہے۔ اس کی جمع أَقْلَامٌ آتی ہے جو کہ جمع مکسر ہے۔ اس لئے اس کی صفت واحد مونث آئے گی۔ مثلاً ”کچھ خوبصورت قلم“ کا ترجمہ ہو گا۔ أَقْلَامٌ جَمِیلَةٌ۔

۳ : ۹ لام تعریف کا ایک قاعدہ یہ ہے کہ معرف باللام سے پہلے والے لفظ کے آخری حرف پر اگر تنوین ہو تو نون تنوین کو ظاہر کر کے آگے ملائے ہیں۔ جیسے اصل میں مرکب تو صیفی تَہَازَیْدُ الْعَالِمِ (عالم زید)۔ جب زَیْدٌ کی نون تنوین کو ظاہر کریں گے تو یہ زَیْدُنَ الْعَالِمِ ہو جائے گا۔ اب اسے آگے ملانے کے لئے نون کی جزم ہٹا کر اسے زید دے کر ملائیں گے۔ تو یہ ہو جائے گا زَیْدُنَ الْعَالِمِ۔ یاد رکھیں کہ نون تنوین باریک لکھا جاتا ہے۔

مشق نمبر ۸ (الف)

- (i) معرف باللّام کے متعلق اب تک جتنے اصول آپ کو بتائے گئے ہیں، ان سب کو یکجا کر کے لکھیں اور زبانی یاد کریں۔
- (ii) مرکب تو صیغی کے متعلق اب تک جتنے قواعد آپ کو بتائے گئے ہیں، ان سب کو یکجا کر کے لکھیں اور زبانی یاد کریں۔

مشق نمبر ۸ (ب)

مندرجہ ذیل مرکبات کا اردو میں ترجمہ کریں۔

- | | | | |
|-----|--|------|--|
| (۱) | مُحَمَّدُ الرَّسُولُ | (۲) | تَفَاحٌ خُلُوٌّ وَزَمَانٌ مَرٌّ |
| (۳) | قَصْرٌ عَظِيمٌ أَوْ يَبْتَ صَغِيرٌ | (۴) | الرَّجُلُ الصَّالِحُ أَوِ الْمَلِكُ الْعَادِلُ |
| (۵) | الْأَقْلَامُ الطَّوِيلَةُ وَالْقَصِيرَةُ | (۶) | شَفَاعَةُ حَسَنَةٍ أَوْ سَيِّئَةٍ |
| (۷) | ثَمَرٌ خُلُوٌّ وَثَمَرٌ مَرٌّ | (۸) | النَّفْسُ الْمُظْمَنَةُ وَالرَّاضِيَةُ |
| (۹) | أَبْوَابٌ وَاسِعَةٌ أَوْ مُتَفَرِّقَةٌ | (۱۰) | الْثَمَنُ الْقَلِيلُ أَوِ الْكَثِيرُ |

مندرجہ ذیل مرکبات کا عربی میں ترجمہ کریں۔

- | | | | |
|-----|---------------------------------|-----|---------------------------|
| (۱) | عالم محمود | (۲) | اچھی باتیں اور عظیم باتیں |
| (۳) | کچھ نیک اور بد کار عورتیں | (۴) | شاند ار اور بڑی کامیابی |
| (۵) | ایک واضح کتاب اور ایک واضح نشان | (۶) | بھاری یا ہلکا بوجھ۔ |

جملہ اسمیہ (حصہ اول)

۱۰ : ۱ پیرا گراف ۵ : ۷ میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ دو یا دو سے زائد الفاظ کے ایسے مرکب کو جملہ کہتے ہیں جس سے کوئی خبر، حکم یا خواہش سامنے آئے اور بات پوری ہو جائے اور جس جملہ کی ابتداء اسم سے ہو اسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔ اب یہ بات بھی سمجھ لیں کہ ایک جملہ کے کچھ اجزاء ہوتے ہیں۔ اس وقت ہم جملہ اسمیہ کے دو بڑے اجزاء کو پہلے غیر اصطلاحی انداز میں سمجھیں گے اور بعد میں متعلقہ اصطلاحات کا ذکر کریں گے۔

۱۰ : ۲ ہم نے ایک جملہ کی مثال دی تھی کہ ”مسجد کشادہ ہے“۔ اب اگر آپ اس جملہ پر غور کریں گے تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ اس کے دو جز ہیں۔ ایک جز ہے ”مسجد“ جس کے متعلق بات کہی جا رہی ہے اور دوسرا جز ہے ”کشادہ ہے“۔ یعنی وہ بات جو کہی جا رہی ہے۔ انگریزی گرامر میں جس کے متعلق کوئی بات کہی جائے اسے Subject کہتے ہیں اور جو بات کہی جا رہی ہو اسے Predicate کہتے ہیں۔

۱۰ : ۳ عربی میں بھی جملہ کے بڑے اجزاء وہی ہوتے ہیں جس کے متعلق بات کہی جا رہی ہو یعنی Subject کو عربی قواعد میں ”مُبْتَدَا“ کہتے ہیں اور جو بات کہی جا رہی ہو یعنی Predicate کو ”خبر“ کہتے ہیں۔

۱۰ : ۴ اردو اور عربی دونوں کے جملہ اسمیہ میں عام طور پر مبتدا پہلے آتا ہے اور خبر بعد میں آتی ہے۔ چنانچہ ترجمہ کرتے وقت اس ترتیب کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔ مثلاً ”مسجد کشادہ ہے“ کا جب ہم عربی میں ترجمہ کریں گے تو مبتداء یعنی ”مسجد“ کا ترجمہ پہلے اور خبر یعنی ”کشادہ ہے“ کا ترجمہ بعد میں کریں گے۔

۱۰ : ۵ جملہ اسمیہ کے سلسلے میں ایک اہم بات یہ ذہن نشین کر لیں کہ اردو میں جملہ مکمل کرنے کے لئے ”ہے“ ہیں اور فارسی میں ”است“ اند“ وغیرہ الفاظ استعمال

ہوتے ہیں۔ جیسے اوپر کی مثال میں مسجد کی کشادگی کی خبر دی گئی تو جملہ کے آخر میں لفظ ”ہے“ کا اضافہ کر کے بات کو مکمل کیا گیا۔ اسی طرح انگریزی میں ”is, am, are“ وغیرہ سے بات کو مکمل کرتے ہیں۔ جیسے ہم کہیں گے Mosque is spacious۔ عربی زبان کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں ہے، ہیں یا است، اند یا is, are وغیرہ کی قسم کے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ بلکہ عربی میں جملہ مکمل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مبتداء کو عام طور پر معرفہ اور خبر کو عموماً نکرہ رکھا جاتا ہے۔ اس طرح جملہ میں ہے یا ہیں کا مفہوم از خود پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ”مسجد کشادہ ہے“ کا ترجمہ کرتے وقت مبتداء یعنی مسجد کا ترجمہ ”مَسْجِدٌ“ نہیں بلکہ ”الْمَسْجِدُ“ ہو گا اور خبر یعنی کشادہ کا ترجمہ ”الْوَسِيعُ“ نہیں بلکہ ”وَسِيعٌ“ ہو گا۔ اس طرح مبتداء معرفہ اور خبر نکرہ ہونے کی وجہ سے اس میں ”ہے“ کا مفہوم از خود پیدا ہو گیا۔ چنانچہ الْمَسْجِدُ وَ وَسِيعٌ کا مطلب ہے کہ ”مسجد وسیع ہے“۔

۶: ۱۰ اب آگے بڑھنے سے پہلے ضروری ہے کہ جملہ اسمیہ اور مرکب تو صیغی کے فرق کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جائے۔ جملہ اسمیہ کا ایک اصول ابھی ہم نے پڑھا کہ عموماً مبتداء معرفہ اور خبر نکرہ ہوتی ہے۔ مرکب تو صیغی کا ایک اہم اصول یہ ہے کہ صفت چاروں پہلوؤں (یعنی حالت اعرابی، جنس، عدد اور وسعت) کے اعتبار سے موصوف کے تابع ہوتی ہے۔ اس بات کو ذہن میں رکھ کے اب الْمَسْجِدُ وَ وَسِيعٌ پر ایک مرتبہ پھر غور کریں۔ اس مرکب کا پہلا جز معرفہ اور دوسرا نکرہ ہے۔ اس لئے اس کو جملہ اسمیہ مانتے ہوئے اسی لحاظ سے اس کا ترجمہ کیا گیا کہ مسجد وسیع ہے۔ اگر ہم ”وسیع“ کو معرفہ کر کے الْمَسْجِدُ الْوَسِيعُ کر دیں تو اب چونکہ وسیع چاروں پہلوؤں سے مسجد کے تابع ہو گیا اس لئے اسے مرکب تو صیغی مانا جائے گا اور ترجمہ ہو گا ”وسیع مسجد“۔ اسی طرح اگر مسجد کو نکرہ کر کے مَسْجِدٌ وَ وَسِيعٌ کر دیں تب بھی وسیع چاروں پہلوؤں سے مسجد کے تابع ہے اس لئے اسے بھی مرکب تو صیغی مانیں گے اور اس کا ترجمہ ہو گا ”ایک وسیع مسجد“۔ چنانچہ جملہ اسمیہ کی ابتدائی پہچان

یہی ہے کہ مبتدا معرفہ اور خبر نکرہ ہوگی۔ جبکہ مرکب تو صیغی میں صفت چاروں پہلوؤں سے موصوف کے تابع ہوگی۔

۷ : ۱۰ ہم پڑھ آئے ہیں کہ اسم کے صحیح استعمال کے لئے ہمیں اس کا چار پہلوؤں سے جائزہ لے کر اسے قواعد کے مطابق بنانا ہوتا ہے۔ اس میں سے ایک پہلو یعنی وسعت کے لحاظ سے ہم نے دیکھ لیا کہ جملہ اسمیہ میں مبتدا عام طور پر معرفہ اور خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے۔ اب نوٹ کر لیں کہ حالت اعرابی کے لحاظ سے مبتدا اور خبر دونوں حالت رفع میں ہوتے ہیں۔

۸ : ۱۰ اب دو پہلو باقی رہ گئے یعنی جنس اور عدد۔ اس سلسلہ میں یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ جنس اور عدد کے لحاظ سے خبر مبتدا کے تابع ہوگی۔ یعنی مبتدا اگر واحد ہے تو خبر بھی واحد ہوگی اور مبتدا اگر جمع ہے تو خبر بھی جمع ہوگی۔ اسی طرح مبتدا اگر مذکر ہے تو خبر بھی مذکر ہوگی اور مبتدا اگر مؤنث ہے تو خبر بھی مؤنث ہوگی۔ مثلاً *الزَّجَلُ صَادِقٌ* (مرد سچا ہے) *الزَّجَلَانِ صَادِقَانِ* (دونوں مرد سچے ہیں) *الطُّفْلَتَانِ جَمِيلَتَانِ* (دونوں بچیاں خوبصورت ہیں) اور *النِّسَاءُ مُجْتَهِدَاتٌ* (عورتیں محنتی ہیں) وغیرہ۔ ان مثالوں میں غور کریں کہ عدد اور جنس کے لحاظ سے خبر مبتدا کے مطابق ہے۔

۹ : ۱۰ پیرا گراف ۲ : ۸ میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ موصوف اگر غیر عاقل کی جمع مکر ہو تو صفت عام طور پر واحد مؤنث آتی ہے۔ اب یہ بھی نوٹ کر لیں کہ مبتدا اگر غیر عاقل کی جمع مکر ہو تو خبر بھی واحد مؤنث آتی ہے۔ جیسے *الْمَسَاجِدُ وَسِيعَةٌ* (مسجدیں وسیع ہیں) وغیرہ۔ واضح رہے کہ استثناء کے لئے ذہن میں ایک کھڑکی کھلی رہنی چاہئے۔

مشق نمبر ۹

مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے مرکبات اور جملوں کا ترجمہ کریں۔

وَرْدَاک	اَلْیَمِّ	گروہ۔ جماعت	فِتْنَةٌ
علم والا	عَلِیْمٌ	دشمن	عَدُوٌّ
حاضر	حَاضِرٌ	پاکیزہ	مُظْهِرٌ
روشن	مُبِیِّنٌ	چمکدار	لَا مِیْعٌ
استاد	مُعَلِّمٌ	مختی	مُجْتَهِدٌ
کھڑا	قَائِمٌ	بیجا ہوا	قَاعِدٌ۔ جَالِسٌ
		آنکھ	عَيْنٌ (جَاعَتِیْنِ)

اردو میں ترجمہ کریں

- | | |
|--|---|
| (۲) عَذَابُ الْیَمِّ | (۱) الْعَذَابُ شَدِیْدٌ |
| (۳) زَيْدٌ عَالِمٌ | (۳) اَللّٰهُ عَلِیْمٌ |
| (۶) اَلْفِتْنَةُ کَثِیْرَةٌ | (۵) فِتْنَةٌ قَلِیْلَةٌ |
| (۸) اَلْاَعْيُنُ لَا مِیْعَةً | (۷) اَلنَّفْسُ الْمُظْمَئِیَّةُ |
| (۱۰) عَدُوٌّ مُّبِیِّنٌ | (۹) اَلْعَيْنُ الْاَلَمِیْعَةُ |
| (۱۲) الْمُعَلِّمَتَانِ مُجْتَهِدَتَانِ | (۱۱) الْمُعَلِّمُونَ مُجْتَهِدُونَ |
| (۱۳) مُعَلِّمَتَانِ مُجْتَهِدَتَانِ | (۱۲) الْمُعَلِّمَتَانِ الْمُجْتَهِدَتَانِ |

- (۱۵) زَيْدٌ وَالْعَالِمُ
(۱۷) زَيْدٌ وَحَامِدٌ عَالِمَانِ
(۱۸) أَلَا قَلَامٌ طَوِيلٌ
(۱۹) قَلَمَانِ جَمِيلَانِ
(۲۰) أَلْقَلُوبُ مُظْمِنَةٌ

عربی میں ترجمہ کریں

- (۱) عالم محمود
(۲) محمود عالم ہے
(۳) سچا بڑھئی
(۴) سچا بڑھئی ہے
(۵) اساتذہ حاضر ہیں
(۶) ایک کھلا دشمن
(۷) سبق اور انار میٹھے ہیں
(۸) طویل سبق
(۹) سبق طویل ہے
(۱۰) نشانیاں واضح ہیں
(۱۱) بوجھ ہلکا ہے اور اجر بڑا ہے



جملہ اسمیہ (حصہ دوم)

۱ : ۱۱ گزشتہ سبق میں ہم نے جملہ اسمیہ کے کچھ قواعد سمجھ لئے اور ان کی مشق کر لی۔ ہم نے جتنے جملوں کی مشق کی ہے وہ سب مثبت معنی دے رہے تھے۔ اب ہم دیکھیں گے کہ جملہ اسمیہ میں نفی کے معنی کس طرح پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً گزشتہ مشق میں ایک جملہ تھا۔ ”سبق طویل ہے“۔ اگر ہم کہنا چاہیں ”سبق طویل نہیں ہے“ تو عربی میں اس کا کیا طریقہ ہے؟ چنانچہ سمجھ لیں کہ کسی جملہ اسمیہ کے شروع میں لفظ ”مَا“ یا ”لَيْسَ“ کا اضافہ کرنے سے اس میں نفی کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔

۲ : ۱۱ اب ایک خاص بات یہ نوٹ کریں کہ کسی جملہ اسمیہ کے شروع میں جب ”مَا“ یا ”لَيْسَ“ داخل ہوتا ہے تو مذکورہ بالا معنوی تبدیلی کے ساتھ ساتھ یہ الفاظ اعرابی تبدیلی بھی لاتے ہیں یعنی وہ جملہ کی خبر کو حالت نصب میں لے آتے ہیں۔ مثلاً ہم کہیں گے لَيْسَ الدَّرْسُ طَوِيلًا (سبق طویل نہیں ہے)۔ اس میں خبر طَوِيلٌ حالت نصب میں طَوِيلًا آئی ہے۔ اسی طرح ہم کہیں گے مَا زَيْدٌ قَبِيحٌ (زید بد صورت نہیں ہے) اس میں خبر قَبِيحٌ حالت نصب میں قَبِيحًا آئی ہے۔

۳ : ۱۱ جملہ اسمیہ میں نفی کا مفہوم پیدا کرنے کا عربی میں ایک اور انداز بھی ہے اور وہ یہ کہ خبر پر ”ب“ کا اضافہ کر کے اسے حالت جر میں لے آتے ہیں۔ مثلاً لَيْسَ الدَّرْسُ بِطَوِيلٍ (سبق طویل نہیں ہے) ’مَا زَيْدٌ بِقَبِيحٍ‘ (زید بد صورت نہیں ہے) وغیرہ۔ نوٹ کر لیں کہ یہاں پر ”ب“ کے کچھ معنی نہیں لئے جاتے اور اس کے اضافہ سے جملہ کے معنی میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ صرف خبر حالت جر میں آ جاتی ہے۔

۴ : ۱۱ ”لَيْسَ“ کے استعمال کے سلسلے میں ایک احتیاط نوٹ کر لیں۔ اس کا استعمال

صرف اس وقت کریں جب مبتداً واحد مذکر ہو۔ جب مبتداً مؤنث یا تنبیہ یا جمع ہو تا ہے تو لَیْس کے لفظ میں کچھ تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ جن کی تفصیل ہم ان شاء اللہ فعل کے اسباق میں پڑھیں گے۔ اس لئے فی الحال لَیْس اس وقت استعمال کریں جب مبتداً واحد مذکر ہو۔ اس کے علاوہ کوئی اور صیغہ ہو تو ”ما“ کے استعمال سے نفی کے معنی پیدا کریں۔

مشق نمبر ۱۰

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں۔

عَافِلٌ	عَافِلٌ	كُنْتُ (جِ كَلَابٌ)	سَکَا
مُحِيطٌ	گھیرنے والا	وَلَدْتُ (جِ اَوْلَادٌ)	لڑکا

اردو میں ترجمہ کریں

- | | |
|---------------------------------------|---|
| (۱) اَلْفِئَةُ كَثِيرَةٌ | (۲) مَا اَلْفِئَةُ كَثِيرَةٌ |
| (۳) مَا اَلْفِئَةُ بِكَثِيرَةٍ | (۴) اَللّٰهُ مُحِيطٌ |
| (۵) مَا اَللّٰهُ بِعَافِلٍ | (۶) اَلْمُعَلِّمَتَانِ مُجْتَهِدَتَانِ |
| (۷) لَيْسَ الْمُعَلِّمُ بِعَافِلٍ | (۸) مَا الطَّالِبَاتُ حَاضِرَاتٍ |
| (۹) مَا الطَّالِبَاتُ بِحَاضِرَاتٍ | (۱۰) اَلْاَوْلَادُ قَائِمُونَ |
| (۱۱) مَا اَلْاَوْلَادُ قَائِمُونَ | (۱۲) مَا الْمُعَلِّمَتَانِ مُجْتَهِدَتَيْنِ |
| (۱۳) لَيْسَ الْمُعَلِّمُ عَافِلًا | (۱۴) مَا الْمُعَلِّمَتَانِ بِمُجْتَهِدَتَيْنِ |
| (۱۵) مَا الْمُعَلِّمُونَ بِعَافِلِينَ | (۱۶) مَا الْمُعَلِّمُونَ بِعَافِلِينَ |

عربی میں ترجمہ کریں

- | | |
|---------------------------|----------------------------------|
| (۱) بڑھی بیٹھا ہے۔ | (۲) بڑھی کھڑا نہیں ہے۔ |
| (۳) دو کتے بیٹھے ہیں۔ | (۴) دو کتے بیٹھے نہیں ہیں۔ |
| (۵) اجرت زیادہ نہیں ہے۔ | (۶) انار اور سیب نمکین نہیں ہیں۔ |
| (۷) اساتذہ حاضر نہیں ہیں۔ | (۸) عورتیں فاسق نہیں ہیں۔ |



جملہ اسمیہ (حقیقہ سوم)

۱ : ۱۲ اب تک ہم نے ایسے جملوں کے قواعد سمجھ لئے ہیں جو مثبت یا منفی معنی دیتے ہیں۔ مثلاً ”سبق طویل ہے“ اور ”سبق طویل نہیں ہے“۔ اور ہم دونوں قسم کے جملوں کا عربی میں ترجمہ کر سکتے ہیں۔ اب ہم دیکھیں گے کہ جملہ میں اگر تاکید کا مفہوم پیدا کرنا ہو، مثلاً اگر ہم کہنا چاہیں کہ ”یقیناً سبق طویل ہے“ تو اس کے لئے کیا قاعدہ ہے۔ اس ضمن میں یاد کر لیں کہ کسی جملہ اسمیہ میں تاکید کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے عموماً جملہ کے شروع میں لفظ ”اِنَّ“ (بے شک۔ یقیناً) کا اضافہ کرتے ہیں۔

۲ : ۱۲ جب کسی جملہ پر اِنَّ داخل ہوتا ہے تو وہ معنوی تبدیلی کے ساتھ ساتھ اعرابی تبدیلی بھی لاتا ہے۔ اور وہ تبدیلی یہ ہے کہ کسی جملہ پر اِنَّ داخل ہونے کی وجہ سے اس کا مبتدأ حالتِ نصب میں آجاتا ہے جبکہ خبر اپنی اصلی حالت یعنی حالتِ رفع میں ہی رہتی ہے مثلاً یقیناً سبق طویل ہے کا ترجمہ ہو گا اِنَّ الذَّزْسَ طَوِيلٌ۔ اسی طرح ہم کہیں گے اِنَّ زَيْدًا صَالِحٌ (بیشک زید نیک ہے) وغیرہ۔ جس جملہ پر اِنَّ داخل ہوتا ہے اس کے مبتدأ کو اِنَّ کا اسم اور خبر کو اِنَّ کی خبر کہتے ہیں۔

۳ : ۱۲ کسی جملہ کو اگر سوالیہ جملہ بنانا ہو تو اس کے شروع میں ”اَ“ (کیا) یا ”هَلْ“ (کیا) کا اضافہ ہوتا ہے انہیں حروفِ استفہام کہتے ہیں۔ جب کسی جملہ پر ”اَ“ یا ”هَلْ“ داخل ہوتا ہے تو وہ صرف معنوی تبدیلی لاتے ہیں۔ ان کی وجہ سے جملہ میں کوئی اعرابی تبدیلی نہیں آتی۔ مثلاً اَزَيْدًا صَالِحٌ (کیا زید نیک ہے؟) یا هَلِ الذَّزْسَ طَوِيلٌ (کیا سبق طویل ہے؟) وغیرہ۔

۴ : ۱۲ مبتدأ اگر معرف باللام ہو، جیسے الذَّزْسَ طَوِيلٌ اور ایسے جملے کو سوالیہ جملہ بنانے کے لئے حرفِ استفہام ”اَ“ استعمال کرنا چاہیں تو اس کا ایک قاعدہ ہے جو ان شاء اللہ ہم آگے چل کر پڑھیں گے۔ اس لئے فی الحال ایسے جملوں میں آپ ”اَ“ کے بجائے هَلْ استعمال کریں۔

مشق نمبر ۱۱

مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں۔

نعم	ہاں۔ جی ہاں	صَادِق	سچا
لا	نہیں۔ جی نہیں	كَاذِب	جھوٹا
بلی	کیوں نہیں	مَسَاعَة	گھڑی
بَلْ	بلکہ	السَّاعَة	قیامت

اردو میں ترجمہ کریں

- | | |
|---|---|
| (۱) أَرَزَيْدٌ عَالِمٌ؟ | (۲) إِنَّ زَيْدًا عَالِمٌ |
| (۳) مَا زَيْدٌ عَالِمٌ | (۴) هَلِ الرَّجُلَانِ صَادِقَانِ؟ |
| (۵) مَا الرَّجُلَانِ صَادِقَيْنِ | (۶) إِنَّ الرَّجُلَيْنِ صَادِقَانِ |
| (۷) هَلِ الْمُعَلِّمُونَ صَادِقُونَ؟ | (۸) بَلَى! إِنَّ الْمُعَلِّمِينَ صَادِقُونَ |
| (۹) هَلِ الْمُعَلِّمَاتُ مُجْتَهِدَاتٌ؟ | (۱۰) لَا! مَا الْمُعَلِّمَاتُ مُجْتَهِدَاتٌ |
| (۱۱) أَلَيْسَ الْكَلْبُ جَالِسًا؟ | (۱۲) نَعَمْ! إِنَّ الْكَلْبَ جَالِسًا |
| (۱۳) لَا! بَلِ الْكَلْبُ قَائِمٌ | |

عربی میں ترجمہ کریں

- | | |
|------------------------------|---------------------------------------|
| (۱) کیا محمود جھوٹا ہے؟ | (۲) جی ہاں! محمود یقیناً جھوٹا ہے۔ |
| (۳) کیا حامد سچا نہیں ہے؟ | (۴) جی ہاں! حامد سچا نہیں ہے۔ |
| (۵) کیا دونوں بچیاں سچی ہیں؟ | (۶) بے شک دونوں بچیاں سچی ہیں۔ |
| (۷) کیا استانیاں بیٹھی ہیں؟ | (۸) جی ہاں! بے شک استانیاں بیٹھی ہیں۔ |

جملہ اسمیہ (حصہ چہارم)

۱ : ۱۳ گزشتہ تین اسباق میں ہم نے جملہ اسمیہ کے مختلف قواعد سمجھ لئے اور ان کی مشق کر لی۔ اب تک ہم نے جتنے جملوں کی مشق کی ہے ان میں خاص بات یہ تھی کہ تمام جملوں میں مبتدا اور خبر دونوں مفرد تھے۔ لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا بلکہ کبھی مبتدا اور خبر دونوں یا ان میں سے کوئی ایک مفرد کے بجائے مرکب ناقص ہوتے ہیں۔

۲ : ۱۳ اس سلسلہ میں پہلی صورت یہ ممکن ہے کہ مبتدا مرکب ناقص ہو اور خبر مفرد ہو۔ مثلاً **الْوَجُلُ الطَّيِّبُ** — **حَاضِرٌ** (اچھا مرد حاضر ہے)۔ اس مثال پر غور کریں کہ **الْوَجُلُ الطَّيِّبُ** مرکب تو صیغی ہے اور مبتدا ہے۔ جبکہ خبر **حَاضِرٌ** مفرد ہے۔

۳ : ۱۳ دوسری صورت یہ ممکن ہے کہ مبتدا مفرد ہو اور خبر مرکب ناقص ہو۔ مثلاً **زَيْدٌ** — **رَجُلٌ طَيِّبٌ** (زید ایک اچھا مرد ہے)۔ اس مثال میں **زَيْدٌ** مبتدا ہے اور مفرد ہے جبکہ خبر **رَجُلٌ طَيِّبٌ** مرکب تو صیغی ہے۔

۴ : ۱۳ تیسری صورت یہ بھی ممکن ہے کہ مبتدا اور خبر دونوں مرکب ناقص ہوں۔ مثلاً **زَيْدٌ فِي الْعَالَمِ رَجُلٌ طَيِّبٌ** (عالم زید ایک اچھا مرد ہے)۔ اس مثال میں **زَيْدٌ فِي الْعَالَمِ** مرکب تو صیغی ہے اور مبتدا ہے جبکہ خبر **رَجُلٌ طَيِّبٌ** بھی مرکب تو صیغی ہے۔

۵ : ۱۳ اب ایک بات اور بھی ذہن نشین کر لیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مبتدا ایک سے زائد ہوتے ہیں اور ان کی جنس مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً ہم کہتے ہیں ”استاد اور استانی سچے ہیں“۔ اس جملہ میں سچے ہونے کی جو خبر دی جا رہی ہے وہ استاد اور استانی دونوں کے متعلق ہے۔ چنانچہ دونوں مبتدا ہیں اور ان میں سے ایک مذکر ہے

جب کہ دو سرامونث ہے۔ ادھر پیرا گراف ۸ : ۱۰ میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ عدد اور جنس کے لحاظ سے خبر مبتدا کے تابع ہوتی ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس جملہ کا عربی ترجمہ کرتے وقت خبر کا ترجمہ صیغہ مذکر میں کریں یا مونث میں؟ ایسی صورت میں اصول یہ ہے کہ مبتدا اگر ایک سے زائد ہوں اور مختلف الجنس ہوں تو خبر مذکر آئے گی۔ چنانچہ مذکورہ بالا جملہ کا ترجمہ ہو گا الْمُعَلِّمُ وَالْمُعَلِّمَةُ صَادِقَانِ۔ اب نوٹ کر لیں کہ خبر صَادِقَانِ مذکر ہونے کے ساتھ تنبیہ کے صیغے میں آئی ہے۔ اس لئے کہ مبتدا دو ہیں۔ مبتدا اگر دو سے زیادہ ہوتے تو پھر خبر جمع کے صیغے میں آتی۔

مشق نمبر ۱۲ (الف)

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں۔

رَجِيمٌ	دھکارا ہوا	صَلَّلٌ	گراہی
حَمِيمٌ	گرم جوش	فَتَنَةٌ	نمٹوٹی۔ آزمائش
عَبْدٌ (عِبادٌ)	بندہ۔ غلام	صَدَقَةٌ	صدقہ
شَهْرٌ (أَشْهُرٌ)	مہینہ	كَذَبٌ / كَذِبٌ	جھوٹ
قَرِيبٌ	قریب	صَدَقٌ	سچائی
شَاةٌ	بکری	فَيْلٌ	ہاتھی
قَدِيمٌ	پرانا	جَدِيدٌ	نیا
سِرَاجٌ	چراغ	حَيَوَانٌ	جانور

اردو میں ترجمہ کریں

- (۱) الشَّيْطَانُ عَدُوٌّ مُبِينٌ (۲) إِنَّ الشَّيْطَانَ عَدُوٌّ مُبِينٌ
 (۳) لَيْسَ الشَّيْطَانُ وَلِيًّا حَمِيمًا (۴) الشِّرْكَ صَلَاحٌ مُبِينٌ
 (۵) إِنَّ الشِّرْكَ ظُلْمٌ عَظِيمٌ (۶) هَلِ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ مُفْلِحٌ
 (۷) نَعَمْ! إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ مُفْلِحٌ (۸) الْفِتْنَةُ الْكَبِيرَةُ وَالْفِتْنَةُ الْقَلِيلَةُ حَاصِرَتَانِ
 (۹) الصَّبْرُ الْحَمِيلُ فَوْزٌ كَبِيرٌ (۱۰) هَلِ الْمُعَلِّمَاتُ الْمُجْتَهِدَاتُ قَاعِدَاتٌ
 (۱۱) مَا الْمُعَلِّمَاتُ الْمُجْتَهِدَاتُ قَاعِدَاتٌ (۱۲) إِنَّ الْمُعَلِّمَاتِ الْمُجْتَهِدَاتِ قَاعِدَاتٌ

عربی میں ترجمہ کریں

- (۱) صبر جمیل چھوٹی کامیابی نہیں ہے۔ (۲) بیشک صبر جمیل ایک بڑی کامیابی ہے۔
 (۳) کیا جھوٹ ایک چھوٹا گناہ ہے؟ (۴) جھوٹ چھوٹا گناہ نہیں ہے۔
 (۵) کیا سختی درز میں پچی ہیں؟ (۶) یقیناً سختی درز میں پچی ہیں۔
 (۷) پچی درز میں سختی نہیں ہیں۔ (۸) کیا ہاتھی عظیم حیوان ہے؟
 (۹) کیوں نہیں! یقیناً ہاتھی ایک عظیم حیوان ہے

مشق نمبر ۱۲ (ب)

اب تک جملہ اسمیہ کے جتنے قواعد آپ کو بتائے گئے ہیں ان سب کو یکجا کر کے لکھیں اور انہیں زبانی یاد کریں۔



جملہ اسمیہ (ضمائر)

۱: ۱۴ تقریباً ہر زبان میں بات کہنے کا بہتر انداز یہ ہے کہ بات کے دوران جب کسی چیز کے لئے اس کا اسم استعمال ہو جائے اور دوبارہ اس کا ذکر آئے تو پھر اسم کے بجائے اس کی ضمیر استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً ————— اگر دو جملے اس طرح ہوں: ”کیا بکری کوئی نیا جانور ہے؟ جی نہیں! بلکہ بکری ایک قدیم جانور ہے۔“ اسی بات کو کہنے کا بہتر انداز یہ ہوگا ”کیا بکری کوئی نیا جانور ہے؟ جی نہیں! بلکہ وہ ایک قدیم جانور ہے۔“ آپ نے دیکھا کہ لفظ ”بکری“ کی تکرار طبیعت پر گراں گزر رہی تھی۔ اور جب دوسرے جملے میں بکری کی جگہ لفظ ”وہ“ آگیا تو بات میں روانی پیدا ہو گئی۔ اسی طرح عربی میں بھی بات میں روانی کی غرض سے ضمیروں کا استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ جملہ اسمیہ کے بہتر استعمال کے لئے ضروری ہے کہ ہم عربی میں استعمال ہونے والی ضمیروں کو یاد کر لیں اور ان کے استعمال کی مشق کر لیں۔

۲: ۱۴ اب اگر ایک بات اور سمجھ لیں تو ضمیریں یاد کرنے میں بہت آسانی ہو جائے گی۔ جب کسی کے متعلق کوئی بات ہوتی ہے تو تین امکانات ہوتے ہیں۔ پہلا یہ کہ جس کے متعلق بات ہو رہی ہو وہ ”غائب“ ہو یعنی یا تو وہ غیر حاضر ہو یا اس کو غیر حاضر فرض کر کے ”غائب“ کے صیغے میں بات کی جائے۔ مذکورہ بالا پیرا گراف میں بکری اس کی مثال ہے۔ اردو میں غائب کے صیغے کے لئے زیادہ تر ”وہ“ کی ضمیر آتی ہے۔ دوسرا امکان یہ ہے کہ جس کے متعلق بات ہو رہی ہو وہ آپ کا ”مخاطب“ ہو یعنی حاضر ہو۔ اردو میں اس کے لئے اکثر آپ یا تم کی ضمیر آتی ہے۔ تیسرا امکان یہ ہے کہ ”مَنْكَلَمَ“ خود اپنے متعلق بات کر رہا ہو۔ اردو میں اس کے لئے میں یا ہم کی ضمیر آتی ہے۔

۳ : ۱۴ اس سلسلہ میں ایک اہم بات یہ ہے کہ عربی کی ضمیروں میں نہ صرف غائب، مخاطب اور متکلم کا فرق واضح ہوتا ہے بلکہ جنس اور عدد کا فرق بھی نمایاں ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے عربی جملوں کے حقیقی مفہوم کا تعین کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ اب مختلف صیغوں میں استعمال ہونے والی مختلف ضمیروں کو یاد کر لیں۔ تاکہ جملوں کے ترجمے میں غلطی نہ ہو۔

ضَمَائِرُ مَرْفُوعَةٍ مُنْفَصِلَةٍ

۴ : ۱۴

جمع	تثنیہ	واحد		
هُم	هُمَا	هُوَ : مذکر	}	غائب
(وہ بہت سے مرد)	(وہ دو مرد)	(وہ ایک مرد)		
هُنَّ	هُمَا	هِيَ : مؤنث	}	مخاطب
(وہ بہت سی عورتیں)	(وہ دو عورتیں)	(وہ ایک عورت)		
أَنْتُمْ	أَنْتُمَا	أَنْتَ : مذکر	}	متکلم
(تم بہت سے مرد)	(تم دو مرد)	(تو ایک مرد)		
أَنْتُنَّ	أَنْتُمَا	أَنْتِ : مؤنث	}	
(تم بہت سی عورتیں)	(تم دو عورتیں)	(تو ایک عورت)		
نَحْنُ	نَحْنُ	أَنَا : مذکر و مؤنث	}	
(ہم بہت سے)	(ہم دو)	(میں ایک)		

۵ : ۱۴ ان ضمیروں کے متعلق چند باتیں ذہن نشین کر لیں۔
(i) اول یہ کہ ہم پیرا گراف ۴ : ۶ میں پڑھ آئے ہیں کہ ضمیریں معرفہ ہوتی ہیں۔

اس لئے اکثر جملوں میں یہ مبتدا کے طور پر بھی آتی ہیں۔ مثلاً هُوَ جُلُّ صَالِحٍ (وہ ایک نیک مرد ہے) اَهُنَّ نِسَاءُ صَالِحَاتٍ (وہ نیک عورتیں ہیں) وغیرہ۔

(ii) دوم یہ کہ پیرا گراف ۵ : ۳ میں ہم نے بنی اسماء کا ذکر کیا تھا۔ اب یہ نوٹ کر لیں کہ یہ تمام ضمیریں بنی ہیں اور چونکہ اکثر یہ مبتدا کے طور پر آتی ہیں اس لئے انہیں مرفوع یعنی حالت رفع میں فرض کر لیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا نام ضمائر مرفوعہ ہے۔

(iii) سوم یہ کہ یہ ضمیریں کسی لفظ کے ساتھ ملا کر یعنی متصل کر کے نہیں لکھی جاتیں بلکہ ان کی لکھائی اور تلفظ علیحدہ اور مستقل ہے۔ اس لئے ان کو ضمائر منفصلہ بھی کہتے ہیں۔

(iv) چہارم یہ کہ ضمیر ”اَنَا“ کو پڑھتے اور بولتے وقت الف کے بغیر یعنی اَنَ پڑھتے ہیں۔

۶ : ۱۴ پیرا گراف ۵ : ۱۰ میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے۔ فی الحال اس قاعدے کے دو استثناء سمجھ لیں کہ خبر معرفہ بھی آسکتی ہے۔ پہلا استثناء یہ ہے کہ خبر اگر کوئی ایسا لفظ ہو جو صفت نہ بن سکتا ہو تو خبر معرفہ ہو سکتی ہے۔ مثلاً اَنَا يُوسُفُ (میں یوسف ہوں)۔ دوسرا استثناء یہ ہے کہ خبر اگر اسم صفت ہو اور کسی ضرورت کے تحت اسے معرفہ لانا مقصود ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان متعلقہ ضمیر فاصلے آتے ہیں۔ جیسے اَلْجُلُّ هُوَ الصَّالِحُ (مرد نیک ہے)۔ کبھی جملہ میں تاکید مفہوم پیدا کرنے کے لئے بھی یہ انداز اختیار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ مذکورہ جملہ کا یہ ترجمہ بھی ممکن ہے کہ ”مرد ہی نیک ہے“ اَلْمُؤْمِنُونَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ یعنی مومن مراد پانے والے ہیں یا مومن ہی مراد پانے والے ہیں۔

مشق نمبر ۱۳

مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا

ترجمہ کریں۔

خادم	خادم۔ نوکر	مبسوط	خوش دل
صخيم	بڑی جسامت والا	جدا	بست ہی
لكن	لیکن	موعظة	وعظ نصیحت
نافع	نفع بخش	معروف	بھلا۔ اچھا

اردو میں ترجمہ کریں

- (۱) الْخَادِمَانِ الْمَبْسُوطَانِ حَاضِرَانِ (۲) إِنَّ الْأَرْضَ وَالسَّمَوَاتِ مَخْلُوقَاتٌ وَهُمَا مُجْتَهِدَانِ
- (۳) إِنَّ الشِّرْكَاءَ ضَلُّوا مَبِينٌ وَهُوَ ظَلَمٌ عَظِيمٌ (۴) أَنْتَ إِبْرَاهِيمُ؟
- (۵) مَا أَنَا إِبْرَاهِيمُ بَلْ أَنَا مُحَمَّدٌ (۶) هَلِ الْإِسْلَامُ دِينٌ حَقٌّ؟
- (۷) بَلَى! وَهُوَ صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ (۸) أَلَدَرْسُ سَهْلٌ لَكِنْ هُوَ طَوِيلٌ
- (۹) أَلَيْسَ الْفَيْلُ حَيَوَانًا صَخِيمًا؟ (۱۰) بَلَى! هُوَ حَيَوَانٌ صَخِيمٌ جَدًّا
- (۱۱) أَنْتُمْ حَيَاطُونَ؟ (۱۲) مَا نَحْنُ بِحَيَاطِينَ بَلْ نَحْنُ مُعَلِّمُونَ
- (۱۳) إِنَّ الْمَرْءَ تَيْنِ الصَّالِحَيْنِ جَالِسَتَانِ (۱۴) إِنَّ الْمُعَلِّمِينَ وَالْمُعَلِّمَاتِ مَبْسُوطُونَ
- لَكِنْ مَا هُمْ بِمُجْتَهِدِينَ

عربی میں ترجمہ کریں

- (۱) اچھی نصیحت صدقہ ہے اور وہ بہت ہی (۲) کیا زمین اور سورج دو واضح نشانیاں مقبول ہے
- (۳) کیا خوشدل استانیاں محنتی نہیں ہیں؟ (۴) کیوں نہیں! وہ خوشدل ہیں اور وہ محنتی ہیں۔
- (۵) دو نیک استانیاں کھڑی ہیں یا بیٹھی ہیں؟ (۶) وہ کھڑی نہیں ہیں بلکہ بیٹھی ہیں۔

مرکب اضافی (حصہ اول)

۱ : ۱۵ دو اسموں کا ایسا مرکب جس میں ایک اسم کو دوسرے اسم کی طرف نسبت دی گئی ہو مرکب اضافی کہلاتا ہے جیسے اردو میں ہم کہتے ہیں ”لڑکے کی کتاب“ اس میں کتاب کو لڑکے کی طرف نسبت دی گئی ہے۔ جو یہاں ملکیت ظاہر کر رہی ہے۔ اس لئے یہ مرکب اضافی ہے۔

۲ : ۱۵ یہ بات ذہن میں واضح رہنی چاہئے کہ دو اسموں کے درمیان ملکیت کے علاوہ اور بھی نسبتیں ہوتی ہیں۔ لیکن فی الحال ہم ملکیت کی نسبت کے حوالے سے مرکب اضافی کے قواعد سمجھیں گے اور ان کی مشق کریں گے۔ پھر آگے چل کر جب دوسری نسبتیں سامنے آئیں گی تو ان کو قواعد کے مطابق استعمال کرنے میں ان شاء اللہ کوئی مشکل نہیں ہوگی۔

۳ : ۱۵ جس اسم کو کسی کی طرف نسبت دی جاتی ہے اسے ”مُضَاف“ کہتے ہیں۔ مذکورہ بالا مثال میں کتاب کو نسبت دی گئی ہے۔ اس لئے یہاں کتاب مضاف ہے اور جس اسم کی طرف کوئی نسبت دی جاتی ہے اسے ”مُضَافٌ إِلَيْهِ“ کہتے ہیں۔ مذکورہ مثال میں لڑکے کی طرف نسبت دی گئی ہے۔ اس لئے یہاں لڑکا مضاف الیہ ہے۔

۴ : ۱۵ عربی میں مضاف پہلے آتا ہے اور مضاف الیہ بعد میں آتا ہے۔ جبکہ اردو میں اس کے برعکس ہوتا ہے۔ جس کا ترجمہ میں خیال کرنا پڑتا ہے۔ مذکورہ مثال پر غور کریں۔ ”لڑکے کی کتاب“۔ اس میں لڑکا جو مضاف الیہ ہے، پہلے آیا ہے اور کتاب جو مضاف ہے بعد میں آئی ہے۔ اب چونکہ عربی میں مضاف پہلے آتا ہے اس لئے ترجمہ کرتے وقت پہلے کتاب کا ترجمہ ہو گا۔ جو مضاف ہے اور لڑکے کا ترجمہ بعد میں ہو گا جو مضاف الیہ ہے۔ چنانچہ ترجمہ ہو گا كِتَابُ الْوَلَدِ۔

۵ : ۱۵ گزشتہ اسباق میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ اسم اگر نکرہ ہو تو اکثر اس پر تنوین آتی ہے جیسے کِتَاب۔ اور جب اس پر لام تعریف داخل ہوتا ہے تو تنوین ختم ہو جاتی ہے جیسے اَلْکِتَاب۔ اب ذرا مذکورہ ترجمہ میں لفظ ”کِتَاب“ پر غور کریں۔ نہ تو اس پر لام تعریف ہے اور نہ ہی تنوین ہے بس یہی خصوصیت مضاف کی ایک آسان پہچان ہے اور مرکب اضافی کا پہلا قاعدہ یہی ہے کہ مضاف پر نہ تو کبھی لام تعریف آ سکتا ہے اور نہ ہی کبھی تنوین آ سکتی ہے۔

۶ : ۱۵ مرکب اضافی کا دوسرا اصول یہ ہے کہ مضاف الیہ ہمیشہ حالت جر میں ہوتا ہے۔ مذکورہ مثال کِتَابُ الْوَلَدِ میں دیکھیں اَلْوَلَدِ حالت جر میں ہے جس کا ترجمہ تھا ”لڑکے کی کتاب“ یہی اگر کِتَابُ وَلَدٍ ہوتا تو ترجمہ ہوتا ”کسی لڑکے کی کتاب“ اس لئے ترجمہ کرنے سے پہلے غور کر لیں کہ مضاف الیہ معرفہ ہے یا نکرہ اور ترجمہ میں اس کا لحاظ رکھیں۔ مرکب اضافی کے کچھ اور بھی قواعد ہیں جن کا ہم مرحلہ وار مطالعہ کریں گے۔ لیکن آگے بڑھنے سے پہلے مناسب ہے کہ پہلے ہم ان دو قواعد کی مشق کر لیں۔

مشق نمبر ۱۳

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے مرکبات اور جملوں کا ترجمہ کریں۔

لَیْسَ	دودھ	مَخَافَةٌ	خوف
فَرِيضَةٌ	فرض	إِطَاعَةٌ	اطاعت
بَقَرٌ	گائے	نَضْرٌ	مدد

اردو میں ترجمہ کریں

- | | |
|---|--|
| (۱) كِتَابُ اللَّهِ | (۲) نِعْمَةُ اللَّهِ |
| (۳) طَلَبُ الْعِلْمِ | (۴) لَحْمُ شَاةٍ |
| (۵) لَبَنُ بَقَرٍ | (۶) لَبَنُ الْبَقَرِ وَلَحْمُ الشَّاةِ |
| (۷) عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ | (۸) رَسُولُ اللَّهِ |
| (۹) رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ | |

عربی میں ترجمہ کریں

- | | |
|---------------------|---------------------|
| (۱) اللہ کا خوف | (۲) اللہ کا عذاب |
| (۳) ہاتھی کا سر | (۴) کسی ہاتھی کا سر |
| (۵) ایک کتاب کا سبق | (۶) اللہ کا رنگ۔ |
| (۷) اللہ کی مدد | |



مرکب اضافی (حصہ دوم)

۱ : ۱۶ اب تک ہم نے کچھ سادہ مرکب اضافی کی مشق کر لی ہے۔ لیکن تمام مرکب اضافی اتنے سادہ نہیں ہوتے ہیں بلکہ بعض میں ایک سے زیادہ مضاف اور مضاف الیہ آتے ہیں۔ مثلاً اس جملہ پر غور کریں ”وزیر کے مکان کا دروازہ“۔ اس میں دروازہ مضاف ہے جس کا مضاف الیہ مکان ہے لیکن مکان خود بھی مضاف ہے جس کا مضاف الیہ وزیر ہے۔ اب اس کا ترجمہ کرتے وقت یہ بات ذہن میں رکھیں کہ مرکب تو صیغی کی طرح مرکب اضافی کا بھی الٹا ترجمہ کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے سب سے آخری لفظ ”دروازہ“ کا سب سے پہلے ترجمہ کرنا ہے اور یہ چونکہ مضاف ہے۔ اس لئے اس پر نہ تو لام تعریف آسکتا ہے اور نہ ہی تنوین۔ چنانچہ اس کا ترجمہ ہو گا باب اس کے بعد درمیانی لفظ ”مکان“ کا ترجمہ کرنا ہے۔ یہ باب کا مضاف الیہ ہے اس لئے حالت جر میں ہو گا لیکن ساتھ ہی یہ وزیر کا مضاف بھی ہے اس لئے اس پر نہ تو لام تعریف داخل ہو سکتا ہے اور نہ ہی تنوین آسکتی ہے۔ چنانچہ اس کا ترجمہ ہو گا ”بیت“۔ اس طرح جملے کا ترجمہ ہو گا ”بَابُ بَيْتِ الْوَزِيرِ“

۲ : ۱۶ پیرا گراف ۳ : ۳ میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ غیر منصرف اسماء حالت جر میں زیر قبول نہیں کرتے اس قاعدے کا پہلا استثناء ہم نے پیرا گراف ۶ : ۶ میں پڑھا کہ غیر منصرف اسم جب معرف باللام ہو تو حالت جر میں زیر قبول کرتا ہے۔ اب دوسرا استثناء بھی سمجھ لیں۔ کوئی غیر منصرف اسم اگر مضاف ہو تو حالت جر میں زیر قبول کرتا ہے۔ جیسے ”أَبْوَابُ مَسَاجِدِ اللَّهِ“ (اللہ کی مسجدوں کے دروازے)۔ اب دیکھیں مَسَاجِدُ غیر منصرف ہے۔ اس مثال میں وہ لفظ اللہ کا مضاف ہے اس لئے

اس پر لام تعریف نہیں آسکتا اور ابواب کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے اس نے زیر قبول کی۔

۳ : ۱۶ سبق نمبر ۱۳ میں ہم نے پڑھا تھا کہ مبتدا اور خبر کبھی مفرد لفظ کے بجائے مرکب ناقص بھی ہوتے ہیں۔ اس کی وضاحت کے لئے وہاں ہم نے تمام مثالیں مرکب توصیفی کی دی تھیں۔ کیونکہ اس وقت آپ نے صرف مرکب توصیفی پڑھا تھا۔ اب سمجھ لیں کہ مرکب اضافی بھی کبھی مبتدا اور کبھی خبر بنتا ہے۔ جبکہ کسی جملے میں مبتدا اور خبر دونوں مرکب اضافی ہوتے ہیں۔ مثلاً مَحْمُودٌ وَلَدُ الْمُعَلِّمِ (محمود استاد کالڑ کا ہے)۔ اس میں مَحْمُودٌ مفرد لفظ ہے اور مبتدا ہے۔ وَلَدُ الْمُعَلِّمِ مرکب اضافی ہے اور خبر ہے۔ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ (علم کی طلب فرض ہے)۔ اس میں طَلَبُ الْعِلْمِ مرکب اضافی ہے اور مبتدا ہے۔ فَرِيضَةٌ مفرد لفظ ہے اور خبر ہے۔ إِطَاعَةُ الرَّسُولِ إِطَاعَةُ اللَّهِ (رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے)۔ اس میں مبتدا اور خبر دونوں مرکب اضافی ہیں۔

۴ : ۱۶ ہم پڑھ چکے ہیں کہ خبر عام طور پر نکرہ ہوتی ہے۔ اس قاعدے کے دو استثناء بھی پیرا گراف ۶ : ۱۴ میں سمجھ چکے ہیں۔ اب اس کا ایک اور استثناء نوٹ کریں۔ کوئی مرکب ناقص اگر خبر بن رہا ہو تو ایسی صورت میں خبر معرفہ بھی ہو سکتی ہے۔ اسی طرح سے مبتدا عموماً معرفہ ہوتا ہے۔ لیکن کوئی مرکب ناقص اگر مبتدا بن رہا ہو تو وہ نکرہ بھی ہو سکتا ہے۔

مشق نمبر ۱۵

مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے مرکبات اور جملوں کا ترجمہ کریں۔

شکار	صَيْدٌ	داناائی	حِکْمَةٌ
سمندر	بَحْرٌ	خسکی	بُرٌّ
سایہ	ظِلٌّ	آئینہ	مِرْآةٌ
ظالم	ظَالِمٌ	کوڑا	سَوْطٌ
کھانا	طَعَامٌ	روشنی	ضَوْءٌ
گلاب	وَرْدٌ	کوئی پھول	زَهْرٌ
بدلے کا دن	يَوْمُ الدِّينِ	مالک	مَلِكٌ
پاک	طَيِّبٌ	محبت	حُبٌّ
کھیتی	حَرْثٌ	جزا - بدلہ	جَزَاءٌ

اردو میں ترجمہ کریں

- (۱) بَابُ بَيْتِ غُلَامِ الْوَزِيرِ
(۲) طَالِبَاتُ مَدْرَسَةِ الْبَلَدِ
(۳) لَحْمُ صَيْدِ الْبَرِّ
(۴) حَجُّ بَيْتِ اللَّهِ
(۵) رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللَّهِ
(۶) مُعَلِّمَاتُ مَدْرَسَةِ الْبَلَدِ نِسَاءُ مُسْلِمَاتٍ
(۷) اَلْمُسْلِمُ مِرَاةُ الْمُسْلِمِ
(۸) اِنَّ السُّلْطَانَ الْعَادِلَ ظِلُّ اللَّهِ
(۹) نَصْرُ اللَّهِ قَرِيبٌ
(۱۰) طَعَامُ فُقَرَاءِ الْمَسَاجِدِ طَيِّبٌ

عربی میں ترجمہ کریں

- (۱) اللہ کے عذاب کا کوڑا
(۲) اللہ کے رسولؐ کی دعا
(۳) اللہ کے رسولؐ کی بیٹی کی دعا
(۴) ظالم بادشاہ اللہ کے عذاب کا کوڑا ہے
(۵) زمین اور آسمانوں کا نور
(۶) اللہ بدلے کے دن کا مالک ہے
(۷) اللہ کی مسجدوں کے علماء نیک ہیں
(۸) مومن کا دل اللہ کا گھر ہے
(۹) اچھی نصیحت آخرت کی کھیتی ہے



مرکب اضافی (حصہ سوم)

۱ : ۱۷ یہ بات ہم پڑھ چکے ہیں کہ مضاف پر تین اور لام تعریف نہیں آسکتے۔ اس کی وجہ سے ایک مسئلہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ کسی مضاف کے نکرہ یا معرفہ ہونے کی پہچان کس طرح ہو۔ اس کا اصول یہ ہے کہ کوئی اسم جب کسی معرفہ کی طرف مضاف ہو تو اسے معرفہ مانتے ہیں مثلاً غلامُ الرَّجُلِ (مرد کا غلام) میں غلامُ مضاف ہے الرَّجُلِ کی طرف جو کہ معرفہ ہے۔ اس لئے اس مثال میں غلامُ معرفہ مانا جائے گا۔ اب دوسری مثال دیکھئے۔ غلامُ رَجُلٍ۔ یہاں غلامُ مضاف ہے رَجُلٍ کی طرف جو کہ نکرہ ہے۔ اس لئے اس مثال میں غلامُ نکرہ مانا جائے گا۔

۲ : ۱۷ مرکب اضافی کا ایک اصول یہ بھی ہے کہ مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان میں کوئی لفظ نہیں آتا۔ اس کی وجہ سے ایک مسئلہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب مرکب اضافی میں مضاف کی صفت بھی آرہی ہو۔ مثلاً ”مرد کا نیک غلام“۔ اب اگر اس کا ترجمہ ہم اس طرح کریں کہ غلامُ الصَّالِحِ الرَّجُلِ تو اصول ٹوٹ جاتا ہے۔ اس لئے کہ مضاف غلامُ اور مضاف الیہ الرَّجُلِ کے درمیان صفت آگئی۔ اس لئے یہ ترجمہ غلط ہے۔ چنانچہ اصول کو قائم رکھنے کے لئے طریقہ یہ ہے کہ مضاف کی صفت مرکب اضافی کے بعد لائی جائے۔ اس لئے اس کا صحیح ترجمہ ہو گا۔ غلامُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ۔

۳ : ۱۷ ایسی مثالوں کے ترجمہ کا ایک آسان طریقہ یہ ہے کہ صفت یعنی ”نیک“ کو نظر انداز کر کے پہلے صرف مرکب اضافی یعنی ”مرد کا غلام“ کا ترجمہ کر لیں۔ غلامُ الرَّجُلِ۔ اب اس کے آگے صفت لگائیں جو چاروں پہلوؤں سے غلامُ کے مطابق ہونی چاہئے۔ اب نوٹ کریں کہ یہاں غلامُ مضاف ہے الرَّجُلِ کی طرف جو معرفہ ہے اس لئے غلامُ کو معرفہ مانا جائے گا۔ چنانچہ اس کی صفت صَالِحٌ نہیں بلکہ

الصَّالِحِ آئے گی۔

۴ : ۱۷ دوسرا امکان یہ ہے کہ صفت مضاف الیہ کی آرہی ہو جیسے ”نیک مرد کا غلام“۔ اس صورت میں بھی صفت مضاف الیہ یعنی الرَّجُلِ کے بعد آئے گی اور چاروں پہلوؤں سے الرَّجُلِ کا اتباع کرے گی۔ چنانچہ اب ترجمہ ہو گا غَلَامُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ۔ دونوں مثالوں کے فرق کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے۔ دیکھئے! پہلی مثال میں الصَّالِحِ کی رفع بتا رہی ہے کہ یہ غَلَامُ کی صفت ہے اور دوسری مثال میں الصَّالِحِ کی جر بتا رہی ہے کہ یہ الرَّجُلِ کی صفت ہے۔

۵ : ۱۷ تیسرا امکان یہ ہے کہ مضاف اور مضاف الیہ دونوں کی صفت آرہی ہو جیسے ”نیک مرد کا نیک غلام“۔ ایسی صورت میں دونوں صفتیں مضاف الیہ یعنی الرَّجُلِ کے بعد آئیں گی۔ پہلے مضاف الیہ کی صفت لائی جائے گی۔ چنانچہ اب ترجمہ ہو گا ”غَلَامُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ الصَّالِحِ“۔ آئیے اب اس قاعدے کی کچھ مشق کر لیں۔

مشق نمبر ۱۶

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے مرکبات اور جملوں کا ترجمہ کریں۔

جَبَدٌ	عمدہ	نَظِيفٌ	صاف۔ ستھرا
أَحْمَرٌ	سرخ	مَوْقَدَةٌ	بھڑکائی ہوئی
حَارَةٌ	محلہ	يَلْمِيزُ (ج تَلَامِيزَةٌ)	شاگرد
نَفِيسٌ	پاکیزہ	مَشْهُورٌ	مشہور
لَوْنٌ	رنگ	مَشْغُولٌ	مصروف۔ مشغول
طَيِّبٌ	خوشبو		

اردو میں ترجمہ کریں

- (۱) وَلَدَ الْمُعَلِّمَةِ الصَّالِحِ
(۲) وَلَدَ الْمُعَلِّمَةِ الصَّالِحَةِ
(۳) وَلَدَ الْمُعَلِّمَةِ صَالِحٍ
(۴) غُلَامُ زَيْنٍ كَاذِبٍ
(۵) غُلَامُ زَيْنٍ الْكَاذِبِ
(۶) غُلَامُ زَيْنٍ الْكَاذِبِ
(۷) نَجَّازُ الْحَارَةِ الصَّادِقِ
(۸) نَجَّازُ الْحَارَةِ الصَّادِقِ
(۹) طَيْبُ الطَّعَامِ الطَّرِيقِ الْجَيِّدِ
(۱۰) لَبَنُ الشَّاةِ الصَّغِيرَةِ جَيِّدٌ
(۱۱) لَوْنُ الْوَرْدِ أَحْمَرُ

عربی میں ترجمہ کریں

- (۱) استاد کا نیک شاگرد
(۲) محنتی استاد کا شاگرد نیک ہے
(۳) عذاب کا شدید کوڑا
(۴) عظیم اللہ کی نعمت
(۵) آگ کا عذاب دردناک ہے
(۶) اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ
(۷) اللہ کی عظیم نعمت
(۸) اللہ کی رحمت عظیم ہے



مرکب اضافی (حصہ چہارم)

۱۸ : ۱ تشبیہ کے صیغوں یعنی ۱۔ اِن اور ۲۔ یُن اور جمع مذکر سالم کے صیغوں یعنی ۳۔ وُن اور ۴۔ یُن کے آخر میں جو نون آتے ہیں انہیں نونِ اِعرابی کہتے ہیں۔ اور مرکب اضافی کا چوتھا اصول یہ ہے کہ جب کوئی اسم مذکورہ بالا صیغوں میں مضاف بن کر آتا ہے تو اس کا نونِ اِعرابی گر جاتا ہے۔ مثلاً ہم کہتے ہیں ”مکان کے دو دروازے صاف ستھرے ہیں۔“ اس کا ترجمہ اس طرح ہونا چاہئے تھا ”بَابَانِ الْبَيْتِ نَظِيفَانِ“ لیکن مذکورہ اصول کے تحت بابَانِ کا نونِ اِعرابی گر جائے گا۔ اس لئے ترجمہ ہوگا ”بَابَا الْبَيْتِ نَظِيفَانِ“۔ اسی طرح ”بے شک مکان کے دونوں دروازے صاف ہیں“ کا ترجمہ ہونا چاہئے تھا ”اِنَّ بَابَيْنِ الْبَيْتِ نَظِيفَانِ“ لیکن بَابَيْنِ کا نونِ اِعرابی گرنے کی وجہ سے یہ ہو گا اِنَّ بَابَيِ الْبَيْتِ نَظِيفَانِ وغیرہ۔

۱۸ : ۲ اب ہم جمع مذکر سالم کی مثال پر اس اصول کا اطلاق کر کے دیکھتے ہیں۔ مثلاً ہم کہتے ہیں ”مسجدوں کے مسلمان سچے ہیں۔“ اس کا ترجمہ ہونا چاہئے تھا۔ ”مُسْلِمُوْنَ الْمَسَاجِدِ صَادِقُوْنَ“ لیکن مُسْلِمُوْنَ کا نونِ اِعرابی گرنے سے یہ ہوگا ”مُسْلِمُو الْمَسَاجِدِ صَادِقُوْنَ۔“ اسی طرح اِنَّ مُسْلِمَيْنِ الْمَسَاجِدِ صَادِقُوْنَ کے بجائے اِنَّ مُسْلِمِي الْمَسَاجِدِ صَادِقُوْنَ ہوگا۔

مشق نمبر ۱ (الف)

مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے مرکبات اور جملوں کا ترجمہ کریں۔

بَوَاتٌ	دربان	وَسَحٌ	میلا
جَبَلٌ (جِجَالٌ)	پھاڑ	جُنْدٌ (جُنُودٌ)	لشکر
زُمَحٌ (زِمَاحٌ)	نیزا	جَرِيءٌ	بہادر
وَجْهٌ (وُجُوهُ)	چہرہ	بَاسِرٌ	خوف سے گھبرا ہوا
عِنْدَ (مضاف ۲۲ ہے)	پاس	رَأْسٌ (رُؤُوسٌ)	سر۔ چوٹی

اردو میں ترجمہ کریں

- (۱) هُمَا بَوَاتَانِ صَالِحَانِ (۲) هُمَا بَوَاتَانِ الْقَصْرِ
 (۳) أَبَوَاتَا الْقَصْرِ صَالِحَانِ؟ (۴) إِنَّ بَوَاتِي الْقَصْرِ صَالِحَانِ
 (۵) يَدَانِ نَظِيفَتَانِ وَرَجُلَانِ وَسَخْتَانِ (۶) يَدَا طِفْلَةٍ زَيْدٍ وَسَخْتَانِ
 (۷) رَجُلَا طِفْلِ الْمُعَلِّمَةِ الصَّغِيرِ نَظِيفَتَانِ (۸) رُؤُوسُ الْجِبَالِ الْجَمِيلَةِ
 (۹) أُمُعَلِّمُوا الْمُدْرَسَةَ مُجْتَهِدُونَ؟ (۱۰) إِنَّ مُعَلِّمِي الْمُدْرَسَةِ مُجْتَهِدُونَ

عربی میں ترجمہ کریں

- (۱) دونوں لشکروں کے طویل نیزے (۲) کچھ گھڑے ہوئے چہرے
 (۳) بے شک دونوں مردوں کے چہرے گھڑے (۴) کیا محلہ کے مومن (جمع) نیک ہیں
 ہوئے ہیں
 (۵) یقیناً محلہ کے مومن (جمع) نیک ہیں (۶) وہ (جمع) مدرسہ کی استانیات ہیں

- (۷) بے شک شہر کے مدرسہ کی استائیاں نیک ہیں (۸) صاف ستھرے محلے کے دونوں نانہائی مشغول ہیں اور وہ دونوں بہت سچے ہیں۔
- (۹) زید کی کتابیں محمود کے پاس ہیں۔

مشق نمبر ۱ (ب)

اب تک مرکب اضافی کے جتنے قواعد آپ کو بتائے گئے ہیں ان سب کو یکجا کر کے لکھیں اور انہیں زبانی یاد کریں۔



مرکب اضافی (حصہ پنجم)

۱۹ : ۱ سبق نمبر ۱۴ جملہ اسمیہ (ضما) میں ہم نے ضمیروں کے استعمال کی ضرورت اور افادیت کو سمجھنے کے ساتھ ان کا استعمال بھی سمجھ لیا تھا۔ اب ان سے کچھ مختلف ضمیروں کا استعمال ہم نے اس سبق میں سیکھنا ہے۔ اس کے لئے اس جملہ پر غور کریں ”وزیر کا مکان اور وزیر کا باغ“۔ اس جملہ میں اسم ”وزیر“ کی تکرار بری لگتی ہے اس لئے اس بات کی ادائیگی کا بہتر انداز یہ ہے ”وزیر کا مکان اور اس کا باغ“۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں ”بچی کی استانی اور اس کا اسکول“۔ عربی میں ایسے مقامات پر جو ضمیر استعمال ہوتی ہیں ان میں بھی غائب، مخاطب اور متکلم کے علاوہ جنس اور عدد کے تمام صیغوں کا فرق نسبتاً زیادہ واضح ہے۔ اب ان ضمیروں کو یاد کر لیں۔

۱۹ : ۲

ضمائر مجرورہ متّصلہ

واحد	تثنیہ	جمع
ہ : مذکر	ہُمَا	ہُم
اس (ایک مرد) کا	ان (دو مردوں) کا	ان (سب مردوں) کا
ہَا : مؤنث	ہُمَا	ہُنَّ
اس (ایک عورت) کا	ان (دو عورتوں) کا	ان (سب عورتوں) کا

ہ : مذکر	کُمَا	کُم
تیرا (تو ایک مرد کا)	تم دو (مردوں) کا	تم سب (مردوں) کا
ہَا : مؤنث	کُمَا	کُنَّ
تیرا (تو ایک عورت کا)	تم دو (عورتوں) کا	تم سب (عورتوں) کا

نَا	نَا	مذکرو مؤنث : ی	مکلم
ہمارا	ہمارا	میرا	

۳ : ۱۹ ان ضمیروں کا استعمال سمجھنے کے لئے اوپر دی گئی مثالوں کا ترجمہ کریں۔
 پہلے جملہ کا ترجمہ ہو گا یَنْتِ الْوَزیرُ وَبُسْتَانُهُ۔ اور دوسرے جملہ کا ترجمہ ہو گا مَعْلَمَةُ
 الْقِطْفَلَةِ وَمَذْرَسَتُهَا۔ اب ان مثالوں پر ایک مرتبہ پھر غور کریں۔ دیکھیں بُسْتَانُهُ
 (اس کا باغ) اصل میں تھا ”وزیر کا باغ“۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہاں ہُ کی ضمیر وزیر
 کے لئے آئی ہے جو اس جملہ میں مضاف الیہ ہے۔ اسی طرح مَذْرَسَتُهَا (اس کا
 مدرسہ) اصل میں تھا ”بچی کا مدرسہ“۔ چنانچہ یہاں ہَا کی ضمیر بچی کے لئے آئی ہے
 اور وہ بھی مضاف الیہ ہے۔ اس طرح معلوم ہوا کہ یہ ضمیریں زیادہ تر مضاف الیہ
 بن کر آتی ہیں۔ اور مضاف الیہ چونکہ ہمیشہ حالت جریں ہوتا ہے اس لئے ان ضمائر کو
 حالت جریں فرض کر لیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا نام ضمائر مجرورہ ہے۔

۴ : ۱۹ یہ بھی نوٹ کر لیں کہ یہ ضمیریں زیادہ تر اپنے مضاف کے ساتھ ملا کر لکھی
 جاتی ہیں۔ جیسے رَبُّهُ (اس کا رب) رَبُّكَ (تیرا رب) رَبِّي (میرا رب) رَبَّنَا (ہمارا
 رب) وغیرہ۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا نام ضمائر متصل بھی ہے۔

۵ : ۱۹ یہ بات نوٹ کر لیں کہ پہلی ضمیر یعنی واحد مذکر غائب کی ضمیر ھ کو لکھنے اور
 پڑھنے کے مختلف طریقے ہیں۔ اس کا ایک عام اصول یہ ہے کہ اس ضمیر سے
 پہلے اگر :

(i) پیش یا زیر ہو تو ضمیر پر النابش آتا ہے جیسے اَوْلَادُهُ حِسَابُهُ

(ii) علامت سکون ہو تو ضمیر پر سیدھا پیش آتا ہے جیسے مِنْهُ

(iii) یا بے ساکن ہو تو ضمیر پر زیر آتی ہے جیسے فِيْهِ

(iv) زیر ہو تو ضمیر پر کھڑی زیر آتی ہے۔ جیسے بِهِ

۶ : ۱۹ اسی طرح یہ بھی نوٹ کر لیں کہ واحد متکلم کی ضمیر ”سی“ کی طرف جب کوئی اسم مضاف ہوتا ہے تو تینوں اعرابی حالتوں میں اس کی ایک ہی شکل ہوتی ہے۔ مثلاً ”میری کتاب نئی ہے“ کا ترجمہ بنتا ہے کِتَابِ ی جَدِیدُ۔ اس کو لکھا جائے گا کِتَابِی جَدِیدُ۔ ”یقیناً میری کتاب نئی ہے“ کا ترجمہ بنتا ہے اِنَّ کِتَابَ ی جَدِیدُ۔ لیکن اس کو بھی اِنَّ کِتَابِی جَدِیدُ لکھا جائے گا۔ اور ”میری کتاب کاوزق“ کا تو ترجمہ ہی یہ بنتا ہے، وَرَقُ کِتَابِی۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ یائے متکلم اپنے مضاف کی رفع، نصب کھا جاتی ہے۔

۷ : ۱۹ ایک بات اور ذہن نشین کر لیں کہ اَبْ (باپ) اَخْ (بھائی) فَمَ (منہ) اور ذُو (والا۔ صاحب) جب مضاف بن کر آتے ہیں تو مختلف اعرابی حالتوں میں ان کی صورتیں مندرجہ ذیل ہوں گی۔

لفظ	رفع	نصب	جر
اَبْ	اَبُو	اَبَا	اَبِی
اَخْ	اَخُو	اَخَا	اَخِی
فَمَ	فُو	فَا	فِی
ذُو	ذُو	ذَا	ذِی

مثلاً اَبُوہِ عَالِمَہ (اس کا باپ عالم ہے) اِنَّ اَبَاہِ عَالِمَہ (بیشک اس کا باپ عالم ہے) مِکْتَابُ اَخِیْکَ جَدِیدُ (تیرے بھائی کی کتاب نئی ہے) وغیرہ۔ اس ضمن میں یاد کر لیں کہ لفظ ذُو ضمیر کی طرف مضاف نہیں ہوتا بلکہ اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ مثلاً ذُو مَالٍ (صاحب مال۔ مال والا) ذَا مَالٍ اور ذِی مَالٍ وغیرہ۔



مشق نمبر ۱۸

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے مرکبات اور جملوں کا ترجمہ کریں۔

سَيِّدٌ	سردار، آقا	لِسَانٌ	زبان
مِنْصَدَةٌ	میز	أُمٌّ	ماں
فَوْقَ (مضاف آتا ہے)	اوپر	تَحْتَ (مضاف آتا ہے)	نیچے
مَا (استغماہ)	کیا	حَفِیْظٌ	ہمیشہ کے لئے محفوظ

اردو میں ترجمہ کریں

- (۱) اللَّهُ رَبُّنَا (۲) أُمُّهُ صَدِيقَةٌ
 (۳) الْقُرْآنُ كِتَابُكُمْ وَكِتَابُنَا (۴) عِنْدَنَا كِتَابٌ حَفِیْظٌ
 (۵) إِنَّ اللَّهَ رَئِیٌّ وَرَبُّكُمْ (۶) رَبُّنَا رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
 (۷) اللَّهُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ (۸) سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ
 (۹) الْكِتَابُ فَوْقَ الْمِنْصَدَةِ (۱۰) كِتَابِي فَوْقَ مِیْنَصَدَتِكَ

عربی میں ترجمہ کریں

- (۱) آسمان میرے سر کے اوپر ہے۔ (۲) ہماری کتابیں استاد کی میز کے نیچے ہیں۔
 (۳) بے شک ہمارا رب رحیم غفور ہے۔ (۴) قلم کے پاس ایک خوبصورت قلم ہے۔
 (۵) تمہاری زبان عربی ہے اور ہماری زبان ہندی ہے۔

حرفِ ندا

۲۰: ۱ ہر زبان میں کسی کو پکارنے کے لئے کچھ الفاظ مخصوص ہوتے ہیں۔ انہیں حروفِ ندا کہتے ہیں اور جس کو پکارا جائے اسے منادئی کہتے ہیں۔ جیسے اردو میں ہم کہتے ہیں ”اے بھائی“ ”اے لڑکے“ وغیرہ۔ اس میں ”اے“ حرفِ ندا ہے جبکہ ”بھائی“ اور ”لڑکے“ منادئی ہیں۔ عربی میں زیادہ تر ”یا“ حرفِ ندا کے لئے استعمال ہوتا ہے اور منادئی کی مختلف قسمیں ہیں جن کے اپنے قواعد ہیں۔ اس وقت ہم اپنی بات کو منادئی کی تین قسموں تک محدود رکھیں گے۔

۲۰: ۲ ایک صورت یہ ہے کہ منادئی مفرد لفظ ہو جیسے زَيْدُ يَارْ جُلُّ اس پر جب حرفِ ندا داخل ہوتا ہے تو اسے حالتِ رفع میں ہی رکھتا ہے لیکن تین ختم کر دیتا ہے۔ چنانچہ یہ ہو جائے گا۔ يَارْ زَيْدُ (اے زید) يَارْ جُلُّ (اے مرد) وغیرہ۔

۲۰: ۳ دوسری صورت یہ ہے کہ منادئی معرف باللّام ہو جیسے اَلرَّجُلُ يَا اَلظُّفْلَةُ ان پر جب حرفِ ندا داخل ہوتا ہے تو مذکر کے ساتھ يَا اَيْئَهَا جبکہ مؤنث کے ساتھ اَيْئَهَا کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے يَا اَيْئَهَا الرَّجُلُ (اے مرد) يَا اَيْئَهَا الظُّفْلَةُ (اے بچی) وغیرہ۔

۲۰: ۴ تیسری صورت یہ ہے کہ منادئی مرکب اضافی ہو۔ جیسے عَبْدُ اللّٰهِ، عَبْدُ الرَّحْمٰن۔ ان پر جب حرفِ ندا داخل ہوتا ہے تو مضاف کو نصب دیتا ہے۔ جیسے يَا عَبْدَ اللّٰهِ، يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وغیرہ۔ بعض اوقات حرفِ ندا ”یا“ کے بغیر صرف عَبْدُ الرَّحْمٰن آتا ہے تب بھی اسے منادئی مانا جاتا ہے۔ یہ اسلوب اردو میں بھی موجود ہے۔ اکثر ہم لفظ ”اے“ کے بغیر صرف ”عَبْدُ الرَّحْمٰن۔ ن۔ بن“ یعنی آخری حرفِ نون کو ذرا کھینچ کر بولتے ہیں تو سننے والے سمجھ جاتے ہیں کہ اسے پکارا گیا ہے۔

اسی طرح عربی میں یا کے بغیر عَبْدَ الرَّحْمَنِ نصب کے ساتھ ہو تو اسے منادی سمجھا جاتا ہے۔ اسی لئے رَبَّنَا کا ترجمہ ہے ”اے ہمارے رب“ ہے جبکہ رَبَّنَا کا مطلب ہے ہمارا رب۔

۵ : ۲۰ عربی میں میم مشدود (مّ) بھی حرفِ ندا ہے۔ البتہ اس کے متعلق دو باتیں نوٹ کر لیں۔ ایک یہ کہ لفظ یا منادی سے پہلے آتا ہے، جبکہ میم مشدود منادی کے بعد آتا ہے۔ دوسری اور زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اسلام کے آغاز سے پہلے بھی عربی میں میم مشدود صرف اللہ تعالیٰ کو پکارنے کے لئے مخصوص تھا اور آج تک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لفظ اللہ کے علاوہ کسی اور لفظ کے ساتھ اس کا استعمال آپ کو نہیں ملے گا۔ اللہ تعالیٰ کو پکارنے کے لئے اصل میں لفظ بنتا ہے ”اللّٰهُمَّ“۔ پھر اس کو ملا کر اَللّٰهُمَّ لکھتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے ”اے اللہ“۔

مشق نمبر ۱۹

نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں۔

- | | |
|---|--|
| (۱) يَا أَيُّهَا الرَّجُلُ! مَا سَأَلْتُكَ؟ | (۲) يَا سَيِّدِي! اسْمِعْنِي عَبْدُ اللَّهِ |
| (۳) يَا عَبْدَ اللَّهِ! هَلْ أَنْتَ خَيَّاطٌ أَوْ نَجَّارٌ؟ | (۴) مَا أَنَا خَيَّاطٌ أَوْ نَجَّارٌ يَا سَيِّدِي! بَلْ أَنَا بَوَّابٌ |
| (۵) يَا زَيْدُ! ذُرْؤُسُ كِتَابِ الْعَرَبِيِّ سَهْلَةٌ جَدًّا | (۶) يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُظْمَنَةُ |

عربی میں ترجمہ کریں

- (۱) عبد الرحمن! کیا تمہارے پاس قیامت کا (۲) نہیں میرے آقا! بلکہ وہ اللہ کے پاس ہے۔ علم ہے؟
- (۳) اے لڑکے! اس (مؤنث) کا نام کیا ہے؟ (۴) اس کا نام فاطمہ ہے۔

مرکبِ جاری

۲۱ : ۱ عربی میں کچھ حروف ایسے ہیں کہ جب وہ کسی اسم پر داخل ہوتے ہیں تو اسے حالت جر میں لے آتے ہیں۔ مثلاً ان میں سے ایک حرف ”مِنْ“ ہے جس کے معنی ہیں ”سے“۔ یہ جب ”الْمَسْجِدُ“ پر داخل ہو گا تو ہم ”مِنْ الْمَسْجِدِ (مسجد سے) کہیں گے۔ ایسے حرف کو حرفِ جار کہتے ہیں اور ان کے کسی اسم پر داخل ہونے سے جو مرکب وجود میں آتا ہے اسے مرکبِ جاری کہتے ہیں۔ چنانچہ مذکورہ مثال میں مِنْ حرفِ جار ہے اور مِنْ الْمَسْجِدِ مرکبِ جاری ہے۔

۲۱ : ۲ آپ پڑھ چکے ہیں کہ صفت و موصوف مل کر مرکب تو صیغی اور مضاف و مضاف الیہ مل کر مرکب اضافی بنتا ہے۔ اسی طرح مرکبِ جاری میں حرفِ جار کو ”جار“ کہتے ہیں اور جس اسم پر یہ حرف داخل ہو اسے ”مجرور“ کہتے ہیں۔ چنانچہ جار و مجرور سے مل کر مرکبِ جاری بنتا ہے۔

۲۱ : ۳ اس سبق میں ہم حروفِ جارہ کے معانی یاد کریں گے اور ان کی مشق کریں گے۔ مشق کرتے وقت صرف یہ اصول یاد رکھیں کہ کوئی حرفِ جار جب کسی اسم پر داخل کریں تو اسے حالت جر میں لے آئیں۔ اس کے علاوہ گزشتہ اسباق میں اب تک آپ جو قواعد پڑھ چکے ہیں انہیں ذہن میں تازہ کر لیں۔ اس لئے کہ مرکبِ جاری کی مشق کرتے وقت ان میں سے بھی کسی کے اطلاق کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

۲۱ : ۴ مندرجہ ذیل حروفِ جارہ کے معانی یاد کریں :-

خروف	معنی	مثالیں
ب	میں۔ سے۔ کو۔ ساتھ	بِرْجُلٍ (ایک مرد کے ساتھ) بِالْقَلَمِ (قلم سے)
فِی	میں	فِی بَيْتٍ (کسی گھر میں) فِی الْبُسْتَانِ (باغ میں)
عَلَى	پہ	عَلَى جَبَلٍ (ایک پہاڑ پر) عَلَى الْعَرْشِ (عرش پر)
إِلَى	کی طرف۔ تک	إِلَى بَلَدٍ (کسی شہر کی طرف) إِلَى الْمَدْرَسَةِ (مدرسہ تک)
مِنْ	سے	مِنْ زَيْدٍ (زید سے) مِنَ الْمَسْجِدِ (مسجد سے)
لِ	کے واسطے۔ کو۔ کے	لِزَيْدٍ (زید کے واسطے)
كَ	مانند۔ جیسا	كَرَجُلٍ (کسی مرد کی مانند) كَالْأَسَدِ (شیر کے جیسا)
عَنْ	کی طرف سے	عَنْ زَيْدٍ (زید کی طرف سے)

۵ : ۲۱ حرفِ جار ”لِ“ کے متعلق ایک بات ذہن نشین کر لیں۔ یہ حرف جب کسی معرف باللام پر داخل ہوتا ہے تو اس کا ہمزة الوصل لکھنے میں بھی گر جاتا ہے۔ مثلاً الْمُتَّقُونَ (متقی لوگ) پر جب ”لِ“ داخل ہو گا تو اسے لِالْمُتَّقِينَ لکھنا غلط ہو گا۔ بلکہ اسے لِلْمُتَّقِينَ (متقی لوگوں کے لئے) لکھا جائے گا۔ اسی طرح الزَّجَالُ سے یہ لِلزَّجَالِ اور اللّٰهُ سے لِلّٰہ ہو گا۔ مزید برآں ”لِ“ جب ضمائر کے ساتھ استعمال ہوتا ہے تو لام پر زیر کی بجائے زبر آتی ہے جیسے لَهُ، لَهُمْ، لَكُمْ، لَنَا وغیرہ۔

مشق نمبر ۲۰

مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی یاد کریں اور ترجمہ کریں۔

حَدِيقَةٌ	باغ	ثَوَابٌ	مٹی
ظُلُمَةٌ	اندھیرا	بِرٌّ	نیکی
بِرٌّ	خشکی	يَمِينٌ	دائیں طرف
شِمَالٌ	بائیں طرف	مَعَ (مضاف آتا ہے)	ساتھ
ظِلٌّ	سایہ		

اردو میں ترجمہ کریں

- (۱) فِي حَدِيثَةٍ (۲) فِي الْحَدِيثَةِ (۳) مِنْ تُرَابٍ
 (۴) مِنْ التُّرَابِ (۵) بِالْوَالِدَيْنِ (۶) عَلَى صِرَاطٍ
 (۷) إِلَى الْمَسْجِدِ (۸) لِعَرْوَسٍ (۹) لِلْعَرْوَسِ
 (۱۰) كَشَجَرَةٍ (۱۱) كَظَلْمَتٍ (۱۲) مِنْكَ
 (۱۳) لَكَ (۱۴) لِي (۱۵) مِثْنِي
 (۱۶) إِلَيْكَ (۱۷) إِلَيَّ (۱۸) بِكَ
 (۱۹) بَنِي (۲۰) عَلَيْكَ (۲۱) عَلَيَّ
 (۲۲) عَلَيْنَا (۲۳) بِسْمِ اللَّهِ (۲۴) الْحَمْدُ لِلَّهِ
 (۲۵) مِنْ رَبِّكَ إِلَى صِرَاطِ مُسْتَقِيمٍ (۲۶) عَلَى الْبِرِّ
 (۲۷) الْمُحْسِنِ قَرِيبٌ مِنَ الْخَيْرِ وَبَعِيدٌ مِنَ الشَّرِّ
 (۲۸) طَلَبَ الْعِلْمَ فَرِيضَةً عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ
 (۲۹) لَهُمْ فِي الدُّنْيَا حِزْبٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ
 (۳۰) هُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ

عربی میں ترجمہ کریں

- (۱) قیامت کے دن تک (۲) اندھیروں سے نور کی طرف
 (۳) دائیں اور بائیں طرف سے (۴) جنت متقی لوگوں کے لئے ہے
 (۵) بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے (۶) اللہ اور رسول کے واسطے
 (۷) یقیناً اللہ کافروں کے واسطے دشمن ہے (۸) کافروں پر اللہ کی لعنت ہے
 (۹) یقیناً اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

مرکب اشاری (حصہ اول)

۱ : ۲۲ ہر زبان میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے کچھ الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے اردو میں ”یہ“ وہ“ اس“ اُس“ وغیرہ ہیں۔ عربی میں ایسے الفاظ کو اَسْمَاءُ الْإِشَارَةِ کہتے ہیں۔ اسماء اشارہ دو طرح کے ہوتے ہیں۔ (i) قریب کے لئے، جیسے اردو میں ”یہ“ اور ”اس“ ہیں۔ (ii) بعید کے لئے جیسے اردو میں ”وہ“ اور ”اُس“ ہیں۔

۲ : ۲۲ اشارہ قریب اور اشارہ بعید کے لئے استعمال ہونے والے عربی اسماء یہاں دیئے جا رہے ہیں۔ پہلے آپ انہیں یاد کر لیں۔ پھر ہم ان کے کچھ قواعد پڑھیں گے اور مشق کریں گے۔

اشارہ قریب

واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	هَذَا (مذکر) هَذَيْنِ (مذکر دو مرد) هَؤُلَاءِ (مذکر بہت سے مرد)	هَذَا (مذکر) هَذَيْنِ (مذکر دو مرد) هَؤُلَاءِ (مذکر بہت سے مرد)
مؤنث	هَذِهِ (مؤنث) هَاتَيْنِ (مؤنث دو عورتیں) هَؤُلَاءِ (مؤنث بہت سی عورتیں)	هَذِهِ (مؤنث) هَاتَيْنِ (مؤنث دو عورتیں) هَؤُلَاءِ (مؤنث بہت سی عورتیں)

اشارہ بعید

واحد	تثنیہ	جمع
ذَٰلِكَ	ذَٰنِكَ (حالت رفع)	أُولَٰئِكَ
وہ (ایک مرد)	ذَٰنِیکَ (حالت نصب و جر)	وہ (بہت سے مرد)
	وہ (دو مرد)	یا
مَوْنُثٌ	تَٰنِیکَ (حالت رفع)	وہ (بہت سی عورتیں)
وہ (ایک عورت)	تَٰنِیکَ (حالت نصب و جر)	
	وہ (دو عورتیں)	

۳ : ۲۲ امید ہے کہ اوپر دیئے ہوئے اسماء اشارہ میں آپ نے یہ بات نوٹ کر لی ہوگی کہ تثنیہ کے علاوہ بقیہ صیغوں میں یعنی واحد اور جمع میں تمام اسماء اشارہ مثنیٰ ہیں۔ اسی طرح اب پیرا گراف (iii) ۴ : ۶ میں پڑھا ہوا یہ سبق بھی دوبارہ ذہن نشین کر لیں کہ تمام اسماء اشارہ معرفہ ہوتے ہیں۔

۴ : ۲۲ اسم اشارہ کے ذریعہ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اسے مُشَارٌ إِلَيْهِ کہتے ہیں۔ جیسے ہم کہتے ہیں ”یہ کتاب“۔ اس میں کتاب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے تو ”کتاب“ مُشَارٌ إِلَيْهِ ہے اور ”یہ“ اسم اشارہ ہے۔ اس طرح اشارہ مُشَارٌ إِلَيْهِ مل کر مرکب اشاری بنتا ہے۔

۵ : ۲۲ عربی میں مشار الیہ عموماً معرف باللام ہوتا ہے، جیسے هَذَا الْكِتَابُ (یہ کتاب)۔ یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ هَذَا معرف ہے اور الْكِتَابُ معرف باللام ہے اور چونکہ مشار الیہ معرف باللام ہوتا ہے۔ اس لئے هَذَا الْكِتَابُ کو مرکب اشاری مان کر ترجمہ کیا گیا ”یہ کتاب“۔

۶: ۲۶ یہ بات نوٹ کر لیں کہ اسم اشارہ کے بعد والا اسم اگر نکرہ ہو تو اسے مرکب اشاری نہیں بلکہ جملہ اسمیہ مانیں گے۔ چنانچہ ”هَذَا كِتَابٌ“ کا ترجمہ ہوگا ”یہ ایک کتاب ہے“۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ هَذَا معرفہ ہے اور مبتدأ عموماً معرفہ ہوتا ہے۔ كِتَابٌ نکرہ ہے اور خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے اس لئے هَذَا كِتَابٌ کو جملہ اسمیہ مان کر اس کا ترجمہ کیا گیا ”یہ ایک کتاب ہے“۔ اسی طرح تِلْكَ الطِفْلَةُ مرکب اشاری ہے۔ اس کا ترجمہ ہوگا ”وہ بچی“۔ اور تِلْكَ طِفْلَةٌ جملہ اسمیہ ہے، اس کا ترجمہ ہوگا ”وہ بچی ہے“۔ مرکب اشاری کے کچھ اور قواعد بھی ہیں جن کو ہم آئندہ اسباق میں سمجھیں گے۔ فی الحال ضروری ہے کہ مرکب اشاری اور جملہ اسمیہ کے فرق کو ذہن نشین کرنے کے لئے ہم کچھ مشق کر لیں۔ البتہ مشق کرنے سے پہلے نوٹ کر لیں کہ جس ’عدد اور حالت میں اشارہ اور مشارا لہ میں مطابقت ہوتی ہے۔

مشق نمبر ۲۱

مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی یاد کریں اور ترجمہ کریں۔

اُمّةٌ	اُمّت	فَاكِهَةٌ (ج فَوَاكِهُ)	پھل
سَيَّارَةٌ	موٹر کار	ضَوْزَةٌ	تصویر
دَرَّاجَةٌ	سائیکل	سَبَّوْرَةٌ	بلیک بورڈ
مَشَاكِلٌ - نَافِذَةٌ	کھڑکی		

اردو میں ترجمہ کریں

- | | |
|-----------------------|-----------------------|
| (۱) هَذَا الصَّرَاطُ | (۲) هَذَا الصَّرَاطُ |
| (۳) تِلْكَ الْأُمَّةُ | (۴) تِلْكَ الْأُمَّةُ |
| (۵) هَذِهِ فَاكِهَةٌ | (۶) هَذَانِ رَجُلَانِ |

(۸) ذَانِكَ دَرْسَانِ
(۱۰) هَاتَانِ الثَّافِدَتَانِ

(۷) هُوَ لَا يَرْجَا
(۹) هَذَانِ الدَّرْسَانِ
(۱۱) هَذَانِ شُبَّانَانِ

عربی میں ترجمہ کریں

- | | |
|----------------------------|-------------------------|
| (۲) یہ دو قلم ہیں | (۱) وہ قلم |
| (۳) یہ موٹر کار | (۳) وہ ایک موٹر کار ہے۔ |
| (۶) یہ دو استانیاں | (۵) یہ تصویر |
| (۸) یہ ایک کھڑکی ہے۔ | (۷) وہ کچھ استانیاں ہیں |
| (۱۰) وہ ایک بلیک بورڈ ہے | (۹) یہ سائیکل |
| (۱۲) وہ کچھ موٹر کاریں ہیں | (۱۱) یہ موٹر کاریں |
| (۱۴) وہ دو بچل | (۱۳) یہ کچھ بچل ہیں |



مرکب اشاری (حصہ دوم)

۱ : ۲۳ پچھلے سبق میں ہم نے دیکھا کہ اسم اشارہ کے بعد آنے والا اسم اگر معرف باللام ہوتا ہے تو وہ اس کا مشارِ الیہ ہوتا ہے اور اگر نکرہ ہوتا ہے تو اس کی خبر ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں گزشتہ سبق میں ہم نے جو مشتق کی ہے اس کی ایک خاص بات یہ تھی کہ اسم اشارہ کے بعد آنے والے تمام اسماء مفرد تھے۔ مثلاً هَذَا الصِّرَاطُ اور هَذِهِ الصِّرَاطُ میں صِرَاط مفرد اسم ہے۔ اب یہ سمجھ لیں کہ ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا ہے۔

۲ : ۲۳ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اسم اشارہ کے بعد آنے والا مشارِ الیہ یا خبر اسم مفرد کے بجائے کوئی مرکب ہوتا ہے۔ مثلاً ”یہ مرد“ کہنے کے بجائے اگر ہم کہیں ”یہ سچا مرد“ تو یہاں ”سچا مرد“ مرکب تو صیغی ہے اور اسم اشارہ ”یہ“ کا مشارِ الیہ ہے۔ اس کو عربی میں ہم کہیں گے هَذَا الرَّجُلُ الصَّادِقُ۔ اب یہاں الرَّجُلُ الصَّادِقُ مرکب تو صیغی ہے اور هَذَا کا مشارِ الیہ ہونے کی وجہ سے معرف باللام ہے۔

۳ : ۲۳ اوپر دی گئی مثال میں مرکب تو صیغی اگر نکرہ ہو جائے یعنی رَجُلٌ صَادِقٌ ہو جائے تو اب یہ هَذَا کا مشارِ الیہ نہیں ہو گا بلکہ نکرہ ہونے کی وجہ سے هَذَا کی خبر بنے گا۔ یہی وجہ ہے کہ هَذَا رَجُلٌ صَادِقٌ کا ترجمہ ہو گا ”یہ ایک سچا مرد ہے“۔

۴ : ۲۳ اب تک ہم نے دیکھا ہے کہ اسم اشارہ کے بعد آنے والا اسم مفرد یا مرکب تو صیغی اگر نکرہ ہو تو وہ خبر ہوتا ہے اور اسم اشارہ مبتدا ہوتا ہے۔ مثلاً تِلْكَ طِفْلَةٌ میں تِلْكَ مبتدا ہے۔ اب یہ بات سمجھ لیں کہ کبھی تو مفرد اسم اشارہ مبتدا بن کر آتا ہے جیسے اوپر کی مثال میں تِلْكَ ہے اور کبھی پورا مرکب اشاری مبتدا بن کر آتا ہے جیسے تِلْكَ الطِّفْلَةُ جَمِيلَةٌ۔ اس میں دیکھیں تِلْكَ الطِّفْلَةُ مرکب اشاری ہے اور مبتدا ہے۔ اس کے آگے جَمِيلَةٌ اس کی خبر نکرہ آرہی ہے۔ اس لئے اس کا ترجمہ

ہوگا ”وہ بچی خوبصورت ہے۔“ اسی طرح هَذَا الرَّجُلُ الصَّادِقُ جَمِيلٌ کا ترجمہ ہوگا ”یہ سچا مرد خوبصورت ہے۔“

۵ : ۲۳ ایک بات یہ بھی ذہن نشین کر لیں کہ مُشَارٌ اِلَيْهِ اگر غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو اسم اشارہ عموماً واحد مؤنث آتا ہے مثلاً تِلْكَ الْكُتُبُ (وہ کتابیں)۔ اسی طرح اگر اسم اشارہ مبتدا ہو اور خبر غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تب بھی اسم اشارہ عموماً واحد مؤنث آئے گا۔ مثلاً تِلْكَ كُتُبٌ (وہ کتابیں ہیں)۔

مشق نمبر ۲۲

مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی یاد کریں اور ترجمہ کریں۔

رَجِيْضٌ	سُتَا	لَمِيْنٌ	مَرَكَا - تَمِيْتِي
لَذِيْنٌ	لَذِيْذٌ - خُوش ذَالِقہ	مُفِيْدٌ	فَائِدہ مند
دَوَاءٌ	دَوَا	بَلَاغٌ	پیغام
غُرْفَةٌ	کمرہ	صَتِيْقٌ	تنگ
سَرِيْعٌ	تیز رفتار		

اردو میں ترجمہ کریں

- | | |
|---|---|
| (۱) هَذَا الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ | (۲) هَذَا الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ |
| (۳) هَذَا الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ | (۴) هَاتَانِ الْفَاكِهَتَانِ اللَّذِيْنَتَانِ |
| (۵) هَاتَانِ الْفَاكِهَتَانِ اللَّذِيْنَتَانِ | (۶) هَاتَانِ الْفَاكِهَتَانِ اللَّذِيْنَتَانِ |
| (۷) تِلْكَ الْكُتُبُ نَمِيْنَةٌ | (۸) تِلْكَ كُتُبٌ نَمِيْنَةٌ |
| (۹) تِلْكَ الْكُتُبُ النَّمِيْنَةُ نَافِعَةٌ جَدًّا | (۱۰) هَذِهِ الشَّجَرَةُ قَصِيْرَةٌ |
| (۱۱) تِلْكَ شَجَرَةٌ طَوِيْلَةٌ | (۱۲) ذَلِكَ الدَّوَاءُ الْمُرْمِيْدُ |

(۱۳) هَذَا بَلَاغٌ مُبِينٌ

(۱۴) هَذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ

عربی میں ترجمہ کریں

- (۱) یہ دوا کڑوی ہے اور وہ میٹھی دوا ہے۔ (۲) یہ کچھ مٹکے قلم ہیں۔
 (۳) وہ قلم ستے ہیں۔ (۴) وہ تیز رفتار موٹر کار تنگ ہے۔
 (۵) وہ دو میٹھے پھل ہیں۔

مرکب اشاری (حصہ سوم)

۱ : ۲۴ گزشتہ اسباق میں ہم دو باتیں سمجھ چکے ہیں۔ (i) اسم اشارہ کے بعد اسم مفرد اگر معرف باللام ہو تو وہ اس کا مشاڑِ الیہ ہوتا ہے اور اگر نکرہ ہو تو اس کی خبر ہوتا ہے (ii) اسم اشارہ کے بعد مرکب تو صیغی اگر معرف باللام ہو تو وہ اس کا مشاڑِ الیہ ہوتا ہے اور اگر نکرہ ہو تو اس کی خبر ہوتا ہے۔

۲ : ۲۴ اس سبق میں ہم نے یہ سمجھنا ہے کہ اسم اشارہ کے بعد اگر مرکب اضافی آ رہا ہو تو ہم کیسے تمیز کریں گے کہ وہ اسم اشارہ کا مشاڑِ الیہ ہے یا خبر ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے پہلے اردو کے جملوں پر غور کریں۔ مثلاً ہم کہتے ہیں ”لڑکے کی یہ کتاب“۔ یہ بات سن کر ہمیں معلوم ہو گیا کہ بات ابھی مکمل نہیں ہوئی ہے اس لئے یہ ایک مرکب ہے اور اس میں لفظ ”یہ“ اسم اشارہ ہے جو لفظ ”کتاب“ کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ اس طرح اس کو ہم نے مرکب اشاری مان لیا۔ اب اگر ہم کہیں ”یہ لڑکے کی کتاب ہے“ تو اس میں لفظ ”ہے“ کی وجہ سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ بات مکمل ہو گئی ہے اس لئے یہاں اسم اشارہ ”یہ“ مبتدا ہے اور مرکب اضافی ”لڑکے کی کتاب“ اس کی خبر ہے۔ لیکن یہ سہولت ہمیں عربی میں حاصل نہیں ہوگی۔ وہاں

مشاڑ الیہ اور خبر میں تمیز کے بغیر نہ تو صحیح ترجمہ کر سکتے ہیں اور نہ ہی یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ مذکورہ عبارت مرکب اشاری ہے یا جملہ اسمیہ۔

۳ : ۲۴ اب تک ہم نے یہ پڑھا ہے کہ عربی میں مشاڑ الیہ معرف باللام ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے ”لڑکے کی یہ کتاب“ کا ترجمہ ہونا چاہئے ”هَذَا الْكِتَابُ وَلَدٍ“ یا ”هَذَا الْكِتَابُ الْوَلَدِ“۔ لیکن یہ دونوں ترجمے غلط ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ”كِتَابُ الْوَلَدِ“ مرکب اضافی ہے جس میں ”كِتَابُ“ مضاف ہے جس پر لام تعریف داخل نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ مرکب اضافی اگر مشاڑ الیہ ہو تو اسم اشارہ اس کے بعد لاتے ہیں۔ چنانچہ ”لڑکے کی یہ کتاب“ کا صحیح ترجمہ ہوگا ”كِتَابُ الْوَلَدِ هَذَا“۔ اب یہ بات یاد کر لیں کہ اسم اشارہ اگر مرکب اضافی کے بعد آ رہا ہے تو اسے مرکب اشاری مان کر اسی لحاظ سے اس کا ترجمہ کریں گے۔

۴ : ۲۴ دوسری بات یہ یاد کر لیں کہ اسم اشارہ اگر مرکب اضافی سے پہلے آ رہا ہے تو اسے جملہ اسمیہ مان کر اسی لحاظ سے اس کا ترجمہ کریں گے۔ چنانچہ ”هَذَا كِتَابُ الْوَلَدِ“ کا ترجمہ ہوگا ”یہ لڑکے کی کتاب ہے“۔

۵ : ۲۴ مرکب اشاری کے ضمن میں آخری بات سمجھنے کے لئے اس مرکب پر ایک مرتبہ پھر غور کریں۔ كِتَابُ الْوَلَدِ هَذَا (لڑکے کی یہ کتاب)۔ اس میں اشارہ مضاف یعنی كِتَابُ کی طرف کرنا مقصود ہے اور مضاف پر لام تعریف داخل نہیں ہوتا۔ اس لئے ہمیں دقت پیش آئی اور اسم اشارہ کو مرکب اضافی کے بعد لانا پڑا۔ لیکن فرض کریں کہ اشارہ مضاف الیہ یعنی الْوَلَدِ (لڑکے) کی طرف کرنا مقصود ہے۔ مثلاً ہم کہنا چاہتے ہیں ”اس لڑکے کی کتاب“۔ اس صورت میں آپ کو معلوم ہے کہ مضاف الیہ پر لام تعریف داخل ہوتا ہے۔ اس لئے اسم اشارہ مضاف الیہ سے پہلے آئے گا۔ چنانچہ ”اس لڑکے کی کتاب“ کا ترجمہ ہوگا ”كِتَابُ هَذَا الْوَلَدِ“۔

۶ : ۲۴ آپ کو یاد ہو گا کہ مرکب اضافی کے سبق میں (پیرا گراف ۲ : ۱۷) ہم نے

یہ اصول پڑھا تھا کہ مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان کوئی لفظ نہیں آتا۔ جبکہ کِتَابُ هَذَا الْوَلَدِ میں اسم اشارہ 'مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان آیا ہے۔ تو اب یہ بات بھی نوٹ کر لیں کہ یہ صورت مذکورہ اصول کا ایک استثناء ہے۔

۷: ۲۴ مرکب اضافی کے متعلق اسم اشارہ کے قواعد کا خلاصہ مندرجہ ذیل طریقہ سے یاد کر لیں تو ان شاء اللہ آپ کو آسانی ہوگی۔
(۱) اسم اشارہ اگر مرکب اضافی سے پہلے آئے تو وہ مبتدأ ہوتا ہے۔

(۲) اسم اشارہ اگر مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان میں آئے تو وہ مضاف الیہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

(۳) اسم اشارہ مرکب اضافی کے بعد آئے تو وہ مضاف کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

مشق نمبر ۲۳

مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی یاد کریں اور ترجمہ کریں۔

ذہین	ذَکِیٌّ	استاد	اُسْتَاذٌ
بچا	عَمٌّ	شاگرد	تَلْمِیْذٌ
ماسوں	عَیَالٌ	پھوپھی	عَمَّةٌ
میلا۔ گندا	وَسِیْخٌ	خالہ	خَالَۃٌ
سامنے	اَمَامَ (مضاف آتا ہے)	پیشوا	اِمَامٌ
		انجیر	نَجْرٌ

از دو میں ترجمہ کریں

- (۳) هَذِهِ سَيَّارَةٌ مُعَلِّمِي هَذِهِ (۳) سَيَّارَةٌ مُعَلِّمِي هَذِهِ
 (۵) سَيَّارَةٌ الْمَدْرَسَةِ تِلْكَ كَبِيرَةٌ (۶) سَيَّارَةٌ تِلْكَ الْمَدْرَسَةِ صَغِيرَةٌ
 (۷) أَهَذَا أَخُوكَ؟ (۸) أَأَخُوكَ هَذَا عَالِمٌ؟
 (۹) هَذَا الرَّجُلُ خَالِي وَتِلْكَ الْمَرْأَةُ خَالَاتِي (۱۰) تَلْمِذُ الْمَدْرَسَةِ هَذَا ذِكِّي وَهُوَ إِمَامُ
 وَهَذِهِ عَمَّتِي الْجَمَاعَةِ
 (۱۱) تَلْمِذُ هَذِهِ الْمَدْرَسَةِ قَائِمُ إِمَامٍ الْأُسْتَاذِ (۱۲) تَمْرُ تِلْكَ الشَّجَرَةِ خُلْتُ
 (۱۳) تِلْكَ الْبَيْوُتُ لِدَيْكَ الرَّجُلَيْنِ

عربی میں ترجمہ کریں

- (۱) یہ شاگرد ہیں ہے (۲) میرا یہ شاگرد محنتی ہے
 (۳) مدرسہ کی یہ شاگردہ نیک ہے (۴) استاد کی وہ سائیکل تیز رفتار ہے
 (۵) اس استاد کی سائیکل نئی ہے (۶) اس مدرسہ کا ذہین شاگرد مسجد کے سامنے
 کھڑا ہے۔

اسماءِ استفہام (حصہ اول)

۲۵ : ۱ پیرا گراف نمبر ۳ : ۱۲ میں ہم نے پڑھا تھا کہ کسی جملہ کو سوالیہ جملہ بنانے کے لئے اس کے شروع میں اُ (کیا) اور هَلْ (کیا) کا اضافہ کرتے ہیں۔ اب یہ بات نوٹ کر لیں کہ ان کو حروف استفہام کہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ حروف جملہ میں معنوی تبدیلی کے علاوہ نہ تو اعرابی تبدیلی لاتے ہیں اور نہ ہی یہ جملہ میں مبتدا یا فاعل بنتے ہیں۔

۲۵ : ۲ اس سبق میں ہم کچھ مزید الفاظ پڑھیں گے جو کسی جملہ کو سوالیہ جملہ بناتے ہیں۔ ان کو اسماء استفہام کہا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ جملہ میں مبتدا، فاعل یا مفعول بن کر آتے ہیں۔ اس کی مثال ہم اسی سبق میں آگے چل کر دیکھیں گے۔ فی الحال آپ اسماء استفہام اور ان کے معانی یاد کر لیں۔

کتنّا	کَم	کیا	مَا - مَاذَا
کہاں	أَيْنَ	کون	مَنْ
کہاں سے، کس طرح سے	أَيْ	کیسا	كَيْفَ (حال پوچھنے کیلئے)
کونسی	أَيُّ	کب	مَتَى (زمانے سے متعلق)
کب	أَيَّانَ	کونسا	أَيُّ

۲۵ : ۳ مذکورہ بالا اسماء استفہام میں یہ بات نوٹ کر لیں کہ اُ، اُیُّ اور اُیُّہ کے علاوہ باقی اسماء استفہام مبنی ہیں۔

۲۵ : ۴ اسماء استفہام جب مبتدا بن کر آتے ہیں تو بعد والے اسم کے ساتھ مل کر جملہ پورا کر دیتے ہیں۔ مثلاً "مَا هَذَا" میں "مَا" مبتدا ہے اور "هَذَا" اس کی خبر

ہے۔ اس لئے ترجمہ ہو گا ”یہ کیا ہے؟“۔ اسی طرح مَنْ أَبْذَلَ؟ (تیرا باپ کون ہے؟) اِنَّ اَخُوکَ؟ (تیرا بھائی کہاں ہے؟) وغیرہ۔ یہاں نوٹ کریں کہ چونکہ اردو میں اسماء استفہام شروع میں نہیں آتے لہذا ان کا ترجمہ بعد میں کیا گیا ہے۔

۵ : ۲۵ کبھی اسماء استفہام مضاف الیہ بن کر آتے ہیں۔ ایسی حالت میں مرکب اضافی وجود میں آتا ہے جس کا ترجمہ میں لحاظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً کِتَابُ مَنْ؟ کا ترجمہ ”کس کی کتاب ہے؟ کرنا غلط ہو گا۔ دیکھئے یہاں کِتَابُ مضاف ہے اور ”مَنْ“ مضاف الیہ ہے۔ اس لئے اس کا صحیح ترجمہ ہو گا ”کس کی کتاب؟“

۶ : ۲۵ اَیُّ اور اَیَّةٌ عام طور پر مضاف بن کر آیا کرتے ہیں اور بعد والے اسم سے مل کر مرکب اضافی بناتے ہیں جس کا ترجمہ میں لحاظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً اَیُّ رَجُلٍ (کون سا مرد)۔ اَیَّةُ النِّسَاءِ (کون سی عورت) وغیرہ۔

۷ : ۲۵ اسماء استفہام کے چند قواعد مزید ہیں جن کا مطالعہ ہم ان شاء اللہ اگلے اسباق میں کریں گے۔ فی الحال ہم اب تک پڑھے ہوئے قواعد کی مشق کر لیتے ہیں۔

مشق نمبر ۲۴

مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی یاد کریں اور ترجمہ کریں۔

جَبْرٌ	روشنائی۔ سیاہی	قَلَمُ الْجَبْرِ	روشنائی کا قلم۔ فونٹین پین
رِصَاصٌ	سیبہ	قَلَمُ الرِّصَاصِ	سیبہ کا قلم۔ پنسل
ذَهَبٌ	وہ گیا	جَاءَ	وہ آیا
أَلَا	سنو۔ آگاہ ہو جاؤ		

اردو میں ترجمہ کریں

- (۳) وَمَاذَا فِي الدَّوَاةِ؟ فِي الدَّوَاةِ حَبْرٌ
 (۴) مَنْ هَذَا؟ هَذَا وَلَدٌ
 (۵) مَا اسْمُ الْوَلَدِ؟ اسْمُ الْوَلَدِ مُحَمَّدٌ
 (۶) كَيْفَ حَالُ مُحَمَّدٍ؟ هُوَ بِخَيْرٍ
 (۷) هَذَا كِتَابٌ مَنْ؟ هَذَا كِتَابُ حَامِدٍ
 (۸) أَيْنَ أَخُوكَ الصَّغِيرُ؟ هُوَ ذَهَبَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ
 (۹) مَتَى ذَهَبَ؟ ذَهَبَ قَبْلَ سَاعَتَيْنِ
 (۱۰) مَتَى نَصَرَ اللَّهُ؟ أَلَا إِنَّ نَصَرَ اللَّهِ قَرِيبٌ

عربی میں ترجمہ کریں

- (۱) وہ کیا ہے؟ وہ محمود کی کار ہے۔
 (۲) یہ کیا ہے؟ یہ ایک لڑکے کی سائیکل ہے۔
 (۳) تیرا بڑا لڑکا کہاں ہے؟
 (۴) وہ بازار سے کب آیا؟

اسماءِ استفہام (حصہ دوم)

۲۶: ۱ اسماءِ استفہام کے شروع میں حروفِ جارہ لگانے سے ان کے مفہوم میں حروفِ جارہ کی مناسبت سے کچھ تبدیلی ہو جاتی ہے۔ آپ ان کو یاد کر لیں۔ ان الفاظ کو دائیں سے بائیں پڑھیں تو انہیں سمجھنے اور یاد کرنے میں آسانی ہوگی۔

لِمَا۔ لِمَاذَا	کس لئے۔ کیوں	مِمَّا (مِنْ مَا)	کس چیز سے
فِيْمَا	کس چیز میں	عَمَّا (عَنْ مَا)	کس چیز کی نسبت سے
لِمَنْ	کس کا۔ کس کے لئے	مِمَّنْ (مِنْ مَنْ)	کس شخص سے
مِنْ اَيْنَ	کہاں سے	اِلٰی اَيْنَ	کہاں کو
اِلٰی مَتٰی	کب تک	بِکَم	کتنے میں

۲۶: ۲ اس سبق کا قاعدہ سمجھنے سے پہلے ایک بات اور نوٹ کر لیں۔ مَا پر جب حروفِ جارہ داخل ہوتے ہیں تو کبھی مَا الف کے بغیر بھی لکھا اور بولا جاتا ہے۔ چنانچہ لِمَا سے لِمَ، فِیْمَا سے فِیْمَ، عَمَّا سے عَمَّ ہو جاتا ہے۔

۲۶: ۳ اسماءِ استفہام پر (حرف جار) داخل ہو جائے تو پھر اسے جملے کے شروع میں لاتے ہیں۔ ایسی صورت میں وہ بعد والے اسم سے مل کر جملہ مکمل کر دیتا ہے۔ چنانچہ لِمَنْ الْكِتَابُ کا ترجمہ ہوگا ”کتاب کس کی ہے۔“

آئیے اب ہم کچھ مشق کر لیں۔ اس کے بعد اگلے سبق میں ہم اسماءِ استفہام کا ایک اور قاعدہ پڑھیں گے۔

مشق نمبر ۲۵

مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی یاد کریں اور ترجمہ کریں۔

سَاعَةٌ	گھڑی۔ گھنٹہ	حَدِيقَةُ الْحَيَوَانَاتِ	چڑیا گھر
بَوَّابٌ	دربان	سَمِينٌ	موٹا تازہ۔ فربہ
رَاكِبٌ	سوار۔ سواری کرنے والا	نَاقَةٌ	اونٹنی

اردو میں ترجمہ کریں

- (۱) لِمَنْ هَذَا الْكِتَابُ؟ هَذَا الْكِتَابُ لَوْلَدٍ
- (۲) بِكُمْ هَذِهِ الْبَقَرَةُ السَّمِينَةُ؟
- (۳) لِمَ أَنْتَ جَالِسٌ فِي الْبَيْتِ؟
- (۴) فِيمَ مَشْغُولٌ إِمَامُ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ؟
- (۵) قَالَ أَنَّى لَكَ هَذَا؟ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
- (۶) لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ؟ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ

اَسْمَاءِ اسْتِفْہَام (حصہ سوم)

۱: ۲۷ لفظ کَم کے دو استعمال ہیں۔ ایک تو یہ اسم استفہام کے طور پر آتا ہے۔ اس وقت اس کے معنی ہوتے ہیں ”کتنا یا کتنے“۔ دوسرے یہ خبر کے طور پر آتا ہے جسے ”کَم خبریہ“ کہتے ہیں۔ اس وقت اس کے معنی ہوتے ہیں ”کتنے ہی یا بہت سے۔“

۲: ۲۷ کَم جب استفہام کے لئے آتا ہے تو اس کے بعد والا اسم منصوب، نکرہ اور واحد ہوتا ہے مثلاً کَم دَرْہَمًا عِنْدَکُمْ؟ (تمہارے پاس کتنے درہم ہیں؟) کَم سَنَۃً عُمُرُکَ؟ (تیری عمر کتنے سال ہے؟)۔ چنانچہ کسی جملہ میں اگر کَم کے بعد والا اسم منصوب اور واحد ہے تو ہمیں سمجھ جانا چاہئے کہ یہ کَم استفہامیہ ہے۔

۳: ۲۷ ”کَم“ جب خبر کے لئے آتا ہے تو اس کے بعد والا اسم حالت جرمیں ہوتا ہے۔ یہ واحد بھی ہو سکتا ہے اور جمع بھی۔ مثلاً کَم عَبْدٍ اَعْتَقْتُ (کتنے ہی غلام میں نے آزاد کئے) کَم مِّنْ دَانِیَئِزٍ (غیر منصرف) اَنْفَقْتُ عَلٰی الْفُقَرَاءِ (بہت سے دینار میں نے فقیروں پر خرچ کئے)۔ چنانچہ کسی جملہ میں اگر کَم کے بعد والا اسم مجرور ہے، خواہ وہ واحد ہو یا جمع، تو ہمیں سمجھ جانا چاہئے کہ یہ کَم خبریہ ہے۔

مشق نمبر ۲۶

مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی یاد کریں اور ترجمہ کریں۔

سَقِیمٌ	بیمار	تَلْمِیْذٌ (ج تَلَامِذٌ)	شاگرد
شَاۓ (ج شِیَاۓ)	بکری	مَعْدُوْدَةٌ	گنی ہوئی۔ گنتی کی چند
ذَبْحَتٌ	میں نے ذبح کیا۔		

اردو میں ترجمہ کریں

- (۱) کَمَ وَلَدُكَ يَا خَالِدُ؟ لِمَ وَلَدَانِ وَبِنْتُ وَاحِدَةٌ
 - (۲) کَمَ تَلْمِیذٌ حَاضِرٌ فِی الْمَدْرَسَةِ؟
و کَمَ تَلْمِیذَةٌ غَیْرُ حَاضِرٍ مِنَ الْمَدْرَسَةِ؟
و لِمَاذَا؟ کَمَ مِنْ تَلْمِیذٍ سَقِیمٍ۔
 - (۳) کَمَ شَاةٌ عِنْدَكَ يَا أَسْتَاذِی؟ عِنْدِی شِیْءٌ مَعْدُودٌ۔
لِمَاذَا؟ کَمَ مِنْ شَاةٍ ذَبَحْتُ لِلْفُقَرَاءِ
-